صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 12 اپریل 2021ء بمطابق 28 شعبان 1442 ہجری بعداز دوپہر، دو بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

(ترجمہ): ارشاد ہے قسم ہے زمانے کی کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ نہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق بات کی تاکید اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ وآخِرُ الدَعوانا أنِ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔**

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

ایک رکن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز آور: پہلے کوئسچنز آور کر کے پھر پوائنٹ آف آرڈر کریں گے۔ کوئسچن نمبر 10260، جناب عنایت اللہ صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 10368، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 10368 _ **محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:** کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت میں ضلع اورکزئی (سابق فاٹا) محکمہ مواصلات وتعمیرات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(3) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) روڈ سیکٹر 2020-21ء

مختص کردہ رقم	906.997 ملین روپے
ریلیز کردہ فنڈز	240.894 ملین روپے
خرچ کردہ فنڈز	170.818 ملین روپے

بلڈنگ سیکٹر 2020-21ء

مختص کردہ رقم	633.455 ملین روپے
ریلیز کردہ فنڈز	112.854 ملین روپے
خرچ کردہ فنڈز	24.519 ملین روپے

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! مجھے ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت صاحبہ کی Help کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک منٹ، اچھا یہ جگہ سوالات ہے، تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، یہ فاٹا کے متعلق ہے، اس میں میں نے پوچھا ہے کہ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت میں ضلع اورکزئی سابقہ فاٹا میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟ سر! انہوں نے مجھے بتایا کہ جواب ابھی تک اس Paperless پر بھی نہیں ہے، کیا نام ہے؟ کمپیوٹر پر بھی نہیں ہے، اگر مجھے کمپیوٹر پر کوئی آکر بتادے تو بقول آپ کے کہ Paperless اسمبلی ہے اس میں آپ مجھے جواب بتادیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آگیا، یہ دیکھیں، چیک کریں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چیک کریں، یہی ہے، اچھا انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہاں جی یہ درست ہے، انہوں نے جواب دیا ہے، اب میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کل مختص جو پیسے ہیں، روپے ہیں یا جو بھی ہے، فنڈ کتنا مختص کیا گیا ہے اور سیکٹر جو ہے وہ بتائیں؟ انہوں نے کہا کہ روڈ کے لئے 2020ء سے 2021 تک جو ایلوکیشن ہے، یعنی مختص کردہ رقم جو ہے وہ 906.997 ملین روپے ہے، محکمہ کو کتنا فنڈ ریلیز ہوا؟ محکمہ کو ریلیز کردہ فنڈ جو ہے وہ 240.894 روپے ہے، خرچ کتنا ہوا؟ 170.818 ملین روپے۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو یہاں پر مجھے بتائیں کہ دو سالوں میں 2020ء اور 2021ء جب فنڈ اتنا مختص ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بعد جو روڈ ہے، اس پر اتنا ٹائم کیسے لگتا ہے اور یہ کس سیکٹر میں اور کونسی ایجنسی میں انہوں نے لگایا ہے؟ وہ تو ٹھیک ہے لیکن انہوں نے مجھے باقاعدہ روڈ کا نام نہیں دیا اور اس میں سے 107 میں نے خرچ کیا ہے جبکہ 240 ریلیز ہو چکا ہے، تو مجھے بتائیں کہ اتنے کام کا۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور آگے بھی ہے، آگے بھی سوال دیکھ لیں، پھر ایک بلڈنگ ہے، اب بلڈنگ کے نام و نشان کا مجھے پتہ نہیں کہ وہ بلڈنگ کس چیز کی ہے؟ وہ آیا نادرا کی ہے، پاسپورٹ آفس کی ہے، کس جگہ کی بلڈنگ ہے؟ بلڈنگ کا نام نہیں بتایا، اس میں مختص کردہ رقم جو ہے وہ 633.455 ملین روپے ریلیز ہو چکے ہیں، آگے 112.854 ملین کیا ہوتے ہیں؟ 24 ملین جو ہیں وہ خرچ ہوتے ہیں اور یہی وہ کوئسچن ہے جو میں کرنا چاہتی تھی۔ پرسوں بھی میں نے اس پر شور شرابا کیا، آپ نہیں تھے، ڈپٹی سپیکر صاحب تھے، اس میں بھی یہی خوراک کے محکمے میں تقریباً ایک ہزار، ایک سو ارب روپے وہ مطلب ہو گئے تھے، محکمہ خوراک میں وہ کام زیرو بھی نہیں ہوا تھا۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں میں بات کرنا

چاہتی ہوں کیونکہ یہ میرا کوسچن ہے، چوبیس ملین روپے جو ہیں وہ بلڈنگ کے لئے ریلیز ہو چکے ہیں، اس میں اتنی سست روی کیسی ہے؟ آیا یہ کہ ریلیز شدہ جو فنڈ ہے وہ 112 دیا گیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں، پھر آپ اس کے بعد بات کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> منسٹر صاحب کو میں سمجھا دوں کہ میں ان سے کیا پوچھ رہی ہوں؟۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، وہ تیاری کر کے آئے ہوئے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی ٹھیک ہے، جو تیاری کر کے آئے ہوئے ہیں تو وہ جواب دیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Communication & Works, Riaz Khan!

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات):</u> جی شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! اس طرح ہے کہ محترمہ نے جو کوسچن کیا ہے وہ ٹوٹل ڈسٹرکٹ اورکزئی کے حوالے سے ہے۔ اس طرح ہے کہ یہ ان کے علم میں بھی ہوگا کہ اس کی 906.997 ملین ٹوٹل ایلوکیشن ہے، وہاں پر جتنی۔ (قطع کلامی) ویسے ایس او پیز کا خیال رکھنا چاہیئے لیکن خیر ہے، میں یہ کر دیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی! ذرا اونچا سنتی ہے۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> ٹھیک ہے، اس طرح ہے کہ یہ 906.997 ملین کی جو ایلوکیشن ہے، ٹوٹل وہاں پر جتنی بھی پرانی سکیمیں ہیں، یہ صرف 21-2020ء کی نہیں ہیں، جتنی بھی سکیمیں ہیں، اس کی ٹوٹل ایلوکیشن ہے، ابھی جو ریلیز کردہ ہے، وہ 240 ملین ابھی تک اس میں ریلیز ہو چکے ہیں، اس میں سے جو Expenditure ابھی تک ہوا ہے وہ ہے 170.8، یہ تقریباً 70 تا 80 پرسنٹ بنتا ہے۔ اس طرح ہے کہ یہ ان کے علم میں بھی ہوگا، وہاں پر Snowfall area ہے، نومبر کے بعد وہاں پر کام کی رفتار اس طرح نہیں چلتی جس طرح یہاں پر Settled area میں ہے، روڈ کا کام ہو، بلڈنگ کا کام ہو، جہاں پر بھی Reconstruction ہو، موسم کو دیکھ کر وہاں پر، ابھی وہاں پر موسم کی یہ صورتحال ہے، وہاں پر Snowfall اور یہ سٹرکچر سارا کچھ اس طرح نہیں ہوتا، جب موسم نارمل نہ ہو تو 170 کی جو Utilization ہوئی ہے، ابھی ان شاء اللہ یہ لاسٹ کوارٹر ریلیز ہوگا، لاسٹ کوارٹر کا جو ابھی ان شاء اللہ یہ ہم Ensure کرائیں گے کہ 100 percent utilization ہو گی کیونکہ ابھی وہاں پر کام کرنے کا موسم آ گیا ہے۔ روڈ کے حوالے سے وہاں پر یہ ہوا ہے، روڈز کے اگر انہوں نے نام پوچھنے ہیں کہ کونسے کونسے روڈز ہیں تو وہ بھی میں آپ کو دے دوں گا، تفصیل میں منگوا دوں گا، آپ کو میں روڈ وائز، سکیم وائز تفصیل اور Expenditure، ٹوٹل ایلوکیشن وہ میں آپ کو دوں گا۔ دوسری بلڈنگ کے حوالے سے جو

بات ہوئی ہے کہ 633 ٹوٹل ایلوکیشن ہے، 112 ریلیز ہے اور اس کے Against چوبیس ملین Expenditure ہوا ہے۔اس طرح ہے کہ یہاں پر ہمارے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے پاس جو بلڈنگ ہے وہ Administratively جتنی بلڈنگز ہیں، وہاں پر سرکاری بلڈنگز ہیں، وہ اگر ابھی کسی جگہ پر ہیلتھ کی ہو، ایجوکیشن کی ہو، ایگریکلچر کی ہو یا اور جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کی ہوں تو اس کی Administrative approval،اس کی ریلیزز اس ڈیپارٹمنٹ کے تھرو آتی ہیں، ہمارا کام As an Executing Agency ہے، ہم نے وہاں پر اس کا کام کرنا ہے، ابھی اگر وہاں پر اس کی سکیمیں Approved نہ ہوئی ہوں، کوئی وہاں پر اور ایشو ہو، Dispute ہو، کچھ اور ایشوز ہوں تو وہ مجھے نہیں پتہ، میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بات کروں گا، اگر اس طرح کی ساری تفصیلات ان کو سکیم وائز چاہئیں، یہ اس کو کسچن کو دوبارہ لے کر آئیں تو میں دوبارہ ان کو دے دوں گا، اگر نہیں ہے تو بھی میں ان کو Provide کر دوں گا، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، اگر آپ مجھے ایک منٹ دے دیں، میں نے جو کوسچن کیا ہے، چوبیس ملین روپے اس میں جب ریلیز ہوئے ہیں اور 112 ملین خرچ ہوئے ہیں، آیا منسٹر صاحب مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کس کے اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں؟ مطلب یہ پیسے جو ریلیز ہو چکے ہیں تو یہ کسی کے اکاؤنٹ میں تو پڑے ہونگے نا، مطلب ویسے تو یہ ہوا میں، کسی بینک یا کسی بندے کے پاس تو ہونگے، اس میں ایسا تو نہیں ہوگا، یہ کسی سیکرٹری کے نام پر ہونگے یا محکمے کے نام پر ہونگے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: کہ یہ پیسے جو ہوتے ہیں، یہ انہی کے اکاؤنٹ میں ہوتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ہاں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن Different departments ہوتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اسی بات پر میں آنا چاہ رہی تھی کہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جیسے سکول ایک ڈیپارٹمنٹ ہے، انہوں نے سکولوں کے لئے پیسے ریلیز کروائے ہیں لیکن آگے سے ان کو جگہ نہیں ملی، اس کے اوپر کوئی مسئلہ بن گیا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جگہ تو مل چکی ہے کہ چوبیس۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک مثال دے رہا ہوں کہ یہ Different departments کا ایشو ہوتا ہے، جب وہ Resolve ہو جائے تو ان کے پاس خرچ کرنے کے لئے تو پیسے ہیں کیونکہ 112 ملین کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے ریلیز ہوئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! تو یہ کس کے اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: اکاؤنٹ تو۔

محترمہ نگہت یاسمین اوکزئی: کس کے اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں اور کون اس کا منافع کمار ہا ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: میں ابھی ان کو اپنی ہی ایک مثال دے دیتا ہوں، اس طرح ہے کہ میرے اپنے حلقے میں Approved ایک ہائیر سکنڈری سکول ہے، دو کروڑ روپے اس میں ریلیز ہو چکے ہیں لیکن وہاں پر سائیٹ کا ایشو ہے، وہاں پر جو سائیٹ ہے، مالک کے ساتھ وہاں پر اس کا ایشو چل رہا ہے، جب تک وہ حل نہ ہو، پیسے تو پڑے ہیں، ریلیز ہو چکے ہیں لیکن ہم کام کس طرح کریں گے؟ ایک بات، دوسری بات، وہ تو ڈیپارٹمنٹ کے پاس اس کی تفصیل ہو گی، میں دوسری بات یہ بتا رہا ہوں کہ Snowfall کی وجہ سے جو وہاں پر Snowfall area ہے، اب آپ کو پتہ ہے اور کزئی ایجنسی کا کہ اکتوبر نومبر کے بعد وہاں پر کام کس طرح ہوتا ہے، یہ اپریل ابھی ہم نے، یہ میں آپ کو Surety اس بات کی دے رہا ہوں کہ یہاں پر ان شاء اللہ یہ Utilization hundred percent ہم یقینی بنائیں گے، میں یہاں پر بالکل آپ کو گارنٹی دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، تھینک یو۔ جی حافظ عصام الدین صاحب، سپلیمنٹری۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب! ٹائم دینے کا شکریہ۔ منسٹر صاحب سے ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ یہ فاٹا کے لئے ایک آئی پی کے تحت کروڑوں، اربوں روپے سی اینڈ ڈبلیو کے تحت مختص ہیں لیکن کچھ عرصہ پہلے دو سالوں سے تقریباً ہماری پروپوزل ڈیپارٹمنٹ میں، کبھی ایک دفتر میں، کبھی دوسرے میں، آخر میں سی ایم صاحب کے پاس آئی تو سی ایم صاحب نے ہر ڈسٹرکٹ کو اپنے مخصوص اندازے کے مطابق شیئر دیئے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ اس طرح میری بھی پروپوزل تو بہت زیادہ تھیں لیکن دس کلومیٹر پروپوزل سی ایم صاحب نے تجویز کی اور کہا کہ یہ پروپوزل ایم پی اے حافظ عصام الدین صاحب کی پروپوزل کے مطابق ہو گی لیکن اس میں پھر سینکڑوں کلومیٹر کی منظوری دی گئی، اس میں جو میری دس کلومیٹر پروپوزل

تھی، میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے حلقے میں پورے ساؤتھ وزیرستان میں جو سب سے زیادہ فیزیبل تھی وہ میری پروپوزل تھی، نہ اس میں میں نے کمیشن لیا تھا، نہ اس میں میں نے ٹھیکہ لیا تھا، نہ میں کسی کے ساتھ پارٹنر تھا لیکن دوسری جگہوں میں یہ بات ہوگی، آخری موقع جب آیا تو اس میں میری پروپوزل کو کینسل کیا گیا، میں پوچھتا ہوں کہ یہ کس قانون کے تحت، کس آئین کے تحت اور یہ کونسا انصاف ہے؟ یہ تو کسی مہذب قوموں میں تو درکنار کسی غیر مہذب قوم میں بھی ایسا نہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، یہ تو، میں حافظ صاحب، آپ کو۔۔۔۔۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> کسی غیر مہذب قوم میں بھی ایسا نہیں ہو سکتا ہے، انصاف کے دعویدارو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> حافظ صاحب! اگر آپ کا کوئی نیا سوال بنتا ہے، اب مجھے نہیں پتہ، منسٹر، ریسپانڈ پلیز۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> جی شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! اس طرح ہے کہ ایم پی اے صاحب معزز رکن اسمبلی آئے تھے، میں آفس میں ان کے ساتھ ملا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ریاض خان صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> جی، معزز رکن اسمبلی میرے آفس آئے تھے، میں نے ان کے ساتھ اس بات پر ڈیبیٹ کی تھی، ڈسکشن کی تھی۔ اس طرح ہے کہ وہاں پر ہمارا جو مرج ایریا ہے، وہاں پر سکیموں کے حوالے سے کمیٹی بنائی گئی تھی، وہاں پر وہ دیکھیں گے کہ آیا کونسی سکیم Criteria پر پوری ہے، آیا اس کی فیزیبلٹی سارا کچھ دیکھ کر اس کے بعد اس کی Approval ہوئی ہے؟ ابھی اس میں سے ساؤتھ وزیرستان کی کچھ سکیمیں اس طرح ہیں، ان شاء اللہ ان کی ابھی پروپوزل تیار ہے اور Approval کے لئے میں نے ان کو کہا ہے کہ آپ کی Recommendation، آپ اس علاقے کے منتخب ممبر ہیں، آپ کی Recommendation ضرور ہم اس کو Consider کریں گے، ان شاء اللہ رکھیں گے، اس میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے کہ ان کی کوئی سکیم وہاں سے نکالی گئی ہے یا کسی اور کی ڈالی ہے، اس طرح کی بالکل نہ کوئی سوچ ہے، نہ ہمارا اس پر وہ ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, thank you. Mir Kalam Sahib, Question No. 10706.

<u>حافظ عصام الدین:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی بات ہوگئی، انہوں نے جواب دیدیا، سپلیمنٹری کا ایسا ہی جواب ہوتا ہے۔ جی میر کلام صاحب!

* 10706 _ جناب میر کلام: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

نارتھ وزیرستان میں محکمہ کے کل کتنے ٹیوب ویلز ہیں، کتنے فعال ہیں اور کتنے غیر فعال ہیں، ان ٹیوب ویلز پر کتنی سرکاری نوکریاں ہیں، اگر نہیں ہیں تو وجہ کیا ہے؟ ہر ٹیوب ویل کے حوالے سے بمعہ ایڈریس اور نام مکمل معلومات فراہم کی جائیں اور ان میں کتنے سولرائزڈ ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان خان(وزیر اعلیٰ) جواب (جناب اکبر ایوب خان وزیر بلدیات و قانون نے پڑھا):

نارتھ وزیرستان میں کل 198 ٹیوب ویلز ہیں جن میں 145 فعال ہیں اور 53 غیر فعال ہیں، ان ٹیوب ویلز میں سے 104 پر سرکاری نوکریاں ہیں جبکہ 94 پر نہیں ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ (VDOs) پالیسی کے تحت بننے والی سکیمز ہیں، اس پالیسی کے تحت مقامی افراد اپنی مدد آپ کے تحت سکیم کی دیکھ بھال اور چلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں، مزید یہ کہ ان ٹیوب ویلز میں سے 93 سولرائزڈ ہیں، باقی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

جناب میر کلام: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میرا کوئسچن پبلک ہیلتھ کے حوالے سے ہے، اس میں میں نے پوچھا ہے کہ نارتھ وزیرستان میں محکمہ کے کل کتنے ٹیوب ویلز ہیں، کتنے فعال اور کتنے غیر فعال ہیں، ان ٹیوب ویلز پر کتنی سرکاری نوکریاں ہیں، اگر نہیں ہیں تو وجہ کیا ہے؟ ٹیوب ویل کے حوالے سے بمعہ ایڈریس اور نام مکمل معلومات فراہم کی جائیں، ان میں کتنے سولرائزڈ ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں ڈیپارٹمنٹ کا اور منسٹر کا بھی مشکور ہوں کہ جو 9 تاریخ کو سیشن ہوا تھا، اس میں مجھے کوئسچن کا جواب ملا، میں نے اس کو Cross verify بھی کیا، یہ ایک انتہائی اچھا طریقہ ہے کہ دو تین دن پہلے آپ کو کوئسچن مل جائے، آپ وہاں سے کنفرم کر لیں کہ یہاں پر گراؤنڈ پر کیا صورتحال ہے؟ دوسری طرف اس میں بالکل ڈیٹیل سے جواب دیا گیا ہے، اس میں میں ڈیپارٹمنٹ کو Appreciate کرتا ہوں لیکن میری ایک ریکویسٹ ہوگی کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ 104 پر سرکاری نوکریاں ہیں جبکہ 94 پر نہیں ہیں، جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہیئے کہ ان 94 ٹیوب ویلز پر بھی سرکاری نوکریوں کا حق بنتا ہے، باقی پر ہے اور ان پر نہیں تو اس پر اگر منسٹر صاحب ذرا روشنی ڈالیں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی منسٹر فار لاء۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے، اگر آپ اجازت دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! سپلیمنٹری سوال، اس کے بعد آپ کر لیں۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! ٹیوب ویلز کے اوپر اس وقت ایک آپریٹر کی پوسٹ ہے، صرف ایک آپریٹر، اب وہاں پر اس میں چوکیدار کی بھی ضرورت ہے، والومین کی بھی ضرورت ہے، آئے روز ٹیوب ویلز سے ٹرانسفارمر چوری ہوتے ہیں، دوسو کے وی، سو کے وی ٹرانسفارمر جب چوری ہوتے ہیں تو تین، چار، پانچ لاکھ روپے کا وہ ٹرانسفارمر ہوتا ہے، ساتھ ساتھ چھ چھ مہینے دوبارہ ٹرانسفارمر لگانے میں لگ جاتے ہیں، لوگوں کو پانی نہیں ملتا ہے، اس لئے میں منسٹر صاحب سے یہ ضمنی کوسچن کرنا چاہتا ہوں، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، صرف میرے حلقے کا نہیں کہ اگر وہ اس پر توجہ دیں اور ٹیوب ویل کے اوپر ایک ٹیوب ویل آپریٹر ہونا چاہیئے، ایک چوکیدار ہونا چاہیئے، کم از کم دو نہیں تو ایک والومین ضرور ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار اورنگزیب: جب ایک آپریٹر ٹیوب ویل چلاتا ہے، پانی کی ٹینکی غالباً ایک کلومیٹر، آدھا کلومیٹر دور ہوتی ہے، وہاں پر گاؤں والے لوگ اپنی مدد آپ کے تحت والومین کے لئے بندہ رکھتے ہیں جو صحیح طریقے سے وہ پیسے بھی لگ جاتے ہیں اور لوگوں کو فائدہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: محمد شعیب صاحب! سپلیمنٹری۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میڈم! دو سپلیمنٹری سوال ہوتے ہیں، دو ہو گئے ہیں نا، پہلے شعیب صاحب کھڑے ہو گئے تھے، آپ کو بھی دے دیتا ہوں۔

جناب محمد شعیب: شکریه جناب سپیکر صاحب، د پبلک هیلته حوالې سره زه منسټر نه کوئسچن کوم۔ میر کلام خان ډیر اهم ایشو راا وچته کړه، زمونږ په فاټا کښې د اوبو ډیر زیات تکلیف دے، د کروړونو روپو فنډونه د پبلک هیلته حوالې سره تقسیم شوی دی او څه رنګ چې په سیټلډ کښې ټیوب ویل منظور شی، ور سره کلاس فور، چوکیدار او د آپریټر نوکری منظور شی، زمونږ فاټا کښې په لکهونو تعداد کښې او زما په حلقه کښې تقریباً څو ټیوب ویلونه منظور شوی دی، نه د کلاس فور نوکری شته، نه هلته د آپریټر نوکری شته، دومره فنډ ضائع کیږی، لس کاله اوشو، په سیټلډ کښې چې څه رنګ نوکری منظوریږی، داسې هم پکار ده چې په فاټا کښې دا منظور شی ځکه چې د حکومت پیسې ضائع کیږی، د دې

حوالې سره پکار ده چې منسټر صاحب ایکشن واخلی، د سیټلډ سره چې څه رنګ او مونږ ته خو دا وئیلی شوی وو چې فاټا نه به حیات آباد جوړیږی، ډیفنس به جوړیږی او چې څنګه په سیټلډ کښې منظوریږی، داسې به چې کوم دے د فاټا حوالې سره مرج کیږی خو مونږ له هغه شے نه شی کولې، لهذا زه منسټر ته اپیل کوم چې رولنګ د ورکړی چې څه رنګ ټیوب ویل منظور شی، د هغې سره دې د کلاس فور نوکری منظور شی، د هغه ځائے د آپریټر نوکری د منظور شی، ځکه چې ټیوب ویلونه خرابیږی، د هغې Maintenance هیڅ هم بیا نه وی، شکریه۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شگفتہ ملک صاحبہ! سپلیمنٹری سوال۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، سر۔ یہ سوال واقعی بہت Important ہے، انہوں نے نارتھ وزیرستان کی بات کی ہے، ایک تو یہ حیرت کی بات ہے کہ انہوں نے 53 غیر فعال، اب اس پر سرکار کا اتنا پیسہ خرچ ہوا ہے، یہ غیر فعال اور اس میں صوبے کا بھی مسئلہ ہے، میں آپ سے بات کروں گی کہ ہمارے اس خیبر پختونخوا میں Daily basis پر لوگ کمپلینٹ کرتے ہیں، کہیں پر ٹرانسفارمر کا مسئلہ ہے تو کہیں پر، اب یہاں پر انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ شہریوں کی Responsibility ہے، اب یہ کس طرح آپ ان پر چھوڑ سکتے ہیں، یہ Responsibility تو ہونی چاہیئے کہ جو اس پر کلاس فور تھے، کلاس فور کے حوالے سے بھی ایشوز ہیں، یہ صرف ہمارے ٹرائیبل کا مسئلہ نہیں، یہ پورے خیبر پختونخوا کا بھی مسئلہ ہے، اس پر Kindly ذرا میں منسٹر صاحب سے کہوں گی کہ بہت ضروری مسئلہ ہے، سرکار کا پیسہ جب آپ خرچ کرتے ہیں، 53 جب آپ کے غیر فعال ہیں تو یہ آپ دیکھیں کہ کتنا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر اکبر ایوب خان صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات وقانون): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ بڑے اچھے اور Interesting سوالات ہیں، میر کلام صاحب نے ان کو اٹھایا ہے، خیبر پختونخوا کے جو پرانے Settled Districts ہیں، جناب سپیکر! اس میں کلیئر کٹ کیبنٹ کے ڈائریکشنز ہیں کہ اگر کوئی ٹیوب ویل کسی این جی او نے لگایا ہے، کسی پرائیویٹ پارٹی نے کمیونٹی کے لئے لگایا ہے، پبلک ہیلتھ کو 'ٹیک اوور' کرے لیکن Some how جناب سپیکر صاحب! مرج ڈسٹرکٹس میں وہ پالیسی ابھی تک لاگو نہیں ہو سکی، میں نے میر کلام صاحب سے ابھی بات کی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہم اس کو کیبنٹ میں لیکر جائیں گے، یہ ان کا Right بنتا ہے، یہ ویلج ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشنز، فاٹا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے ٹیوب ویلز لگے ہوئے ہیں، ان

شاء اللہ میں یہاں سے کمٹمنٹ دیتا ہوں کہ جو بھی محکمے ان قوانین کے اندر جو Criteria پورا کریں گے، وہ ٹیوب ویلز ہم پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کرائیں گے۔ جناب سپیکر! میرے بھائی سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے جو بات کی ہے، میں ویسے بھی اس پر بات کرنا چاہ رہا تھا کہ انہوں نے بہت اچھا سوال اٹھا دیا ہے۔ جناب سپیکر! جو لاسٹ کیبنٹ میٹنگ Monday والے دن ہوئی ہے، اس کے اندر میں نے کیبنٹ میں یہ سوال اٹھایا ہے کہ گرمیاں آ رہی ہیں، ایک ٹیوب ویل ایک آدمی نہیں چلا سکتا، ایک ایک ٹیوب ویل چار چار، پانچ پانچ ہزار لوگوں کو پانی دے رہا ہے، یہ Possible نہیں ہے، آپ ہمیں مزید پوسٹیں دیں، میں نے تو ایک والو مین کی مزید پوسٹ مانگی ہے، کابینہ میں وزیر اعلیٰ صاحب نے میری اور تیمور جھگڑا صاحب کی ڈیوٹی لگائی ہے، بھئی آپ دونوں اس کے اوپر ورکنگ کرکے اور کیس موو کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے، بہت جلد ہم اس کو کرالیں گے، اس سے پورے ہاؤس کو تمام حلقوں کو ایک تو غریب عوام کو روزگار بھی ملے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا جو پانی کا مسئلہ ہے وہ بہتر طریقے سے حل ہو گا، بالکل نلوٹھا صاحب صحیح کہہ رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میرے حلقے میں بھی لوگوں نے گاؤں والوں نے اپنی جیب سے پیسے جمع کرکے تنخواہ دے کے والو مین رکھے ہوئے ہیں، ایک آدمی ایک انسان چوبیس گھنٹے کام نہیں کر سکتا، وہ آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی ہے، اس نے کرنی ہے لیکن ان بیچاروں کو ہم رگڑتے رہتے ہیں، کھینچتے رہتے ہیں، یہ مسئلہ ان شاء اللہ حل ہو گا۔ میڈم نے بات کی ہے، بالکل وہ میرے ذہن میں بھی تھا کہ یہ جو غیر فعال ٹیوب ویلز ہیں، یہ میں اور میر کلام صاحب ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، اس کی کیا تفصیل ہے، یہ کیوں غیر فعال ہیں، ان میں کیا مسائل ہیں؟ جو بھی ان کے لئے ہو سکے گا ان کو جلد از جلد چلانے کے لئے وہ تمام اقدامات کئے جائیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 10474, Shagufta Malik Sahiba.

* 10474 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا ہر سال اشتہارات کی مد میں رقوم ادا کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اشتہارات کی مد میں کن کن اداروں، اخبارات اور میڈیا کو کتنی کتنی رقم ادا کی گئی، تمام ادائیگیوں کی تفصیل بمعہ اشتہارات و جاری کردہ بلز ایئر وائز فراہم کئے جائیں؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، محکمہ ہذا اشتہارات کی مد میں رقوم ادا کرتا ہے۔

(ب) پی بی سی 2 پشاور کے تحت اشتہارات کی مد میں ادا ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	خرچ کی تفصیل
2015-16	5435063/- روپے
2016-17	2176937/- روپے
2017-18	1071776/- روپے
2018-19	416940/- روپے
2019-20	نہیں

سی اینڈ ڈبلیو بلڈنگ ڈویژن پشاور کے تحت اشتہارات کی مد میں ادا ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	خرچ کی تفصیل
2015-16	365107/- روپے
2016-17	1032341/- روپے
2017-18	879475/- روپے
2018-19	141770/- روپے
2019-20	410393/- روپے

باقی اضلاع کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب! میں نے پرسوں بھی ہائیر ایجوکیشن کے حوالے سے اور اشتہارات کی مد میں جو رقوم ہیں، ان پر سوالات کئے تھے لیکن جو Important Question تھا وہ انفارمیشن کے حوالے سے تھا، انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا تھا لیکن وہ سوال جو ہے، میں آپ سے بھی ریکویسٹ کروں گی کہ وہ فلور پر نہیں آ رہا، وہ Important Question ہے، باقی یہ سوال جو ہے، اس کے جواب سے تو میں مطمئن ہوں لیکن میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ Basic جو سوال تھا وہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ

کا تھا لیکن پی اینڈ ڈی اور مواصلات یہ سارا اس کے ساتھ اگر وہ کر دیا جائے، Good کو ئسچن جو ہے اگر فلور پر لایا جائے، باقی اس سوال کے جواب سے میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ان کا کو ئسچن لایا جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر نہیں نا، کو ئسچن آور ختم ہو رہا ہے، تین چار کو ئسچنز رہ گئے ہیں، اس کے بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر دیتا ہوں، پہلے ملیحہ اصغر صاحبہ نے مانگا ہوا ہے۔10532، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 10532 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کی پرانی مزدا، منی بسیں اور فورڈ ویگن گاڑیاں حکومت نے مالکان سے خرید کر سکریپ میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کتنی مزدا، منی بسیں اور فوڈ ویگن گاڑیاں مالکان سے خرید کر سکریپ میں تبدیل کی گئی ہیں، حکومت گاڑی مالکان سے پرانی گاڑیاں کس قیمت پر خرید رہی ہے اور اس مقصد کے لئے حکومت نے کتنی رقم مختص کی ہے، نیز حکومت پشاور کے علاوہ دیگر اضلاع میں بھی موجود کھٹارہ پبلک ٹرانسپورٹ کو خرید کر اسے سکریپ میں تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ) جواب (جناب اکبر ایوب خان وزیر بلدیات و قانون نے پڑھا):

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پشاور میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کی پرانی چلنے والی مزدا، منی بسیں اور فورڈ ویگن گاڑیاں حکومت نے مالکان سے خرید کر سکریپ میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) حکومت کی جانب سے اب تک تمام قوائد و ضوابط اور طے شدہ ریٹ کے مطابق 15 گاڑیاں خریدی جا چکی ہیں، حکومت گاڑی مالکان سے پرانی گاڑیاں منظور اور طے شدہ ریٹ کے مطابق خریدتی ہے جس میں ویگن کی قیمت 10 لاکھ 50 ہزار روپے جبکہ منی بس اور راکٹ بس کی قیمت 11 لاکھ 50 ہزار روپے ہے، مزید گاڑی کی قیمت کے علاوہ کاروباری نقصان کا معاوضہ جو 3 لاکھ 60 ہزار روپے ہے، ہر گاڑی مالک کو ادا کیا جا رہا ہے، اس حوالے سے مختص شدہ رقم 158 ملین روپے اور 3025867 ڈالر ہے، یہ سکیم صرف پشاور کے لئے ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے محکمہ ٹرانسپورٹ سے یہ سوال کیا ہے، ان کا جواب جو آیا ہے وہ یہ ہے کہ حکومت نے اس وقت تک 15 گاڑیاں سکریپ کی مد میں ان سے خریدی ہیں اوران کو سکریپ کیا گیا ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا جو اتنا بڑا ٹرانسپورٹ کا جو منصوبہ چلا، اس میں کروڑوں، اربوں روپے وہ خرچ ہوئے تو کیا جب ہم اب بھی سڑکوں کو دیکھتے ہیں تو وہ اسی طرح رش سے بھری ہوئی ہیں، اس کی بنیادی وجہ وہ وہی عام بسیں ہیں جو مزدا، رکشہ، چنگ چی، ویگن وہ ساری بسیں جو ہیں وہ ساتھ دوسری سڑک کے اوپر اس کے ساتھ Parallel جا رہی ہیں، بیچ میں بی آر ٹی بھی جا رہی ہے، مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا سکریپ شدہ جو ہے وہ پورے پشاور میں صرف پندرہ ہی گاڑیاں تھیں جو کہ سکریپ کی گئی ہیں، باقی جو ہزاروں کی گاڑیاں شہر کے اندر پھر رہی ہیں، ان کا کیا ہو گا؟ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ گاڑیاں کہیں اور دوسری شہروں میں چلی گئی ہیں تو وہ سکریپ شدہ گاڑیاں سکریپ ہی کرتی ہیں، اس لئے اگر آپ اس کو چھوڑتے تو وہ دوسری شہروں میں جاتی ہیں، اس کے Polluted علاقے جو ہیں وہ دوسروں کو پھر قرار دیا جائے گا، پلیز اس کا اگر مجھے صحیح جواب دیا جائے تو بہتر ہو گا، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ، سپلیمنٹری سوال۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، چونکہ آپ پوائنٹ آف آرڈر میں کبھی کبھی بڑی کنجوسی دکھا جاتے ہیں تو میں اسی بی آر ٹی کو لیکر ایک Suggestion دینا چاہتی ہوں، منسٹر صاحب کو اور آپ کی گورنمنٹ کو یہ Suggestion دینا چاہتی کہ ایمبولینسز جو ہیں وہ حیات آباد سے لیکر پبی تک جاتی ہیں، جناب سپیکر صاحب! ان میں باقاعدہ طور پر دروازے لگے ہوئے ہیں، دروازے آپ لوگوں نے کھلے چھوڑے ہوئے ہیں، ان میں اگر آپ ایسا کریں کہ ایمبولینسز کو اگر بی آر ٹی کا روڈ دے دیا جائے، روٹ دے دیا جائے تو سیدھا جا کر ہسپتال کے اندر جائیں گی، کسی کو خدانخواستہ موت واقع نہیں ہو گی کیونکہ دو دو گھنٹے تک رش ہوتا ہے، رش کی وجہ سے میں آپ کو یہ Suggestion دے رہی ہوں کہ آج محکمہ ٹرانسپورٹ کے ہمارے شاہ محمد صاحب تو نہیں ہیں لیکن آپ کے تھرو میں پوری گورنمنٹ کو یہ Suggestion دے رہی ہوں کہ بی آر ٹی کے ان۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب خان۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و قانون): شکریہ جناب سپیکر! میڈم نے جو سوال اٹھایا ہے، اچھا سوال ہے، یہ 15 گاڑیوں کا انہوں نے کہا کہ ہم نے لیکر سکریپ کر دی ہیں، یہ کوئی بھی گاڑی چھوڑی نہیں جائے گی، مسئلہ اس وقت جوان گاڑیوں کا ہے، جس روٹ پر وہ چلتی ہیں، ریٹ کے اوپر ان کو کوئی اعتراض ہے جس پر ڈیپارٹمنٹ اور ان کے درمیان Negotiations ہو رہی ہیں، ان شاء اللہ بہت جلد فیصلہ ہو جائے گا، تمام گاڑیاں لیکر ان کو سکریپ کر کے بیچا جائے گا، کوئی گاڑی پرانی اس روٹ پر نہیں چھوڑی جائے گی، آپ نے ان گاڑیوں کی حالت دیکھی ہوئی ہے، اس حساب سے یہ ریٹ برا نہیں ہے لیکن ریٹ کا ایک ایشو بنا ہوا ہے، میرے خیال میں پہلے ان کا آپس میں معاہدہ ہو گیا تھا لیکن پھر کوئی پھوٹ آ گئی ہے، ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے، ان شاء اللہ بہت جلد اور پیسے بھی پڑے ہوئے ہیں، ان کو پیمنٹ کرنے کے لئے یہ نہیں ہے کہ پیسے لانے ہیں، پیسے بھی پڑے ہوئے ہیں اور جو نگہت اورکزئی صاحبہ نے تجویز دی ہے، یہ بری تجویز نہیں ہے، اچھی تجویز ہے، سب کو معلوم ہے کہ یونیورسٹی روڈ کے کیا حالات ہیں، جب ہم ان شاء اللہ ان کی جو Suggestion ہے، اس کو ماس ٹرانزٹ والوں کو فارورڈ کر دیں گے، بلکہ سی ایم صاحب کے نوٹس میں بھی لے آئیں گے، If it is possible یہ کرنے کے لئے اس کو ان شاء اللہ ضرور کرائیں گے۔

Mr. Speaker: Please, try to make it possible; this is very important نگہت اورکزئی صاحبہ نے جو بات کی ہے کہ اگر اس میں ایمبولینسز کو صرف Allow کر دیا جائے تاکہ Patients کی ٹرانسپورٹیشن بروقت ہو سکے تو Please, bring it to the notice of the cabinet also.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و قانون): ان شاء اللہ اچھی Suggestion ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب خوشدل خان، اچھا یہ نہیں ہے، آپ کا کوسچن منسٹر صاحب کی مصروفیت کی وجہ سے ہم نے وہ ڈیفر کیا ہوا ہے، Minister is not around، اگلے کسی Day پر لے آئیں گے۔

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اصل میں کوسچنز آ رہے، یہ اس میں انہی کے کوسچنز ہیں، ملیحہ بی بی، یہ سارے کوسچنز ان کے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ کا کیا جواب تھا؟ جی حمیرا خاتون صاحبہ!

محترمہ حمیرا خاتون: میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ چونکہ ہم تب تک بی آر ٹی کے ثمرات حاصل نہیں کر سکتے جب تک اس روڈ کے اوپر جو گاڑیاں ہیں، اس کو سکریپ کر کے اس کا معاملہ ختم کریں۔ منسٹر صاحب نے اچھا بتایا کہ ان کے پاس فنڈز پڑے ہوئے ہیں لیکن انہوں نے کوئی ٹائم فریم نہیں دیا کہ یہ کتنے ٹائم کے اندر، کوئی مہینہ، دو مہینے، اب دیکھیں کہ بی آر ٹی شروع ہوا ہے، کتنا عرصہ گزر گیا ہے، تب اس کے ثمرات کا حصول ہو سکتا ہے جب آپ ہمیں ٹائم فریم دیں کہ یہ کتنے ٹائم کے اندر ان لوگوں کے ساتھ Negotiations کر کے اس کو فائنل کیا جائے گا؟

وزیر بلدیات وقانون: جناب سپیکر! یہ پبلک منی ہے اور جو پیمنٹ کرنی ہے، ادھر کوئی مونگ پھلیاں تو نہیں بانٹ رہے ہیں، جب بھی Negotiations ہوں گی، ہم لگے ہوئے ہیں، بہت جلد ہو جائے گا، یہ ہماری گورنمنٹ کا میگا پراجیکٹ ہے، یہ تو آپ کو پتہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ جلد از جلد مکمل ہو، جو Delay بھی آیا ہوا ہے، ہمارے لئے یہ بہت بڑا میگا پراجیکٹ ہے، ہمارے اوپر یہ ایک بوجھ ہے، ان شاء اللہ اس کو جلد از جلد مکمل کرنا ہے۔

جناب سپیکر: ذرا ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کریں کہ اس کو مزید Expedite کریں۔

وزیر بلدیات وقانون: ان شاء اللہ محکمے کو کہیں گے تاکہ جلد از جلد اس کو ختم کرے۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 10632، جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! وزیر صاحب شاید نہیں ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب کہتے ہیں کہ جواب میرے پاس تیار ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میرا کوسچن آپ نے کہا کہ یہ ڈیفر ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے تو کیا لیکن وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس جواب ہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈیفر کریں تو ہم کر دیتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کا انہوں نے ٹھیکہ لیا ہے، He is not subject Minister اور نہ اکبر ایوب صاحب، یہ تو ہمیں جواب دے ہی نہیں سکتے، اس کا منسٹر ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: ڈیفر کر دیں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بس یہ ہے کہ منسٹر ہونا چاہیئے، اگر ان کو نالج ہے، مجھے اور ہاؤس کو مطمئن کر سکتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے، میرے لئے کوئی ایسی بات نہیں لیکن منسٹر ہونا چاہیئے۔۔۔۔

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیونکہ منسٹر کا Related department ہے، یہ تو کوئی بات نہیں کہ منسٹر نہیں آتا اور یہاں پر دو منسٹرز بیٹھے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): خوشدل خان صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! دیکھیں، Cabinet collectively responsible ہوتی ہے، کیبنٹ کا کوئی بھی وزیر جواب دے سکتا ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ کوئسچن لے آئیں، شوکت بھائی! ایک منٹ، خوشدل خان صاحب! Cabinet is collectively responsible، آپ اپنا کوئسچن لائیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! I have no concern with this، اگر یہ جواب دے سکتے ہیں، انہوں نے پڑھا ہو تو ٹھیک ہے، میں اٹھاتا ہوں، اگر یہ نہیں تو پھر مہربانی کریں یہ ڈیفر کریں اور منسٹر کو آپ تاکید کریں کہ وہ آئیں، منسٹر صاحب آتے نہیں۔

جناب سپیکر: آتے ہیں، ہمیشہ کے لئے آتے ہیں لیکن کسی۔۔۔۔۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Sir, it is a very important Question.

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! یہ اسمبلی ہے، یہ Collectively responsibile ہوتی ہے، یہ اپنی مرضی سے اسمبلی چلانا چاہتے ہیں، یہ کون ہوتے ہیں جو اپنی مرضی سے اسمبلی چلاتے ہیں، یہ کون ہوتے ہیں یار؟ یہ بڑا قانون دان آیا ہوا ہے، اس کو قانون کا پتہ ہی نہیں، تم ڈپٹی سپیکر رہے ہو، تمہیں پتہ نہیں کہ ہر وزیر جواب دے سکتا ہے، تمہیں تو قانون کا بھی پتہ نہیں، یہ تمہاری مرضی سے اسمبلی نہیں چلتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، مہربانی کریں، شوکت صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ تمہاری مرضی سے اسمبلی نہیں چلتی، آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 10632، جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! میری عرض یہ ہے کہ جب تک منسٹر نہ ہو، یہ Collective responsibility ہے، یہ Mis-interpret کرتے ہیں، یہ سمجھتے نہیں، یہ سمجھتے نہیں، Minister must be present.

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! یہ بات آپ نہیں کہہ سکتے، یہ بات نہیں کہہ سکتے۔ Cabinet is collectively responsible, so, you put a question then take the answer from the Minister.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ Mis-interpret کرتے ہیں-----

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ Mis-interpret کرتے ہیں-----

جناب سپیکر: ورنہ آپ کا کوسچن جو ہے وہ لیپس ہو جائیگا۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): کس طرح لیپس ہو جائیگا، یہ کس طرح آپ کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ یہ نہیں ہمیں Pressurize کر سکتے ہیں کہ منسٹر کو بلائیں، Because the Cabinet Ministers are there; one two three four people are here.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ آپ کی اخلاقی، آئینی، قانونی ذمہ واری بنتی ہے کہ آپ ان کو بلائیں، یہ کیا ہے کہ دو منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، صرف ان کی بات ہے-----

جناب سپیکر: آپ یہ رولز کہاں پر لیکر جائینگے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ ہمیں جواب دیتے ہیں، آپ نے اسمبلی کو بلایا ہے-----

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اور اس میں آپ کے کتنے منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں؟-----

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! بات سنیں، آپ ان رولز کو کہاں پر لے جائینگے کہ جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ Cabinet is collectively responsible

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: With due respect یہ Mis-interpret کر رہے ہیں، آپ دیکھیں، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ ایسے حالات میں ہوتے ہیں، کوئی مجبوریاں ہوتی ہیں، یہ Mis-interpret کرتے ہیں، یہ پہلے-----

جناب سپیکر: یہ مجبوری تھی نا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: لاء منسٹر کو بھی Mis-interpret کرتے ہیں، Collectively responsibility کا کچھ اور مطلب ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی ایمرجنسی تھی، دیکھیں، میری بات سنیں، آپ بڑے آنریبل ممبر ہیں، خوشدل خان صاحب! منسٹر صاحب کے گاؤں میں کوئی ایمرجنسی تھی، انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بس ٹھیک ہے اس کو ڈیفر کر لیں، بس ٹھیک ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے جس طرح آپ نے پہلے فرمایا کہ ڈیفر کر لیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! یہ اپنا کیس واپس لے لیں، ان کو اس سے Interest نہیں ہے، یہ کاغذ ضائع کرنا ہے، اداروں کا وقت ضائع کرنا ہے، اتنی ساری ڈیٹیلز آئی ہیں، یہ کس لئے آئی ہیں؟ ان کی Interest کیا ہے؟ اسمبلی کا وقت ضائع کرنا۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئسچن لیپس ہو جائیگا، خوشدل خان صاحب! رولز کے تحت یہ کوئسچن لیپس ہو گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اگر آپ لیپس کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نہیں کرنا چاہتا، میں چاہتا ہوں کہ You put the Question and take the answer، آپ Answer لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: وہ جواب نہیں دے سکتا ہے۔

Mr. Speaker: Question No. 107. Ji, Babak Sahib.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، میں حکومت سے زیادہ گزارش کرونگا کہ ان کو بڑے تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیئے، حکومت کی بڑی ذمہ داری بنتی ہے۔ دوسری طرف اگر ہم دیکھیں تو ویسے بھی اپوزیشن کے جو ممبران ہیں، اپنے فنڈ کے حوالے سے محرومیوں کا شکار ہیں، دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو ہمارا صوبہ وہ مالی طور پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ بڑی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں، بار بار آپ لوگوں نے رولنگ دی ہے، اگر وہ وزراء صاحبان موجود ہوتے تو پھر میرے خیال میں پھر اس طرح کا مرحلہ نہیں آئے گا، جس جس وزیر صاحب کا بزنس ہو، Routine میں ان کو ضرور آنا چاہیئے، یہ ایک دن کی بات نہیں ہے، یہ ایک Routine بن گئی ہے کہ وزراء نہیں آرہے ہیں، پھر یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک جواب ہی دیں کہ یہ Collectively responsibility ہے؟ ہے، مانتے ہیں لیکن Routine

بنانا کہ باقی وزراء نہیں آئیں گے، پہلے ادھر ہمارے وزیر قانون صاحب ہوتے تھے، وہ ادھر کھڑے ہوتے تھے، ڈھائی سال تک ایک وزیر قانون صاحب وہ مسلسل ساری حکومت کی نمائندگی کرتے رہے، جناب سپیکر! وزراء کو آنا چاہیئے، میرے خیال میں یہ ہمارے سینیئر ترین پارلیمنٹرین ہیں، شوکت صاحب سے بھی میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ بڑے تحمل کا مظاہرہ کریں، بڑی برداشت کا مظاہرہ کریں، ہم تیز بولیں گے، ہاں ہم اگر جس طرح بھی بولیں گے تو آپ لوگوں کو بڑے تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں آگے چلتے ہیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب!

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> میں خوشدل خان صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں، میں ہمیشہ ان کو دیکھتا تھا لیکن یہ بڑا عجیب سا مجھے لگا کہ یہ ڈپٹی سپیکر بھی رہے ہیں، ایک وزیر اٹھ کے جواب دے رہا ہے، یہ کہتے ہیں کہ نہیں مجھے وہی وزیر چاہیئے، اب یہ تو دیکھیں، یہ بھی منسٹر صاحبان رہے ہیں، بابک صاحب! ہم تو آپ کو جواب دینے کے لئے کھڑے ہیں، ابھی تک اکبر خان صاحب جواب دے رہے تھے، ان کو خاموشی تھی، لیکن چونکہ یہ ہر ایشو میں پرابلم بنانا چاہتے ہیں، اب یہ کیا بات ہے؟ بھئی آپ کو کیا چاہیئے، مجھے بتائیں؟ میں آپ جواب دوں، اگر آپ جواب نہیں سننا چاہتے تو پھر وقت کیوں ضائع کرتے ہیں؟ خواہ مخواہ اتنا زیادہ پنگا لینا ہوتا ہے، یہ کوئی معمولی کام ہے، ایک ڈیپارٹمنٹ پر سارا دن لگ جاتا، یہ آپ نے مانگا ہے کہ ایسی کتنی گاڑیاں استعمال ہوتی ہیں؟ ٹوٹل 17 گاڑیاں ہیں، 10 قابل استعمال ہیں، 7 غیر قابل استعمال ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا ہے کہ اس پر کتنا خرچہ آتا ہے؟ 23 لاکھ 40 ہزار اس پر خرچہ آتا ہے تو اس میں کیا ہے، آپ اور کیا پوچھیں گے کہ میں آپ کو جواب نہیں دے سکتا؟ اگر آپ کو ڈیٹیل وائز چاہیئے تو آپ کو میں ضلع وائز بھی دے سکتا ہوں، محکمہ وائز بھی دے سکتا ہوں، آپ کونسا کوسچن پوچھنا چاہتے ہیں، کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں، جب کوسچنز لاتے ہیں، کرتے نہیں تو پھر کیوں آپ کو خواہ مخواہ شوق بنتا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> اگر میں اس کے جواب سے مطمئن ہوتا تو میں پہلے سے یہ کہہ دیتا کہ میں مطمئن ہوں، اس لئے میں نے یہ عرض کیا کہ دیکھیں اس کا مطلب یہ نہیں، Collectively responsibility کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ آپ ہر ایک منسٹر سے کہیں کہ یہ ریسپانڈ دیں، نہیں یہ کنسرنڈ منسٹر کو ہونا چاہیئے، اس میں ایسی چیزیں ہیں کہ اس پر میں ڈسکشن کرنا چاہتا ہوں، میں نے پڑھا

ہے، ہم آنکھ بند کر نہیں لاتے ہیں، نہ اتنا ٹائم ہمارے پاس ہوتا ہے کہ ہم اسے جمع کر دیں، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو ڈیفر کر کے ایک ہفتے کے بعد رکھ لیں تو کیا فرق پڑتا ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اگر منسٹر نہیں آ رہا تو ٹھیک ہے پھر میں کرونگا۔

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب! یہ کہتے ہیں کہ لیپس کریں، نہیں، ڈیفر کریں۔

وزیر محنت و افرادی قوت: اس کے علاوہ مجھے کوسچن بتا دیں کہ یہ ضمنی کوسچن کیا کرنا چاہتا ہے، مجھے بتائیں، کوئی ضمنی کوسچن بتائیں؟ میں خود ریکویسٹ کرونگا کہ منسٹر آ جائیں وہ جواب دیں، یہ کوسچن تو کریں نا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، خوشدل خان صاحب! ایشو کو حل کریں،

Minister is fully prepared to answer your Question, so, please put the question and take the answer.

اور پھر اس کے بعد Accordingly اگلی بات کرتے ہیں، تھینک یو ویری مچ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Question No. 10632, Khushdil Khan Sahib!

* 10632 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت پشاور ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں تعینات افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفاتر میں ناکارہ سرکاری گاڑیاں، ٹرک و مشینریاں بھی عرصہ دراز سے موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ زراعت پشاور ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور ان دفاتر میں تعینات افسران کو فراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تعداد، آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ، گاڑی کا نام، ماڈل نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ دفاتر میں ناقابل استعمال سرکاری گاڑیوں کی مکمل تفصیل کے ساتھ ساتھ عرصہ خرابی کی نوعیت و لاگت مرمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ (وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری): (جواب وزیر محنت و افرادی قوت نے پڑھا)

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔
(ج) پشاور ڈویژن میں مندرجہ ذیل پانچ اضلاع شامل ہیں:
(1) پشاور (2) نوشہرہ (3) چارسدہ (4) مہمند (5) خیبر۔
محکمہ زراعت پشاور ڈویژن کے دفاتر میں تعینات افسران کو فراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تعداد، آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ، گاڑیوں کے نام، ماڈل اور نمبر کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے جبکہ ناقابل استعمال سرکاری گاڑیوں اور مشینریوں کی مکمل تفصیل بمعہ عرصہ خرابی کی نوعیت و لاگت مرمت کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔
<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر صاحب! یہ کوئسچن جو ہے ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ سے Related ہے، اس میں پہلے جواب پر مجھے اتنا اعتراض نہیں، Objection نہیں کہ گاڑیاں کن کو دی گئی ہیں، کن آفیسرز کو دی گئی ہیں، Either they are entitled or not، اس پر میں جانا نہیں چاہتا ہوں لیکن یہ جز (ب) جو ہے، میں اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مذکورہ دفاتر میں ناقابل استعمال سرکاری گاڑیوں کی مکمل تفصیل کے ساتھ ساتھ عرصہ خرابی کی نوعیت، لاگت، مرمت کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟ اس کی آپ تفصیل ذرا دیکھ لیں، اس کا پیج نمبر تو نہیں ہے لیکن آپ ذرا دیکھ سکتے ہیں، منسٹر بھی دیکھ سکتے ہیں، یہ ناقابل استعمال گاڑیوں کی تفصیل ٹویٹا ڈبل کیبن نمبر، اتنا متفرق خرچہ، اکتوبر 2019 میں یہ کہتے ہیں کہ 2 لاکھ 50 ہزار اس پر خرچہ آتا ہے، اس طرح دوسرے کو بھی، لیکن یہ وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ آیا لاگت کا کیا مطلب ہے، اس کی مرمت کی گئی ہے اور کن سے مرمت کی گئی ہے؟ انہوں نے صرف لاگت لکھا ہے، اب لاگت کا کیا مطلب ہے؟ آیا یہ مرمت کی ہے، اس پر سامان انہوں نے خریدا ہے یا مستری کا خرچہ کیا ہے۔ اب دوسری طرف آئیں، یہ ذرا منسٹر صاحب نوٹ کر لیں، اسی طرح انہوں نے جو اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئرنگ ترناب کے بارے میں لکھا ہے، پیج نمبر دو یہ کہتے ہیں کہ بلڈوزر 687، 1992 تا 2008 سکریپ ناقابل مرمت، اب یہ دیکھیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ ٹوٹل ناقابل استعمال گاڑیاں 15 انہوں نے لکھا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ ناقابل مرمت ہیں، ان کی مرمت نہیں ہو سکتی، میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے، منسٹر صاحب یہ مجھے بتائیں، ہاؤس کو یہ بتائیں کہ آخر 2002 تا 2005 اور 2008 تا 2015 یہ سکریپ پڑی ہوئی ہے، کیا اس کو آپ نیلام نہیں کر سکتے ہیں؟ کیا آپ نے فنانشل رولز نہیں پڑھے ہیں کہ فنانشل رولز میں آپ کے پاس کیا اختیارات ہیں؟ یہ ہزاروں سال تک یہ پڑی رہیں گی،

خراب ہو رہی ہیں، Rusted ہو رہی ہیں، اگر یہ آپ نیلام کر لیں، آکشن کر لیں تو ریونیو گورنمنٹ کو آ جائے گا، یہ کب تک پڑی رہیں گی؟ اس کا آپ مجھے جواب دے دیں۔ نیکسٹ جو ہے، انہوں نے یہ لکھا ہے، List of *unserviceable* machines، یہ لکھا ہے، Farm Management یہ جو واٹر والا ہے، اس میں بھی انہوں نے پیج نمبر دیا ہے لیکن اس کے ساتھ کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ اب یہ کہہ رہے ہیں، Name of equipment blade ایک Quantity یہ ساری اسی طرح پڑی ہے جو ناقابل مرمت ہے، اس کا کیوں آکشن نہیں کرتے ہو، کس لئے رکھا گیا ہے، اس کا کیا مطلب ہے، آیا ان کے پاس یہ Power نہیں ہے؟ پھر انہوں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا بھی سب کچھ لکھا ہے، پھر نیکسٹ جو ہے، List of unserviceable items، اب یہ دیکھیں، آپ اس ڈیپارٹمنٹ کی قابلیت کو دیکھیں، Efficiency کو دیکھو، Pakistan Oil Seeds Development Board کے متعلق میرا کوئسچن نہیں ہے اور نہ یہ پختونخوا کا بورڈ ہے، یہ تو اسلام آباد کا ہے، یہ تو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، انہوں نے مجھے یہ جواب دیا ہے، اب منسٹر صاحب بتادیں کہ یہ کس طرح ہے، یہ Pakistan Oil Seeds Development Board جو ہے، of the Federal government، اس کا پختونخوا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، تو میری یہ عرض ہوگی کہ اگر منسٹر صاحب یا ہاؤس اس کو Committee concerned کو ریفر کیا جائے تاکہ ہم اس کا کوئی Solution نکالیں، مجھے اس سے نہیں لیکن آخر یہ سکریپ کب تک پڑا ہوگا، 12 سال ہو گئے، یہ کافی پیسوں کی ہوگی، اگر ان کو بیچ دیں، نیلام کر لیں تو پیسہ بھی اور ریونیو بھی آ جائے گا، اس پر ڈیپارٹمنٹ بھی کام کر سکتا ہے، 2002 تا 2005 اور 2008 تک یہ سکریپ پڑا ہوا ہے، میری یہ عرض ہوگی اور یہ ریکویسٹ ہوگی، It should be referred to the Committee concerned for further-----

<u>Mr. Speaker:</u> ۔ ٹھیک ہے Ji, Shaukat Yousafzai Sahib, respond please.

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> سر، جہاں تک انہوں نے پہلا کوئسچن کیا ہے کہ جی لاگت بتائی گئی ہے، یہ کس چیز کی لاگت ہے؟ یہ وہ لاگت بتائی گئی ہے، خرچ نہیں ہوئی ہے، یہ جو ان کے پاس Unserviceable جو گاڑیاں ساتھ پڑی ہوئی ہیں، اس کا Estimate بتایا گیا ہے کہ اگر ہم اس کو قابل استعمال لائیں تو اس پر 23 لاکھ 40 ہزار روپے کا خرچہ آتا ہے، یہ پیسہ خرچ نہیں ہوا ہے، یہ صرف اس کی لاگت بتائی گئی ہے جو اس کے اوپر خرچ ہو سکتا ہے، یہ قابل استعمال بن سکتی ہیں، تو جو گاڑی قابل استعمال بن سکتی ہے وہ میرے خیال سے سکریپ میں دینا زیادتی ہوگی۔ جہاں تک انہوں نے دوسری بات کی کہ نیلام کیوں نہیں ہو رہی ہیں،

2002 سے گاڑیاں پڑی ہیں، سر! 2002 سے لیکر 2008 تک ایم ایم اے کی حکومت تھی، 2008 سے لیکر 2013 تک اے این پی کی حکومت تھی، اگر یہ نیلام ہی ہونی تھیں تو پھر یہ خود نیلام کر لیتے نا، لیکن اس کا مطلب ہے کہ وہ قابل استعمال ہو سکتی ہیں لیکن ظاہر ہے اس کے لئے فنڈ بھی درکار ہے، جو Estimate لگایا جا چکا ہے، 23 لاکھ 40 ہزار، ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ ہم ان کو قابل استعمال بنانا چاہتے ہیں لیکن ظاہر ہے آپ کو پتہ ہے، ڈیپارٹمنٹ میں فنڈ کا ایشو بھی آتا ہے، اس کی وجہ سے رکی ہوئی ہیں، یہ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو قابل استعمال لایا جائیگا، باقی جہاں تک ایک ایک چیز کی ڈیٹیل دی گئی ہے جناب سپیکر! میں آپ کو بتاؤں پہلے نمبر پر پشاور دیا گیا ہے، اگر آپ پشاور میں Interested ہیں تو پہلے نمبر پر ٹویٹا ڈبل کیبن گاڑی نمبر 1714 ماڈل نمبر 1994 اسی ٹویٹا ڈبل کیبن فلاں ماڈل یعنی اتنی زیادہ تفصیل دی گئی ہے کہ ماڈل بھی لکھا ہے، اس کا وہ بھی لکھا ہے، یہ گاڑی نمبر بھی لکھا ہے اور جگہ بھی بتائی گئی ہے، سب کچھ معلوم ہے، تو اس میں میرا خیال نہیں ہے کہ کوئی چیز ڈھکی چھپی ہے جس کی وجہ سے خوشدل خان صاحب بار بار ناراض ہو رہے ہیں اور ہمیں اس سے کوئی خوف بھی نہیں ہے، ہمیں اس سے کوئی ڈر بھی نہیں ہے، یہ کوسچن آپ کمیٹی میں بھی بھیجیں کہ آپ مجھے بتائیں، اگر آپ نیلام کرنا چاہتے ہیں، گورنمنٹ کو فائدہ ہوگا تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہوگا لیکن ایک چیز نیلام کے قابل ہو، اگر ایک چیز ہم قابل استعمال بنا سکتے ہیں تو میرے خیال سے اس کا نیلام نہیں ہونا چاہیئے۔ مہربانی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ رنگیز احمد پارلیمانی سیکرٹری ایگریکلچرل، یہ تو موجود ہیں، منسٹر صاحب نہیں ہیں لیکن وہ اس کے بعد کریں۔ جی رنگیز خان۔

<u>جناب رنگیز احمد (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں خوشدل خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں ان سے معذرت کرتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے کوسچن مجھے نہیں دیا تھا، چونکہ میرا فرسٹ ٹائم ہے، مجھے بھی پتہ نہیں تھا، ڈیپارٹمنٹ نے بھی مجھے اطلاع نہیں دی تھی، مجھے انفارم نہیں کیا تھا حالانکہ میں پچھلے دنوں خود اجلاس میں آیا تھا، سیکرٹری صاحب سے میں نے پوچھا کہ ایگریکلچر کے متعلق اگر کوئی کوسچن ہے لیکن آج چونکہ میں تھوڑا سا لیٹ آیا، ابھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے جو وہاں پر محترم صاحب بیٹھے تھے، انہوں نے مجھے ابھی یہ دیا ہے، میرے خیال میں بڑی ڈیٹیل کے ساتھ اس کا جواب اس میں موجود ہے لیکن اگر اس میں ایڈیشنل کوسچنز آتے رہے،

میرے خیال میں پورا دن لگے گا، میں خوشدل خان صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ اس کو پڑھ لیں، اس کے بعد بھی اگر کوئی کوئسچن ہے تو دوبارہ وہ کر سکتے ہیں۔ جی بہت بہت شکریہ۔

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، Rangez Ahmad Sahib! you are the Parliamentary Secretary of Agriculture، یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی بڑی ہی Negligence ہے، بڑی Negligence ہے کہ اگر منسٹر چھٹی پر تھا اور آپ پارلیمنٹری سیکرٹری کو وہ پہلے سے بتاتے، آپ کو بریف کرتے، آپ کو Fully prepared کرتے، پارلیمانی سیکرٹری کا کام ہی یہ ہے کہ اگر منسٹر نہیں ہے تو ہاؤس میں کوئسچنز کے جواب دینا، اس کے علاوہ پارلیمانی سیکرٹری کا دوسرا کوئی کام نہیں ہے، I am sorry کہ آپ خود بھی لیٹ آئے اور آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی بھی یہ Negligence ہے کہ ادھر منسٹر نہیں ہے اور ادھر ان کو پتہ ہوگا کہ منسٹر گاؤں میں ہے، چھٹی پر ہے، ہمیں جب منسٹر نے Application بھیجی ہے تو پھر ڈیپارٹمنٹ کو بھی پتہ ہونا چاہیئے، آپ کو Contact کر کے بروقت بھیجنا چاہیئے تھا، اگر آپ بروقت آ جاتے تو یہ ایشو کھڑا ہی نہ ہوتا، پلیز جو بھی پارلیمانی سیکرٹری ہے آئندہ محتاط رہیں اور وہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، اس بات کو آئندہ میں برداشت نہیں کروں گا، جن کے پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹرز نہیں ہیں وہ پارلیمانی سیکرٹریز کو Prepare کریں اور جو منسٹرز صاحبان ہیں، کوشش یہ کریں کہ انتہائی اشد مجبوری کے علاوہ اجلاس کے دوران جب ان کا خاص طور پر بزنس ہو وہ کوشش کریں، اگر شدید Severe emergency نہیں ہے تو وہ ہاؤس میں اپنی Presence کو Ensure کریں۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر، آپ کا میرے بارے میں جو بھی خیال ہو یا ہمارے ممبران صاحبان کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے بارے میں ہمارے تو بڑے اچھے خیالات ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: لیکن میں جو کہنا چاہتا ہوں، یہاں پر میں ہمیشہ آئین کے بارے میں اور قانون کی بالادستی کی بات کروں گا، اب آپ Mind کریں گے، آپ نے آئین کے تحت اوتھ لیا ہے اور آپ نے اس میں کہا ہے کہ میں آئین، قانون اور اسمبلی رولز کے مطابق کام کروں گا لیکن میں قسمیہ کہتا ہوں کہ آپ کام نہیں کر رہے ہیں، وقتاً فوقتاً ہم نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر دکھایا ہے، آپ کو عرض بھی

کی لیکن آپ نہیں مانتے، اب آپ نے یہ کیا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹریز جواب دے ، یہ آپ کی کتاب ہے، یہ لاگ بک آپ کے سیکرٹری ہیں، قابل ترین آدمی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سارے سیکرٹری اس میں مجھے بتائیں کہ اس میں پارلیمانی سیکرٹری مجھے جواب دے سکتا ہے، اس میں آپ مجھے یہ بتائیں کہ کوئی ایڈوائزر مجھے جواب دے سکتا ہے، اس میں آپ مجھے یہ بتائیں کہ معاون خصوصی جواب دے سکتا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ میں قانون اور آئین کے مطابق کام کرتا ہوں، آپ نے حلف بھی لیا ہے، اس میں مجھے بتادیں کہ آپ ان کو یہ کہتے ہیں، سیکرٹری سے میں کہتا ہوں کہ نہیں دے سکتے لیکن ہم خاموش ہوتے ہیں، صرف آپ کی عزت اور اس کرسی کے احترام پر ہم خاموش ہوتے ہیں، بار بار ہم اس بات کو بتاتے ہیں۔ سر، اب آتے ہیں، مجھے محترم منسٹر صاحب نے جواب دیا، یہ یوسفزئی صاحب نے پہلے انہوں نے جواب غلط دیا ہے، یہ کہتے ہیں کہ یہ جو ٹویٹا ڈبل کیبن کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ لاء درج ہے، تو کیا سوال پیدا ہوتا ہے؟ میں ان سے سوال کرتا ہوں، اسمبلی سے ہاؤس سے کہ 2019ء اکتوبر سے یہ گاڑی خراب کھڑی ہوئی ہے، انہوں نے دولاکھ پچاس ہزار ریٹ مقرر کیا ہے، تو اس کو مرمت نہیں کرنا ہے، کیا مطلب ہے؟ یہ Rusted ہو گی، اس کا جواب تو یہ ہے کہ انہوں نے اس گاڑی کو اکتوبر 2019 سے کھڑی کی ہوئی ہے، اس میں یہ متفرق خرابی ہے، اس میں Maintenance damage ہے، اس کی قیمت اور جو لاگت آتی ہے، دولاکھ پچاس، تو اکتوبر 2019 سے یہ کھڑی ہوئی ہے، یہ مجھے جواب دے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب! یہ ڈسکشن ہو گئی ہے، آپ چاہتے ہیں کہ یہ کمیٹی کو ریفر ہو، ایسا ہی ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u> جی ہاں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> سر! خوشدل خان صاحب اس پر خوش ہوتے ہیں تو ہم ان کو مزید خوش کرنا چاہتے ہیں، بھیج دیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the Question No. 10632 may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 10632 is referred to the concerned Committee. Question No. 10765, Mohtarma Naeema Kishwar Sahiba, last Question.

* 10765 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیابی آر ٹی منصوبہ مکمل ہوگیاہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تین ڈیپو چمکنی، ڈبگری اور حیات آباد مکمل ہوگئے ہیں، اگر نہیں تو کیوں، نیز کیا کمرشل پلازہ اور پارک اینڈ رائیڈ کی سہولت مکمل ہو گئی ہے، اگر نہیں تو کیوں، اس کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ) جواب وزیر بلدیات وقانون نے پڑھا: (الف) بی آر ٹی منصوبے کی معاہدے (Agreement) کے مطابق جزوی تکمیل ہو گئی ہے۔

(ب) بی آر ٹی کی ضروریات کے مطابق چمکنی ڈیپو پر تعمیراتی کام جزوی طور پر مکمل کر لیا گیاہے اور اس میں ماسٹر کنٹرول روم کام کر رہاہے، مزید برآں بسوں کی سروس / صفائی ستھرائی کے لئے واشنگ پلانٹ کی تنصیب بھی ہو چکی ہے اور یہ بھی کام کر رہے ہیں اور ٹرانس پشاور کمپنی بھی KPUMA بلڈنگ میں منتقل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ باقی دو عمارات میں ضرورت کے تحت بسوں کو سہولت مہیا کی جاسکتی ہے، تاہم سول ورک کا کچھ کام وہاں ہونا باقی ہے، کمرشل پلازہ اور پارک اینڈ رائیڈ قرضے کی مقرر کردہ میعاد میں ان شاء اللہ مکمل ہو جائیں گے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرا کوئسچن بہت پرانا ہے، بی آر ٹی کے حوالے سے لیکن ابھی مجھے جواب ملا ہے۔ (الف) کا مجھے جواب ملا ہے کہ جزوی تکمیل ہوئی ہے، دوسرے میں بھی ہے کہ تعمیراتی کام کا جزوی طور پر کام مکمل کیا گیا ہے۔ پھر لاسٹ میں بھی یہی جواب دیا گیا ہے کہ اس کے علاوہ باقی عمارت میں بھی ضرورت کے تحت بسوں کو سہولت مہیا کی گئی ہے، مطلب جزوی طور پر ابھی تک اس میں کام ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو وہ وہی Identical Question ہے جسے محترمہ نے کیا تھا، Same ہی ہے اور Almost

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، ان کا میرے خیال میں کچھ اور تھا، میں نے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا بھی نہیں تھا، بھئی گاڑیاں سکریپ ہوئی ہیں نہیں ہوئیں، کیا ہوا؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: ظاہر ہے بی آر ٹی Same ہی ہے، کوئی نئی بی آر ٹی میں نے نہیں بنائی، وہی ہے، وہی ہم پوچھ رہے ہیں کہ کب تک تکمیل ہو گی اور یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ابھی اس کی تکمیل ہو جائے گی، میرا کوئسچن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اور گاڑیوں کے جو مالکان ہیں، ان کے ساتھ پہلے ریٹ طے ہوا ہے، وہ اس سے پیچھے ہٹ گئے ہیں، اب Negotiations چل رہی ہیں ڈیپارٹمنٹ کی، اور ان گاڑیوں کے مالکان کے پیسوں کے اوپر بات چل رہی ہیں، جبکہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں تو جیسے وہ Negotiations complete ہوتی ہیں، میں نے ان کو یہ بھی کہا ہے، منسٹر صاحب کو ہدایات دی ہیں کہ اس کو Expedite کریں، گورنمنٹ کی کوشش یہی ہے کہ یہ Expedite ہو تاکہ یہ گاڑیاں ان روڈوں سے ہٹیں اور مسئلہ حل ہو جائے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری ریکویسٹ اس میں یہ تھی کہ اس میں جو کمرشل بلڈنگز تھیں، وہ بنیں یا نہیں بنیں اور وہ کب تک بنیں گی؟ اس پر کچھ کمرشل بلڈنگز بھی انہوں نے بنائی ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میرا دوسرا کوئسچن یہ تھا کہ آیا جو پراجیکٹ ذہن میں رکھا گیا تھا، یہ جو دوسرا پریشر ہے، وہ اس سے کم کر دے گا، جو شہر پر لوڈ ہے، آیا وہ کم ہوا یا اس سے اور بھی زیادہ لوگوں کو پریشانیاں اور مسئلے ہو گئے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و قانون): جی، شکریہ جناب سپیکر، اربوں روپے پشاور کے اوپر پہلی دفعہ کسی گورنمنٹ نے لگائے ہیں اور ڈیڑھ سے دو لاکھ افراد روزانہ اس سہولت کو استعمال کر رہے ہیں، آخر کوئی لوڈ کم ہوا ہی ہو گا اور وہ نظر بھی آتا ہے کہ لوڈ کم ہوا ہے، جیسے ہی یہ پرانی بسیں اور ویگنیں سکریپ کی جائیں گی، ان شاء اللہ صورتحال مزید بہتر ہو گی۔ جیسے ہی ہمارے جو سب روٹس ہیں جو بہت سارے نئے، ابھی ورسک روڈ کو ہم کھول رہے ہیں، ان کو بسیں دے رہے ہیں، آج میں اخبار میں پڑھ رہا تھا کہ دس بسیں پہنچ کر آئی ہیں اور بیس اگلے چند دنوں میں پہنچ رہی ہیں، سو ڈیڑھ سو بسیں اس میں اور Add ہوں گی، جہاں تک سول ورکس کا معاملہ ہے جناب سپیکر، بالکل جو ہماری بی آر ٹی ہے، وہ اس وقت بالکل سو فیصد Running condition میں آ گئی ہے، چند جگہوں پر سول ورکس رہتے ہیں، جو پرانے کنٹریکٹرز

تھے وہ ان ریٹس پر کام کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، ان کے خلاف جو بھی کارروائی کرنی تھی، نوٹسز دیئے تھے، ان کے کنٹریکٹس Resigned کر دیئے گئے ہیں، نئے کنٹریکٹرز کے ساتھ تقریباً وہی پرانے ریٹس کے اوپر تقریباً فائنل ہو گیا ہے، بہت جلد ان شاء اللہ کام شروع ہو جائے گا، ہماری کوشش ہے، وہ بار بار ڈیڈ لائن دے رہے ہیں، کوشش ہماری یہ ہے کہ جیسے ہی نئے کنٹریکٹس ہمارے سائن ہوں تو Maximum چھ مہینوں کے اندر ہم یہ جو سول ورکس ہیں، جو کمرشل پلازوں پر رہتے ہیں یا جہاں جہاں چھوٹے موٹے جو کام رہتے ہیں، ان کو مکمل کر کے اس کو سو فیصد مکمل کریں گے۔ جس طرح میں نے کہا ہے کہ پہلے یہ بہت بڑا ہمارے لئے خود چیلنج ہے، یہ ہماری Responsibility ہے، یہ Billion of rupees کا یہ پراجیکٹ ہے اور لوگوں کو سہولت دینے کے لئے خصوصی طور پر اس پراجیکٹ کو Feasible بنانے کے لئے اور یہ چیزیں جلد از جلد مکمل کرنا بہت ضروری ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی۔ نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> مطمئن ہوں سر۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

10260 _ <u>جناب عنایت اللہ:</u> کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اے ڈی پی سکیم نمبر 1037 کوڈ نمبر 170587 Up-gradation and strengthening of C&W road Khyber Pakhutukhwa کب منظور ہوئی؛

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک لاگت و خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) مذکورہ سکیم کن کن اضلاع میں منظور شدہ ہے اور ان کے لئے کتنی رقم مختص ہے، مدت تکمیل کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) مذکورہ سکیم کے لئے اس سال اے ڈی پی میں منظور شدہ رقم کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات):</u> (الف) مذکورہ سکیم 8 اکتوبر 2019ء کو پی ڈی ڈبلیو پی سے منظور ہوئی تھی۔

(ب) مذکورہ سکیم کے لئے 10 نومبر 2019ء کو 3055,399 ملین روپے منظور ہوئے تھے اور فروری 2021ء تک 916.627 ملین خرچ ہوئے ہیں، اس سال ٹوٹل ریلز 109.606 ملین ہوئے ہیں، اس سکیم کی فزیکل پروگریس 25 فیصد ہے۔

(ج) مذکورہ سکیم میں اے ڈی پی 21-2020ء کے لئے ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(د) مذکورہ سکیم کے لئے سال 21-2020ء میں 100.00 ملین مختص ہیں، مذکورہ سکیم کی اے ڈی پی 21-2020ء کے لئے ضلع وائز تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ آئٹم نمبر 3، Leave applications: جناب انور زیب خان صاحب آج کے لئے، جناب محب اللہ خان صاحب آج کے لئے، جناب ہدایت الرحمان صاحب آج کے لئے، جناب ارشد ایوب خان صاحب آج کے لئے، جناب امیر فرزند صاحب آج کے لئے، جناب فضل حکیم خان صاحب آج کے لئے، جناب مصور خان صاحب آج کے لئے، سید فخر جہاں صاحب آج کے لئے، حاجی انور حیات خان صاحب آج کے لئے، جناب سردار رنجیت سنگھ صاحب آج کے لئے، جناب ظہور شاکر صاحب آج کے لئے، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ آج کے لئے، جناب اعظم خان صاحب آج کے لئے، سردار محمد یوسف صاحب آج کے لئے، جناب ظاہر شاہ صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

<u>Mr. Speaker:</u> 'Privilege Motions': Mr. Nisar Ahmad, is he around? Not present. Waqar Khan Sahib!

<u>ایک رکن:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> دیتا ہوں، پوائنٹ آف آرڈر پر تھوڑا سا بزنس ختم کر کے یہ سارے پوائنٹس آف آرڈر لیتے ہیں۔

Waqar Khan Sahib, to please move his privilege motion No. 137, in the House.

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کے توسط سے اپنے استحقاق کی تحریک ایکسئین سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے سوات ڈویژن کے خلاف پیش کرتا ہوں اور وہ میں ذاتی طور پر محترم وزیر اعلیٰ صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے میں عوامی اسرار اور انتہائی ضرورت کی بنیاد پر کچھ روڈز کی منظوری دی تھی، اس سلسلے میں 29 مارچ 2021ء کو میں نے متعلقہ ایکسئین کے ساتھ ان کے

دفتر میں ملاقات کی تھی، اس دوران انہوں نے کہا کہ جب ان پراجیکٹس کی ابتداء کا وقت آئے گا تو ہم باقاعدہ طور پر آپ کو آگاہ کریں گے اور دعوت دیں گے، 10 اپریل کو ان تمام روڈز کا افتتاح ہوا اور مجھے اس سلسلے میں نہ کوئی اطلاع دی گئی اور نہ پروگرام میں ہمیں دعوت دی گئی۔

جناب سپیکر صاحب! یہ فنڈ صوبائی حکومت کا ہے اور اس اسمبلی نے اس کی منظوری دی ہے۔ اس کے علاوہ یہ پراجیکٹس حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مفاہمت کی بنیاد پر اس ایوان کے بحیثیت ممبر مجھے ملے تھے لیکن یہ میرا ایمان اور عقیدہ ہے کہ عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس نے ہمیں یہ عزت دی ہے، ہم پر بھی عوام نے اسی طرح اعتماد کیا جس طرح حکومتی پارٹی کے ممبران پر ان کے حلقے کے عوام نے کیا ہے، عزت واحترام کا پیمانہ سب کے لئے برابر ہونا چاہیئے لیکن مجھے بہت زیادہ افسوس اس غلط بیانی پر ہو رہا ہے کہ جو متعلقہ ایکسئین نے کی ہے، اگر وہ یہ کام نہیں کر سکتا تو پھر مجھے بولنے کی کیا ضرورت تھی، لہذا میری گزارش ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کر کے ایکسئین کو بلایا جائے اور ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ریاض خان صاحب، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو۔

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات):</u> جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ جو تحریک استحقاق آئی ہے، ہمارے انتہائی معزز ممبر پراونشل اسمبلی وقار خان صاحب کی ہے۔ اس طرح ہے کہ ایک تو یہ ایجنڈے پر بھی نہیں ہے اور دوسرا یہ کہ یہ Kindly ایجنڈا پر لے کر آئیں، میں ڈیپارٹمنٹ سے اس کی پوری تفصیل لے کر ان شاء اللہ اس پر بات کرونگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں اس کو ڈیفر کرتا ہوں نیکسٹ کے لئے اور ڈیپارٹمنٹ کو بھیجتا ہوں۔ وقار خان! اس کو ڈیفر کرتے ہیں، دیکھیں پریویلج اس وقت نہ دیا کریں، اس کے لئے دو تین دن کا ٹائم دے دیا کریں۔

<u>جناب لائق محمد خان:</u> جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیتا ہوں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر دیتا ہوں، لائق خان کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب لائق محمد خان:</u> سر! جس طرح وہ ایم پی اے منسٹر بنا ہے، اس طرح یہ بھی ایم پی اے ہے، اس کو اس کی حمایت کرنی چاہیئے تھی، وہ ہمارا چھوٹا بھائی ہے، اچھا آدمی ہے لیکن اس طرح نہیں ہے کہ آپ کی دی ہوئی چیز پر اعتراض کرے، یہ کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! جس وقت کسی کا پریویلج Breach ہوتا ہے تو وہ اس وقت لا سکتا ہے، یہ کیا بات ہوئی؟

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر! یہ تو جس وقت Breach ہوگا، اس وقت لائی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات صحیح ہے، ویسے Breach ہوا ہے، تو اس وقت یہ آ سکتی ہے، کیوں اکبر ایوب صاحب! منسٹر ریاض خان صاحب سے جواب لے لیں۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دو منٹ کے لئے ٹھہریں نا، وقار خان۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات وقانون): جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے، بات سنیں، یہ ان کا پریویلج ہے۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! وقار خان یا اس اسمبلی کا کوئی اور معزز رکن اسمبلی ہمارے لئے سب ایک جیسے یہاں پر ممبرز ہیں، ان کی عزت پر اور استحقاق پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Agree کریں تو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔

وزیر بلدیات وقانون: لیکن یہاں پر اس طرح ہے کہ جواب تو آنے دیں، ایک طرف تو میں نے سنا ہے، دوسری طرف کی بات تو سنیں نا، ہم یہاں پر جو بھی بات۔۔۔۔۔

(شور)

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:: نہیں، جناب سپیکر! میں۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ تو سیدھا سیدھا کمیٹی میں جانا چاہیئے، اس کا موقف کمیٹی میں سنیں گے نا۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم! میں نے تو یہ بات کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: غلطی، میری عرض سنیں، منسٹر صاحب! ایک منٹ۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب! میری اگر ڈیپارٹمنٹ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، غلطی ہمارے سیکرٹریٹ کی ہے، ایک منٹ جی، غلطی ہمارے سیکرٹریٹ کی ہے، آج ہی یہ انہوں نے دی ہے، آج ہی وہ ایجنڈے پر لے آئے، سیکرٹریٹ کا یہ کام تھا کہ کنسرنڈ محکمے کو بتا

دیتے تاکہ وہ منسٹر کو کوئی جواب دیتے، انہوں نے کنسرنڈ محکمے کو بھی نہیں بتایا،اس لئے یہ غلطی ہم اپنے سر لیتے ہیں اور اپنے سیکرٹریٹ کی غلطی ہے، اس طرح آئندہ کوئی چیز، اور میں اس پر انسٹرکشنز دیتا ہوں کہ آئندہ ایسی کوئی چیز میرے سامنے جو بھی لائے گا تو پھر وہ خود ذمہ دار ہو گا، وہ ایم پی ایز میرے پاس آتے ہیں، میں Refer کرتا ہوں، سیکرٹری صاحب! اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ ابھی لے آؤ، اس کا مطلب ہوتا ہے کہ جتنی جلدی Possible ہے لے آئیں لیکن اس کا جواب تو محکمے سے لیا جائے تاکہ اصل واقعہ کیا ہوا ہے ؟اس لحاظ سے منسٹر صاحب ٹھیک کہتے ہیں۔ جی وقار خان!

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے اس ایشو کو ختم ہونے دیں، وقار خان پہلے بات کر لیں، جی وقار خان!

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جناب سپیکر صاحب! یہ جو واقعہ ہے، میں نے اس میں خلفاً بیان کیا ہوا ہے، میں نے جھوٹ نہیں بولا، منسٹر صاحب کو چاہیئے کہ یہ اس کمیٹی کو ریفر کیا جائے، اگر میں نے جھوٹ بولا تو میں ذمہ دار ہوں، آپ جو سزا دیں، مجھے بحیثیت ایم پی اے، لیکن یہ تو میری بات کا وہ نہیں ہوا کہ میں یہاں پر پریویلج موشن موؤ کروں، باقی یہاں پر جو بھی پریویلج موشن آتی ہے، آناً فاناً کمیٹی کو چلی جاتی ہے، میری یہ دوسرا پریویلج ہے، روڈز کے حوالے سے لیکن میری یہ ریکویسٹ ہے، ورنہ میں پھر واک آؤٹ کرونگا، سر! یہ میرے ساتھ ناانصافی ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکبر ایوب صاحب!

<u>جناب وقار احمد خان:</u> کیونکہ میں لاتا ہوں اور آپ بار بار۔۔۔۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات وقانون):</u> وقار خان ہمارے ہاؤس کے آنریبل ممبر ہیں، وہ اپنی جگہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ جو بھی ہوا ہے، سیکرٹریٹ سے غلطی ہو گئی لیکن وقار خان دو تین دن دے دیں، اگلے اس میں آجائے گی، ضروری ہوتا ہے کہ اس آفیسر سے جواب لینا، بھائی، یہ آپ کے اوپر الزام لگا ہے، آپ اس کا اپنا جواب دیں اور پھر اس کا جواب جس طرح آپ کی کمپلینٹ جائے گی، ہم ان شاء اللہ سب مل کر اس پریویلج موشن کو ایڈمٹ کریں گے، پھر کمیٹی کے اندر پورا ریکارڈ جائے گا ورنہ وہ کل کہے گا کہ مجھے تو جواب کا موقع ہی نہیں دیا گیا، مجھ سے تو کسی نے پوچھا ہی نہیں، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ دو تین دن دے دیں، جمعہ والے دن جو اجلاس ہو، اس کو ایجنڈے میں شامل کر لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت خان صاحب! عنایت خان نے ٹائم لیا ہے۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اس پر دو باتیں کرنا چاہتا ہوں، میں اس پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں، میں آپ کی توجہ اس پر چاہتا ہوں۔ دو چیزیں ہیں، ایک Overall Specially یہ پریولج موشنز جو ہیں وہ اب اس اسمبلی کے اندر بہت زیادہ آرہی ہیں، میں پچھلی دو اسمبلیوں کا حصہ رہ چکا ہوں لیکن میں نے کسی بھی اسمبلی کے اندر اتنی پریولج موشنز نہیں دیکھی ہیں جتنی پریولج موشنز اس اسمبلی کے اندر آرہی ہیں، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ آفیسر کا Attitude non responsive ہے، وہ موبائل فون بھی نہیں اٹھاتے ہیں، Land line پر بھی ریسپانس نہیں دیتے ہیں، دفتر میں بھی جاتے ہیں تو ریسپانس نہیں دیتے، میں تو As a policy کبھی پریولج موشن نہیں لاؤنگا، میں کبھی بھی کسی آفیسر کے خلاف پریولج موشن نہیں لاؤنگا، نہ کسی کے ساتھ لارہا ہوں لیکن Generally جو ممبران میں دیکھتا ہوں تو ہر روز آپ کی ٹریژری بنچز کے ممبران کی پریولج موشنز آتی ہیں، یعنی میں نے کبھی بہت شاذ ونادر ہی دیکھا ہے کہ ٹریژری ممبران کی پریولج موشنز آتی ہیں، اس لئے یہ آپ کی Responsibility ہے کہ آپ ایک حکومتی مشینری جس کو پولیس کے لیول پر آئی جی ہیڈ کرتے ہیں اور سول ایڈمنسٹریشن کے لیول پر اس کو چیف سیکرٹری ہیڈ کرتے ہیں، ان کو بتادیں، ان دونوں ہیڈز کو بتادیں کہ اپنے ماتحت افسران کو انسٹرکشنز ایشو کریں کہ تھوڑا Responsive ہوں۔ دیکھیں جب ممبر کو ریسپانس ملتا ہے، کام ہوتا ہے یا نہیں لیکن ریسپانس ملتا ہے تو اس کا کوئی Grievance نہیں ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی پچھلے دنوں آپ کی توجہ مبذول کروائی تھی کہ اس لاء کے اندر یہ میری نظر میں یہ کچھ Toothless law ہے، یہ Law effective law نہیں ہے، یہ اگر Effective law بنے گا تو میرا خیال ہے کہ آگے پھر پریولج موشن لانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ یہ دونوں پوائنٹس کافی عرصے سے میرے ذہن کے اندر تھے، میں نے کہا کہ آپ کے گوش گزار کروں، میں سمجھتا ہوں کہ اس پر چونکہ آپ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں تو آپ اس پر کچھ کریں، یہ روزانہ پریولج موشن لانا، یہ سچی بات ہے کہ ہمارے لئے بھی مناسب نہیں ہے، ہمیں بھی زیب نہیں دیتا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بالکل میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ بہت زیادہ پریولج موشنز آرہی ہیں، ٹریژری بنچز سے بھی آرہی ہیں، ان شاء اللہ اس پر ہم بیٹھ کر گورنمنٹ سے بات کرتے ہیں تاکہ اس کا حل نکالیں۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، شکریہ۔ ما وختی هم حکومت ته ریکویسټ اوکړو چې زما خیال دا دے د حکومت ذمه داری سیوا ده، ذمه داری ئے ځکه سیوا ده چې اختیار د حکومت دے او ریاض خان حقیقت دا دے چې ډیر زیات ښه دے، زما خیال دا دے چې په دې اپوزیشن ممبرانو کښې به شاید Responsive ماته نشته پته خو د یو ممبر به داسې څه شکایت نه وی د ریاض خان په حواله چې د هغه نه به چرته خدائے مه کړه یو ممبر ته شکایت وی، بهرحال دا چې په ایجنډا باندې هم راغلو او دلته دا رویه موجود ده، دلته آئی جی صاحب نن راغلے دے خو زه اراداتاً دا خبره په پښتو کښې کوم په اردو کښې ئے نه کوم ځکه چې هغه په پښتو نه پوهیږی نو زه ئے په پښتو کښې کوم۔ جناب سپیکر! حقیقت هم دا دے چې دا پارلیمان دے، دا اسمبلی ده، دا سپریم اداره ده، د دې ممبران چې دی دا که د حکومت سره تعلق ساتی او که دا د اپوزیشن سره تعلق ساتی، پرون ما کتل چې د حکومت د طرف نه، تاسو نن دا ریکارډ رواخلئ، په دې تیر دوه نیمو کالو کښې چې څومره پریویلج موشنز راغلی دی، دا هم په ریکارډ ده، څنګه چې عنایت الله خان خبره اوکړه، زما دې اسمبلئ کښې دریم Tenure دے خو دا ریکارډ تاسو راواخلئ، ما به په یو آفیسر باندې تحریک استحقاق نه وی جمع کړے، د هغې هر ګز دا مطلب نه دے چې ګنی هغوی زمونږه استحقاق مجروحه کوی خو چونکه د اسمبلئ ممبران په خپلو کښې یا پکار دا ده، زه به د ریاض خان نه دا ریکویسټ کوم چې دا په ایجنډا هم راغلی دی، بیخی مونږ د افسرانو مخالفت هیڅوک نه کوی خو دا افسران به دې ته کښېنول غواړی، دلته چې د ډیپارټمنټ نه جواب راشی، پرون یو جواب راغلے وو چې د دې صحیح جواب به پیسکو ورکوی، دا جواب به زه په اسمبلئ کښې کوم؟ ډیپارټمنټ له پکار دی چې د پیسکو نه هغوی جواب واخلی او دې ډیپارټمنټ کښې اووائی، دلته آئی جی صاحب راغلے دے، مونږ به په لاء اینډ آرډر باندې خبره کوؤ څو څو وارې تاسو خبره اوکړه، تاسو دا تپوس اوکړو، د دې ټول هاؤس نه تاسو خو تپوس اوکړو چې کوم سړے آئی جی ته ټیلفون اوکړی، دے ورسره خبرې څنګه کوی، هغه حال د بیانولو دے، دے ریسپانس څنګه ورکوی، هغه حال د بیانولو دے-----

جناب سپیکر: آئی جی صاحب کو پشتو شاید نہ آتی ہو۔

جناب سردار حسین: جی!

جناب سپیکر: آئی جی صاحب کو شاید پشتو نہ آتی ہو، آپ اردو میں بات کر لیں۔

جناب سردار حسین: نہیں نہیں، میں صرف اشارا تا۔ میں نے خود ان سے ٹیلفون پر بات کی ہے، ہفتہ پہلے، دس دن پہلے، انہوں نے مجھے جس طرح جواب دیا ہے، میں نے اپنے لئے یہ مناسب سمجھا کہ میں خاموش ہو جاؤں، کیوں یہ اس صوبے کا ملازم نہیں ہے؟ اس صوبے کا تنخواہ دار نہیں ہے؟ یہ Responsible نہیں ہے؟ یہ ہمیں جواب دہ نہیں ہے؟ یہ عوام کو جواب دہ نہیں ہے؟ جناب سپیکر! اس کو سمجھنا چاہیئے کہ یہاں پر کوئی Criminal نہیں ہے، کوئی سمگلر نہیں ہے، کوئی ایسے لوگ نہیں ہیں کہ جو Out of the way, out of the law بات کریں گے لیکن آپ ان کے آفس میں جائیں، ممبران گھنٹہ گھنٹہ انتظار کرتے ہیں، آپ جائیں، ان کے آفس میں ان سے ملیں وہ جس انداز میں آپ سے بات کریں گے، اس طرح لگ رہا ہے کہ یہ چیف آف دی آرمی سٹاف ہوں، ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ آئی جی ہیں، اس طرح جتنے بھی ہمارے آفیسر ز ہیں جناب سپیکر! جتنے بھی ہمارے آفیسر ز ہیں، ان کو ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ ممبروں کے، اب وقار خان ہمارے اے این پی کے ایم پی اے ہیں، اب اس کے حلقے میں افتتاح ہو رہا ہے، آیا ان کی موجودگی ضروری نہیں ہے، یہ ان کا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے؟ میں یہی ریکویسٹ کرتا ہوں، آپ سے بھی اور تمام منسٹر ز سے بھی کہ ذرا شفقت سے، ذرا فراخدلی سے، ذرا کھلے دل سے، بھائی، آپ لوگ تو دعوی کرتے ہیں کہ آئندہ بھی آپ لوگوں کی حکومت ہو گی، اب اگر آئندہ بھی آپ لوگوں کی حکومت ہے تو آپ لوگ اپنے رویئے پر نظر ثانی کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو بابک صاحب، اس پوائنٹ سے تھوڑا آگے چلتے ہیں۔ جی وقار خان کے فیصلے کا کیا ہوا؟

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب! اس طرح ہے، میں نے تو بات کی ہے، میں نے آپ کو یہاں پر Surety اس بات کی دی ہے کہ اس ہاؤس میں جس طرح بابک صاحب نے کہا ہے کہ ٹریژری بنچ سے ہو یا اپوزیشن سے ہو، اس کی عزت پر، وقار پر، استحاق پر کوئی Compromise نہیں، میں نے یہ بات کب کہی ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر پریویلج موشن کو کمیٹی میں جانے دیں؟

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: میں نے، ایجنڈے پر آنے کا مقصد صرف اس بات کا ہے، جان خلاصی میں نے نہیں کرنی ہے، ان سے میں نے صرف یہ کہنا ہے کہ ایک طرف کی بات ہم نے یہاں پر سنی ہے، اب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جس کے خلاف یہ استحقاق جمع کیا گیا ہے، اس کا صرف جواب آنے دیں۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! Friday تک کر دیتے ہیں تاکہ جواب آ جائے۔

جناب سردار حسین: نہیں۔

جناب سپیکر: سوال بھیجے گئے ہیں، ہم پھر بھی پر یویلج لیکن جواب تو آ جائے۔

وزیر بلدیات و قانون: نہیں، پر یویلج ہے لیکن اس کا جواب آنے دیں۔

جناب سپیکر: جو طریقہ کار ہے وہ پورا کر لیتے ہیں کیونکہ یہ غلطی ہماری ہے، ہمیں اس پر معاف کریں، ہمیں لانی ہی نہیں چاہیئے تھی۔

وزیر بلدیات و قانون: جواب آنے دیں، ہم اس پر پھر بات کریں گے۔

جناب سپیکر: اس کو Friday پر لے آتے ہیں اور تب تک یہ جواب لے لیں، ہم نے اپنی غلطی مان لی ہے نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، آگے رمضان ہے۔

جناب سپیکر: اجلاس رمضان میں جاری رہے گا، وقار خان! ٹھیک ہے۔

جناب وقار احمد خان: جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، منسٹر ریاض خان صاحب! Friday تک جواب لائیں اور ان کو دیں، میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Adjournment motions: Item No. 6. Mr. Ikhtiar Wali, MPA, to please move his adjournment motion No, 273, in the House.

اختیار ولی صاحب ہیں؟ جی اختیار ولی صاحب!

جناب اختیار ولی: سر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، آنریبل سپیکر صاحب! ایک تو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے، پہلے اس کی ریکویسٹ کرونگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بعد میں، ابھی پہلے ایجنڈا ختم کرنا ہے۔

جناب اختیار ولی: ٹائم لینا ہے، میں ایجنڈے پر آ جاؤنگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بعد میں ٹائم دونگا، سب کو دونگا لیکن پہلے ایجنڈا، 'آرڈر آف دی ڈے' کمپلیٹ کر لیں۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک نہایت ہی اہم سنگین نوعیت کا مسئلہ جو ہمارے امن امان کا ہے، قتل و غارت گری کا ہے، منشیات فروشی کا ہے، اس کی طرف میں مبذول کرانا چاہتا ہوں اور بحث کی اجازت چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت فرمائیں تو۔

جناب سپیکر: آپ پورا پڑھ لیں نا۔

جناب اختیار ولی: میں ڈیٹیل میں اس پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بحث ابھی نہیں ہوگی، آپ پڑھیں، پہلے اس کو ایڈمٹ کرنا ہے، اس کا ایک پروسیجر ہے، ابھی آپ یہ سارا پڑھیں۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر! گزشتہ سال 2021ء کی پہلی سہ ماہی میں ان تین مہینوں میں کم و بیش کوئی قتل و اقدام قتل کے 183 واقعات ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب! اس کو پڑھیں، آپ نے ایڈجرنمنٹ موشن دی ہوئی ہے، لاء کے مطابق چلیں۔

جناب اختیار ولی: سر! وہ مجھے زبانی یاد ہے، میں اس طرح آپ کو سنا رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نا، ایسا نہیں، جو لکھا ہوا ہے وہی پڑھیں کیونکہ یہ چیزیں ریکارڈ ہو رہی ہیں۔

جناب اختیار ولی: جی ٹھیک ہے۔ سال 2021ء کی پہلے سہ ماہی کے دوران صوبہ خیبر پختونخوا میں عموماً اور پھر ضلع پشاور میں خصوصاً امن و امان لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال انتہائی سنگین اور بہت ہی زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے، سرکاری اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی رپورٹس کے مطابق صرف پچھلے تین ماہ کے دوران پشاور میں 183 قتل اور اقدام قتل کے واقعات رونما ہوئے جن میں 72 افراد قتل اور ایک سو گیارہ افراد شدید زخمی ہو گئے ہیں، لوگوں کے کیسز مختلف تھانوں میں رپورٹ ہو چکے ہیں، جناب سپیکر! جرائم کی یہ شرح جو ہے، یہ بڑھتی جا رہی ہے، اس میں اغواء برائے تاوان کے 13 کیسز ہو چکے ہیں اور جنسی

ہراسانی کے تقریباً13واقعات ہو چکے ہیں، شدید زخمی 11 اور گاڑیوں کی چوری تقریباً47 گاڑیاں چوری ہو چکی ہیں، لوگ اس سے محروم ہو چکے ہیں، منشیات فروشوں کے جو کیسز ہیں، اس میں بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو اس کو آگے ہم بحث کیلئے لے جائیں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اختیار ولی صاحب! آپ کچھ پڑھ رہے ہیں اور میرے پاس کچھ اور ہے، اس کا کون فیصلہ کریگا؟

<u>جناب اختیار ولی</u>: Sir, I don't know، آپ کے پاس کیا ہے؟ لیکن میرے پاس جو ہے وہ یہی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اختیار ولی صاحب! کچھ منشیات اور کچھ اور، میرے پاس تو اس کے اندر منشیات والی چیزیں کوئی نہیں ہیں۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اختیار ولی صاحب! ایک منٹ۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: میں دوبارہ پڑھ کے سناؤں گا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ، ایک منٹ، ذرا ہمیں پہلے اپنا ریکارڈ دیکھنے دیں کہ یہاں پر کیا ہے؟ سیکرٹری صاحب! آپ مجھے دکھائیں کہ وہ منشیات کی بات کر رہے ہیں، اس میں منشیات کا ذکر نہیں ہے جو میرے پاس ہے، سو وہ ان کے پاس ہے، یہ کاپی ان کے پاس ہے۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: سر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان کے پاس یہ کاپی نہیں ہے۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: سر! میں آپ کو وہی سنا دیتا ہوں جو آپ کے پاس پڑی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کے پاس کچھ اور ہے، آپ کی اوریجنل ہمارے پاس یہاں پر جمع ہو گئی ہے یا انہوں نے غلطی کی ہے، اگر غلطی ہمارے سیکرٹریٹ کی ہے، ری ڈرافٹنگ کی تو سیکرٹری صاحب! اس کی انکوائری کریں اور جس کی غلطی ہے، اسے میرے سامنے پیش کریں، اس کی اوریجنل کاپی چیک کریں جو اختیار ولی صاحب نے دی تھی اور یہ جو میرے سامنے رکھی گئی ہے، ہمارے ریکارڈ میں ہو گی اور جو کاپی اختیار ولی صاحب کی ایڈمٹ ہوئی ہے وہ پڑھیں، یہ کاپی ان کو دیں نا۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: جناب سپیکر صاحب! میرے پاس وہ کاپی آگئی ہے جو آپ کے پاس ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں پڑھیں، باقی ویسے بات کریں۔

جناب اختیار ولی: ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو اوریجنل کا پی ایڈمٹ ہے۔

جناب اختیار ولی: میں اس کو دوبارہ پڑھ لیتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس سے ایک لفظ آگے پیچھے نہ ہو۔

جناب اختیار ولی: سر، رائیٹ۔اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس کو انکوائر کرونگا، میں اس کو چیک کرتا ہوں کہ یہ دونوں ان کی ایک ہی ہیں۔

جناب اختیار ولی: میں اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم اور سنگین نوعیت کے مسئلے پر فوری بحث کی اجازت چاہتا ہوں، سال 2021ء کی پہلے سہ ماہی میں اس دوران صوبہ خیبر پختونخوا میں عموماً اور ضلع پشاور میں بالخصوص امن و امان لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال انتہائی سنگین اور بہت ہی زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے، سرکاری اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی رپورٹ کے مطابق صرف پچھلے تین ماہ کے دوران پشاور میں 183 قتل اور اقدام قتل کے واقعات رونما ہوئے ہیں جس میں 72 افراد قتل اور ایک سو گیارہ افراد شدید زخمی ہو چکے ہیں، لوگوں کے کیسز مختلف تھانوں میں رپورٹس ہوئے ہیں، رپورٹ میں اغواء برائے تاوان اور جنسی زیادتی کے تیرہ، تیرہ واقعات جب کہ 39 مالکان گاڑیوں سے محروم ہو چکے ہیں، 47 موٹر سائیکلیں چوری ہونے کی رپورٹس ہیں اور اس رپورٹ میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ پشاور میں اغواء برائے تاوان کے مسلسل واقعات بھی ہو رہے ہیں، امن و امان کی اس بگڑتی صورتحال پر اس معزز ایوان میں فوری بحث کی اجازت دی جائے اور اس سنگین اور مفاد عامہ کے اہم مسئلے کا حل نکالا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر، شوکت یوسفزئی صاحب کرینگے یا اکبر ایوب صاحب؟ کیونکہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر! یہ تو امن وامان کے حوالے سے بحث کرنا چاہتے ہیں، اسمبلی میں تو ہم اس کیلئے تیار ہیں، کوئی ایشو نہیں ہے کہ ایڈمٹ کر لیں، اس پر بحث ہو جائے گی کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ بالکل اس پر بحث ہو۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات وقانون: شکریہ جناب سپیکر! بار بار امن وامان کے حوالے سے کوئسچنز آتے ہیں، آج ہمارے آنریبل انسپکٹر جنرل آف پولیس کے پی، وہ بھی یہاں موجود ہیں، بالکل ہم اس کے اوپر بحث کرنے کیلئے تیار ہیں۔ جناب سپیکر! سیشن سے پہلے میں نے آئی جی پی صاحب سے ملاقات کی، انہوں نے یہ بھی آفر کی ہے کہ بھئی آپ یہاں پر سب کو اکٹھا کرلیں اور مجھ سے جو سوال کرنا ہے، لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں، میں اس کا جواب دینے کیلئے تیار ہوں، بلکہ وہ تو اسمبلی کے اندر وہ قانون ہمیں اجازت نہیں دیتا، آپ کی موجودگی میں بات ہوئی ہے، He has been so kind، جناب سپیکر! اس آفر کو بھی You should consider that کہ اسمبلی کے اندر ہم اختیار ولی خان کے سوالوں کے جواب دینگے، ڈیٹیل میں دینگے لیکن اگر اپوزیشن بنچز یا ٹریژری بنچز میں جو بھی چاہتے ہیں، ایک دن، آپ سے میری Suggestion ہوگی، مختص کریں تاکہ ادھر کسی ہال میں بیٹھ کر پولیس سے تفصیل میں اپنے سوال و جواب کریں، بہت ساری چیزیں ہوتی ہیں جو ایک Closed door meeting کے اندر ان کو کافی حد تک تسلی ہو جائیگی کہ کیا کیا چیلنجز ہیں اور کس طریقے سے اور کن مشکلات میں اور کم وسائل میں رہ کر پولیس ان چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو آئی جی پی صاحب! آج آپ ہاؤس میں یہاں پر تشریف لائے ہیں، ہماری آپ سے بات چیت ہوئی، کچھ منسٹرز صاحبان بھی تھے، اکبر ایوب صاحب! اس دن کا جو واقعہ ہوا تھا، جس میں کوئی پولیس کی نمائندگی نہیں تھی، آئی جی پی صاحب نے فوراً اس کا نوٹس لیا، اس کو سسپنڈ کیا اور جو ہمارا ایک سیکورٹی گارڈ ہے وہ بھی اس میں ملوث ہے، اس نے پولیس کے آفیسر کو مس گائیڈ کیا حالانکہ سیکورٹی گارڈ کا کیا کام ہے، کسی کو مشورہ دینا یا مس گائیڈ کرنا، ہم نے بھی اپنے بندے کو سسپنڈ کیا ہے سیکورٹی گارڈ کو اور انہوں نے بھی اپنے آفیسر کو سسپنڈ کیا ہے، یہ اپنی کارروائی کر رہے ہیں، ہم اپنی کارروائی کرینگے، بہرکیف انہوں نے یہ آفر کی ہے کہ آپ ٹائم رکھیں اور جو بھی ہو، اس میں اسمبلی ہو یا کسی بھی جگہ پر ہال کے اندر اور پھر آئی جی پی صاحب آکر لاء اینڈ آرڈر کے اوپر آپ کے سارے سوالوں کے جوابات دینگے۔

The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion.

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا صبر کریں، ابھی بعد میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرلیں، ٹائم دیتا ہوں نا، ایک منٹ مجھے 'آرڈر آف دی ڈے' کمپلیٹ کرنے دیں، میں پوائنٹ آف آرڈر میں پھنس گیا تو یہ رہ جائیگا۔ آئی جی پی صاحب ادھر بعد میں تعریف کر دیں گے، میں نے بھی تعریف کر دی ہے، تھوڑی دیر بعد آپ بھی کریں۔ (قہقہہ) میں آپ کو موقع دونگا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Waqar Ahmad Khan, call attention No. 1623.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حیات آباد پشاور میں سٹریٹ کرائمز، چوری کی وارداتوں اور منشیات فروشی کے پھیلاؤ میں ہر روز اضافہ ہوتا ہے، کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن اس بستی میں یہ جرائم نہ ہوں، سیف سٹی پراجیکٹ کی وجہ سے ان جرائم میں کافی حد تک یہ کمی آئی تھی لیکن ان جرائم نے کل پھر ایک سنگین صورتحال اختیار کی ہے اور لوگ عدم تحفظ کا شکار ہے، لہذا میری گزارش ہے کہ حکومت اس مسئلے کے حل کیلئے بھرپور اقدامات اٹھائے اور نہ صرف حیات آباد بلکہ پورے پشاور شہر میں جرائم سے ہنگامی بنیادوں پر لوگوں کے تحفظ کو یقینی بنائے۔

جناب سپیکر صاحب! حیات آباد میں سیف سٹی پراجیکٹ چل رہا تھا، پائلٹ پراجیکٹ تھا، ستمبر 2019ء میں وہ وائنڈاپ ہوگیا ہے، اس وقت تک کافی حالات بہتر تھے، اب آپ یقین جانیں سر، شام کے بعد کوئی گھر سے باہر بھی نہیں نکل سکتا، ہر گلی میں ہیروئنچی بیٹھے ہوئے ہیں، آئس بیچتے ہیں، وہاں پر ان کے جو ایجنٹس ہیں وہ ہر جگہ انہوں نے پوائنٹس بازاروں میں بنائے ہوئے ہیں، پوری رات وہ گشت کرتے رہتے ہیں، سٹریٹ کرائمز بھی ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! جب میں نے پی ڈی اے سے رابطہ قائم کیا کہ یہ سیف سٹی پراجیکٹ آپ نے بند کیوں کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے ڈومین میں نہیں آتا اور پولیس ڈیپارٹمنٹ نے 14 ارب روپے کی لاگت سے سیف سٹی پشاور کے نام سے ایک پروگرام لانچ کیا ہے جس میں حیات بھی شامل ہے لیکن میرے خیال میں حیات آباد یاغستان بن گیا ہے، وہ اس پشاور کا حصہ نہیں ہے، وہاں پر ہیروئنچی اتنے زیادہ ہیں کہ آپ اندازہ نہیں سکتے، ہر گھر کے سامنے قطاریں لگی ہوتی ہیں۔

Mr. Speaker: Who will respond? Shaukat Yousafzai.

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں۔۔۔۔۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب کو سنیں نا، نگہت بی بی! آپ نے ہر پوائنٹ پر بات لازمی کرنی ہے، اب ان کا پوائنٹ ہے، منسٹر کو وقار خان کا جواب دینے دیں، ٹائم بھی بچائیں، آگے بھی چلیں، آپ کا اوریجنل پوائنٹ آف آرڈر رہتا ہے، ابھی میں وہ بعد میں دوں گا۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: شکریہ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہر بات پر کھڑے ہو کر نہیں کرنا چاہیئے نا۔ جی وقار خان صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: یہ امن وامان کے حوالے سے ہے، منشیات کے حوالے سے ہے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ نے کال اٹینشن دیا ہوا ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: اچھا، اس کا جواب دے دیتے ہیں تو پھر آپ جو بھی کہیں وہ کر دیں گے، اس کا جواب تو دینے دیں نا۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: اچھا، اس کا جواب تو دینے دیں، وقار خان! آپ یا تو ان سے کرائیں یا آپ اپنی بات خود کریں نا، آپ دوسروں کی طرف اشارے کرتے ہیں، اس کی بھی سنیں، آپ نے جو سنا ہے، اس کا جواب تو لے لیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: نہیں، آپ تو سن لے لیں نا، شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: ایک جو انہوں نے بات کی ہے وہ بالکل اختیار ولی صاحب کی جو تحریک التواء ہے، اس سے ملتی جلتی ہے، کرائمز کے حوالے بات کی گئی، وہ سارے اس میں Cover ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: اس میں یہ ساری چیزیں ڈسکس ہو جائیں گی جو لاء اینڈ آرڈر میں ہیں۔
وزیر محنت وافرادی قوت: انہوں نے منشیات کے حوالے سے بات کی، بڑی مقدار میں منشیات جو ہیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ خواتین ذرا بیٹھیں، آپ لاء اینڈ آرڈر کی بات کرنا چاہتی ہیں۔
وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں، یہ کیوں ڈسٹرب کر رہی ہیں؟
جناب سپیکر: وہ ایڈمٹ ہو چکی ہے، نگہت بی بی، پلیز، اس پر بحث ہو جائیگی نا، ابھی آپ نے کیا کرنا ہے؟ چلیں بولیں، نگہت بی بی، بولو، کوئی نئی بات کرنی ہو تو چلیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میں بات نہیں کرونگی۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی بولیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ اس لئے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: اب بولیں نا۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! بات سنیں، جب ایک بات ہوتی ہے، ہم گلی کوچوں میں پھرنے والے لوگ ہیں، ہم لوگوں سے رابطہ کرتے ہیں، اس بات پر اگر آپ کو یاد ہو تو میں کئی دفعہ بات کر چکی ہوں، آپ نے رولنگ دی تھی کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے اور وہ کمیٹی جو ہے، عائشہ نعیم صاحبہ نے اکبر ایوب صاحب کو نام دے دیئے تھے لیکن آج ایک سال گزر چکا۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ وہ منشیات والی بات کر رہی ہیں، منشیات والی کمیٹی جو ہے؟
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی منشیات پر بات کر رہی ہوں، وہ کمیٹی ابھی تک اناؤنس بھی نہیں ہوئی ہے، نہ اس نے اپنا کام کیا ہے جناب سپیکر صاحب! اس لئے میں بار بار اٹھتی ہوں کہ مجھے میرے بچوں کی فکر ہے جو ہر وقت وہ حیات آباد پل کے نیچے سگریٹ نوشی کر رہے ہوتے ہیں، اس لئے میں بار بار اٹھتی ہوں کہ مجھے اپنے صوبے کی فکر ہے، مجھے اپنے لوگوں کی فکر ہے، آپ جو خواتین کہتے ہیں، We are the Members of this Parliament, we are not khawateen، ہم Gender جو ہے، اسمبلی کے باہر چھوڑ کے آتی ہیں۔ تھینک یو ویری مچ۔
جناب سپیکر: نہیں، آپ کو Gender کی بنیاد پر ہی ممبر بنایا گیا ہے۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! اگر اس طرح اسمبلی چلانی ہے تو بتادیں، ہم پھر بیٹھ جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب!

وزیر محنت وافرادی قوت: اگر زبردستی سے کسی نے اس طرح بات کرنی ہے تو پھر ٹھیک ہے ہم بیٹھ جاتے ہیں، یہ کریں گے، دیکھیں جو انہوں نے کوئسچن کیا ہے، انہوں نے جو توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے، اس کا جواب تو دینے دیں، آپ تو اتنی سینیئر ہیں، ماشاء اللہ چوتھی دفعہ آپ کو ملا ہے، بالکل اسمبلی میں اس چیز کا خیال رکھنا چاہیئے، ہمیں آپ سے سیکھنا چاہیئے، ہم تو آپ کی طرف دیکھتے ہیں کہ آپ سے کیا سیکھیں؟ پھر خواہ مخواہ یہ باقی جو میں نے کہا کہ جو لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو بات ہوئی، اس میں Cover ہو جائیگا، ہم اس کے اوپر ڈیبیٹ کر لیں گے لیکن جو انہوں نے منشیات کے حوالے سے، ہیروئنچیوں کے حوالے سے بات کی، یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اس پر کام کر رہا ہے، ان شاء اللہ کافی کام ہو چکا ہے، یہ اگر اس میں Participate کرنا چاہتی ہیں، اس میں دلچسپی لینا چاہتی ہیں تو میرے خیال سے اچھی بات ہے، ہم ان کو ویلکم کرینگے، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے، یہ وہ کر رہے ہیں۔ یہ جو انہوں نے سیف سٹی کے حوالے سے بات کی ہے، انہوں نے این آر ٹی سی کو Written دے دیا گیا ہے، خط دے دیا گیا ہے، ان کی ہمارے ساتھ Negotiation ہو رہی ہے اور ان کو Implementation کیلئے ہم نے کہا ہے، ان شاء اللہ و تعالیٰ جلد اس پر بھی کام شروع ہو جائیگا۔

جناب سپیکر: اس میں حیات آباد شامل ہے نا؟

وزیر محنت وافرادی قوت: پورا پشاور اس میں شامل ہے۔

جناب سپیکر: پورا پشاور شامل ہے۔ جی وقار خان!

جناب وقار احمد خان: سیف سٹی کا جو پروگرام تھا سر، وہ بند ہو گیا ہے، اس کے بارے میں منسٹر صاحب ہم کو بتادیں۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ بند نہیں ہوا اور وہ چل رہا ہے، ابھی اس پر کام Expedite ہو رہا ہے، میں نے حیات آباد کے بارے میں پوچھا تو وہ کہتے ہیں کہ سارا پشاور اس میں شامل ہے، ٹھیک ہے۔

Mr. Waqar Ahmad Khan: Okay.

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، آپ کو پتہ ہے، میں ویسے بات نہیں کرتی لیکن یہ بہت Important ہے، ہمارے نوجوانون کے فیوچر کا مسئلہ ہے، یہاں پر منسٹر صاحب نے بات کی کہ یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا

کام ہے، آئس کے حوالے سے Already ہم یہاں پر قانون بنا چکے ہیں، میں یہ بات پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ پشاور یونیورسٹی ٹاؤن جس جگہ بھی جائیں، آپ کو یہ منشیات فروش والے جو خود بھی نشہ کرتے ہیں، آگے بھی بیچتے ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، میں نے جب سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ تو ہم نہیں پکڑ سکتے، آپ پولیس ڈیپارٹمنٹ سے بات کریں، یہاں پر آئی جی سارے بیٹھے ہیں، یہ بہت سیریس مسئلہ ہے، Kindly اس کو آپ ایسے الفاظ کا ہیر پھیر نہ کریں، روزانہ کی بنیاد پر سینکڑوں کی تعداد میں یہ نوجوان آئس اور ہیروئن کا نشہ کرتے ہیں، خدا کے لئے اس چیز کو بہت سیریس لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ دیکھیں، یہ آپ کا یا نگہت اورکزئی صاحبہ کے جو پوائنٹس ہیں، دونوں کے بڑے Valid points ہیں، اختیار ولی صاحب نے جو ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی، اس میں یہ ساری چیزیں Under discussion ہونگی، اس کا ہم اس ایوان کے اندر آپ سب کی مشاورت سے Solution نکالیں گے، اس ادارے میں جو بھی Responsible ہے، Whether that is Social Welfare، پولیس کا جو رول ہے یا کسی اور ڈیپارٹمنٹ کا رول ہے، ہم کوئی ایک کمیٹی بنا کر اس کے اوپر چیک رکھیں گے اور ہم خود راتوں کو جا کر پشاور کی گلیوں میں اور دوسرے شہروں میں چیک کرینگے، منشیات فروشی کون کر رہا ہے اور کیسے کر رہا ہے؟ We will take the help of Police, they will go along with us، کوئی طریقے سے مل کر ہم یہ چیز حل کرینگے تاکہ اس خباثت سے ہماری جان چھوٹ سکے، کمیٹی میں ڈالیں گے۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ، Naeema Kishwar, MPA, to please move her call attention notice No. 166, in the House، مجھے پتہ تھا، آپ پیش کر کے جلدی چلی جائینگی اس لئے میں نے آپ کو بیٹھائے رکھا، (قہقہہ) میں نے کہا کہ آپ جلدی نہ جائیں، جو اپنی چیز پیش کرتا ہے پھر وہ اٹھ کر چلا جاتا ہے نا، سوائے نگہت کے۔ جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ آبپاشی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ فاٹا انضمام کے بعد محکمہ ایریگیشن میں ضم ہونے والے سمال ڈیم کے 27 ملازمین تاحال دوسرے محکموں میں ایڈجسٹ ہونے سے محروم ہیں جبکہ محکمہ اسٹیبلشمنٹ، قانون، ایڈیشنل چیف سیکرٹری، چیف سیکرٹری نے بھی مذکورہ ملازمین کی ایڈجسمنٹ کی منظوری دی ہے،

علاوہ ازیں پشاور ہائی کورٹ نے بھی مذکورہ ملازمین کے حق میں فیصلہ دیا ہے لیکن تاحال ان کو ایڈجسٹ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے ملازمین اور ان کے اہل خانہ مشکلات اور اذیت کا شکار ہیں، اس لئے حکومت ان ملازمین کو فوری طور پر ایڈجسٹ کرنے کے احکامات جاری کرے۔

جناب سپیکر صاحب! ان کے بارے میں تقریباً چودہ مہینوں سے ان ملازمین کو تنخواہیں نہیں ملیں، یہ دوسرا رمضان شروع ہونے والا ہے اور یہ 28 لوگوں کا مسئلہ نہیں ہے، یہ 28 خاندانوں کا مسئلہ ہے، یہ لوگ تنخواہوں سے محروم ہیں، روزانہ یہ لوگ احتجاج کرنے پر مجبور ہیں، ان میں تقریباً کئی افراد اغواء بھی ہوئے تھے، ایک سال سے تقریباً یہ لوگ افغانستان میں بھی رہے، پھر ان کو واپس لایا گیا تو بڑے مشکل حالات میں یہ لوگ رہے، ہماری ریکویسٹ ہوگی کہ ایریگیشن سیکرٹری اس کی Approval دیں، یہ ان کی میز پر پڑی ہے تو کیوں ان 28 لوگوں کی بددعائیں لے رہے ہیں؟ رمضان آنے والا ہے، میری حکومت سے ریکویسٹ ہوگی کہ ان کو ایڈجسٹ کرے، ان کی تنخواہیں بحال کرے کیونکہ یہ تنخواہوں سے بھی محروم ہیں۔

جناب سپیکر: آنریبل اکبر ایوب خان صاحب۔

وزیر بلدیات وقانون: شکریہ جناب سپیکر! جس طرح ان کا کال اٹینشن نوٹس آیا ہے، اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ان لوگوں کو Reinstate کرنے میں یا ایڈجسٹ کرنے میں جہاں بھی Different جگہوں پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو بتایا گیا ہے کہ یہ Matter subjudice ہے جیسے ہی اس کا کوئی فیصلہ ہوگا تو اس پر ان شاء اللہ ڈیپارٹمنٹ عمل درآمد کر دے گا۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! یہی Tactics وہ Use کر رہے ہیں، میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کیونکہ کوئی وہ نہیں ہے، کورٹ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے، تمام ڈیپارٹمنٹس ان کے ساتھ Agree ہیں، صرف سیکرٹری ایریگیشن اس کو نہیں کر رہا، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ یا اس کو کمیٹی میں ریفر کریں یا اس کا مسئلہ حل کریں، ایک ہی اس کا حل ہے کہ اس کا کچھ کریں۔

وزیر بلدیات و قانون: جناب سپیکر! جس طرح یہ بتا رہی ہیں کہ کوئی اس قسم کا ایشو ہے تو میں Personally سیکرٹری ایریگیشن صاحب کے پاس جا کر ان سے یہ سارا معاملہ ڈسکس کرلوں گا پھر کشور بی بی! آپ مجھ سے رابطے میں رہیں، اس کو ہم جا کر بلکہ آپ آجائیں، میں آپ کے ساتھ چلا جاؤں گا، جا کر

اس کو ہم ڈسکس کر لیں گے اور جو اس کا کوئی Easy حل نکلتا ہے تو ہماری کوشش ہونی چاہیئے، کسی کا روزگار ہے، میں آپ کے ساتھ جاؤں گا، ساتھ چلے جائیں گے، ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر! اتنا کریں کہ کوئی Surety ہو، کیونکہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ یہ Subjudice ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، Subjudice نہیں ہے، کورٹ نے فیصلہ دے دیا، اب کورٹ میں یہ لوگ گئے ہیں نا، محکمہ اب جارہا ہے نا، کورٹ نے توان کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

محترمہ نعیمہ کشور خان: چیف سیکرٹری نے بھی دے دیا ہے، گورنمنٹ بھی کر رہی ہے، ایک ہی بندہ اس میں وہ ہے۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب! ساتھ والا مائیک کھلوالیں۔

وزیر بلدیات وقانون: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ آ جائیں، میں ان کے ساتھ چلا جاؤں گا، وہاں یہ مسئلہ ہم حل کرلینگے۔

Mr. Speaker: Item No. 8, "Consideration of Bill".

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے، ایک دو منٹ مجھے دے دیں۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

جناب سپیکر: اس کے بعد دوں گا، یہ بل میں کرلوں پھر آپ کو ٹائم دیتا ہوں، بس چھوٹا سا بل ہے۔

Minister for Local Government, to please move that the Peshawar Development Authority (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once

نہیں نہیں، مائیک پر، ادھر آ جائیں، ادھر سی ایم صاحب والی جگہ پر آ جائیں، اس چیئر پر آ جائیں، اس مائیک کو اوپن کریں، یہ مائیک اوپن کریں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: یار، کوئی بھی مائیک اوپن نہیں ہو رہا، وہ بھی بند ہے، آپ کا مائیک بھی بند ہے، چلو یہ آ گیا۔

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Local Government and Law): Mr. Speaker! I wish to move that the Peshawar Development

Authority (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Peshawar Development Authority (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed in Clause 1 of the Bill.

(Interruption)

نہیں ہے نا، آگے کہیں ہو گی نا۔

Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment in Clause 2: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai and Mr. Sahibzada Sanaullah, MPA, to please move their amendment in Clause 2 of the Bill. Ms. Nighat Orakzai Sahiba!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو۔ جناب سپیکر! ثناء اللہ صاحب تو ہے نہیں۔

To move that in Clause 2, in clause (a), in the proposed sub-section (1), in paragraph (a), after the word "officer", the words "including a female officer" may be inserted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات و قانون: جی شکریہ جناب سپیکر! آنریبل ممبر بہت Senior most ہیں، جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ مائیک کھولیں، اکبر ایوب صاحب کے لئے اگر کھل سکتا ہے تو۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: ان کی معلومات کے لئے کہ پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں پہلی دفعہ اس وقت خاتون ڈی جی آئی ہیں، یہ آفیسر تو کبھی ایک جگہ پر ہم فی میل کرینگے تو پھر پورے صوبے کے قانون میں فی میل کرینگے، I don't agree with this-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، یہ بہت Important ہے، جناب سپیکر صاحب! مائیک کھولیں۔

وزیر بلدیات وقانون: جناب سپیکر صاحب! پہلے بھی آفیسر لکھا تھا، ہم نے خاتون کو لگا دیا تو اس میں کوئی پابندی نہیں تھی۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سب ختم ہو گیا ہے، اچھا دیکھیں جناب سپیکر صاحب! شوکت یوسفزئی جو ہیں نا، یہ اس وقت عورتوں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ہے اور وہ اس وجہ سے ہے کہ اس دن میں ایک قرارداد لے کر آئی تھی، دس سے پندرہ پرسنٹ کوٹہ وہ خواتین کے لئے ہر ڈیپارٹمنٹ میں مختص ہونا چاہیئے، اس وقت اگر آپ ڈیپارٹمنٹس کو دیکھیں تو ہر ڈیپارٹمنٹ میں اتنی خواتین نہیں ہیں، جب ایک جگہ پر اگر At par ہو جاتا ہے مردوں اور خواتین کا، آپ نے اس کی مخالفت کی ہے، مجھے افسوس ہے کہ میں جب بھی وویمن ڈیویلپمنٹ کے لئے یا وویمن امپاورمنٹ کے لئے جو کہ کس کا کام ہے؟ میں وہ کرتی ہوں، آپ اس قرارداد کو بھی کر دیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے آنریبل منسٹر آپ کے توسط سے بتائیں گے کہ اس میں فی میل کیوں نہیں کر سکتے ہیں؟ مجھے صرف Reason چاہیئے کہ کیا Female competent CSP Officer نہیں ہے، اگر وہ نہیں ہے تو پھر آپ میل لگادیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات وقانون: جناب سپیکر! نہ وہاں پر میل لکھا ہوا ہے، نہ فی میل لکھا ہوا ہے، آفیسر لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر اس میں کیا بحث ہے؟

وزیر بلدیات وقانون: جس طرح نگہت بی بی کہہ رہی ہیں کہ اگر ایک سینیئر پوسٹ پر فی میل آفیسر لگائی ہے تو یہ تو Naturally اس کا کام ہے کہ فی میل کا جو بھی کوٹہ ہے یا اگر کوئی زیادتی ہوئی ہے تو ان شاءاللہ اس کو پورا کرینگے، Sorry, we don't agree with this

جناب سپیکر: وہ Agree نہیں ہیں نا، I will put it بس بحث نہ کریں، اب زیادہ ہو گئی، اب بات، The motion، جی کیا ہے؟

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: جناب سپیکر! میری ایک بات ہے-----

جناب سپیکر: نہیں، یہاں پر لیجسلیشن ہو رہی ہے۔

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: آپ نے میرا پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا، میرا سب سے پہلا پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

جناب سپیکر: لیجسلیشن ہو رہی ہے، اس کے بعد دے رہا ہوں، آپ ہی کے پوائنٹ آف آرڈر سے سٹارٹ کروں گا، ابھی کسی کو پوائنٹ آف آرڈر نہیں ملا، یہ لیجسلیشن ہو رہی ہے، اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر لے لیں، جی آپ نے اس بل پر کیا کرنا ہے؟ آپ بات کریں نا، ابھی میں آپ کو موقع دوں گا، اس کے بعد کریں، نہیں میں سب کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا، آپ سے سٹارٹ لوں گا، آپ سے میں نےPromise کیا، پہلے آپ کو ٹائم دوں گا، بس ایک دو منٹ ہیں، یہ ختم ہو رہا ہے، ------The motion

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: ہاں جی، واپس لیتی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میری بات سن لیں-----

جناب سپیکر: جب وہAgree نہیں کر رہے ہیں تو ایوان کا وقت ضائع کیوں کر رہی ہیں؟ آپ نے اپنا پوائنٹ تو دے دیا، اب وہ کہتے ہیں کہ میںAgree نہیں ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ایوان میں یعنی اتناImportant Bill آرہا ہے، آپ لیجسلیشن اتنی کر رہے ہیں-----

جناب سپیکر: تو وہ نہیں مان رہے ہیں نا، آپ لڑائی کرکے ان سے منوائیں گی تو پھر مجھے آپ لیگل کورس کرنے دیں، مجھے لیگل کورس کرنے دیں،I will put it to voting، صرف ڈیبیٹ در ڈیبیٹ تو نہیں چلتی، بس آپ نے پوائنٹ دے دیا، انہوں نے جواب دے دیا، بس آپ آستینیں چڑھا کے نہ کھڑی ہوں نا، بس مجھے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ لیں، میں نے آستینیں چڑھالی ہیں۔ سر! بات تو یہ ہے کہ اپنی اپنی آواز سننے کو-----

جناب سپیکر: لاء کے مطابق مجھے چلنے دیں، Ji, Minister Sahib! you don't agree

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں ٹھیک ہے لیکن یہ بہت غلط ہے-----

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amended

آپ واپس لیتی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لے لی ہے لیکن آپ کہتے ہیں کہ آستینیں نہ چڑھاؤ تو آستینوں کے بغیر تو یہاں پر کام نہیں چلتا۔

Mr. Speaker: Thank you very much. The original clause stands part of the Bill. Amendment No. 2.

اللہ معاف کرے نگہت! (قہقہہ) آج ماشاء اللہ آپ چھائی ہوئی ہیں۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai and Sahibzada Sahib نہیں تو ہیں Please move their second amendment in clause 2 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, move that in clause 2, in clause (a), in the proposed sub-section (1), paragraph (b) may be deleted.

اب میں اس کے بارے میں اپنا بتا دوں تو پھر آپ مجھے جواب فرما سکتے ہیں۔ اس میں یہ ہے کہ تین ڈیپارٹمنٹس سے ایک ایک بندہ جائے گا اور ایک ایک بندہ جب جائے گا تو ان میں سے چیف ایگزیکٹیو ایک بندے کو Choose کرینگے، اس میں انہوں نے یہ بھی لکھا ہوا ہے، اس بل میں یہ بھی ہے کہ جو آرڈیننس بل کی صورت میں آیا ہے وہ یہ ہے، یہ باہر سے بھی Hire کریں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کم از کم جب بندہ باہر سے Hire کر رہے ہیں تو اس میں ایک پینل میں کم از کم ایک عورت کو ہونا چاہیئے نا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، اس میں آپ ایک عورت کو بھی نہیں ڈالنا چاہتے، جب تین ڈیپارٹمنٹس سے سینیئر لوگ جائیں گے، اس پینل میں ایک ایک عورت ڈالیں، چاہیئے کہ اس کی اپوائنٹمنٹ ہوتی یا نہیں ہوتی ہے لیکن مجھے پتہ ہے، میں نے اس بل کو پڑھا ہے کہ اس میں آپ باہر سے اتھارٹی Hire کریں گے، ان میں سے تین آفیسرز نہیں ہونگے، یہ میں آپ کو بتا دوں کہ جب چیف ایگزیکٹیو کے پاس وہ پینل جائے گا تو آپ باہر مارکیٹ سے Hire کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں تو میں اس پر Explanation بھی چاہتی ہوں کہ آپ اس پینل میں تین بندے ڈالیں گے کہ نہیں ڈالیں گے؟

Mr. Speaker: Ji, Minister for Local Government.

وزیر بلدیات وقانون: جناب سپیکر! یہ میل یا فی میل کی بات نہیں ہوتی، Competency کی بات ہوتی ہے، یہ سینیئر پوزیشنز ہیں، میں اب بھی آپ کو مثال دے سکتا ہوں کہ ابھی پی ڈی اے میں ڈی جی لگانا تھا تو میں نے جب نظر گھمائی، ہم نے جب دیکھا تو مجھے کوئی Suitable آفیسر نہیں ملا، میڈم سن لیں، مجھے

ایک Suitable female آفیسر پنجاب میں نظر آئی، میں نے ریکویسٹ پر ان کو اس صوبے میں بلا لیا کیونکہ ان کا Experience ایسا تھا کہ وہ راولپنڈی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی اور لاہور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں کام کرتی رہیں۔ جناب سپیکر! یہ ممکن نہیں ہے کہ دو مردوں کے نام بھجیں گے اور ایک خواتین کا نام بھجیں گے، یہ کوئی نمبر پوری نہیں، یہ تو Competency پر بات ہے، جہاں خواتین Competent ہونگی، وہاں ہم خواتین کو لگائیں گے، ہزاروں کی سفارشیں تھیں کہ ہمیں پی ڈی اے کا ڈی جی لگائیں، ہم نے میرٹ پر خاتون کو لگایا، میں ریکویسٹ کرونگا اپنی بڑی بہن سے کہ وہ اس کو Withdraw کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا پی ایس پی آفیسر Competent نہیں ہے، آپ کا جس نے سی ایس ایس کیا ہوا ہے وہ Competent نہیں ہے، اس لئے آپ کو اپنے نظام پر اپنے سسٹم پر وہ Believe نہیں ہے، اس لئے آپ باہر مارکیٹ سے Hire کرینگے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے پی ایس پی اور آپ کے سی ایس ایس جو ہیں وہ بالکل Incompetent ہیں، اس لئے آپ باہر مارکیٹ سے Hire کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! بات یہ ہوتی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں اپنی بات کہہ کر کے بیٹھ گئی ہوں، اب وہ بات کریں۔

جناب سپیکر: میں عرض کروں کہ Competent آفیسر ڈھونڈنا گورنمنٹ کا کام ہے، ہم کئی دفعہ جب میں ہائیر ایجوکیشن میں منسٹر تھا تو ہم نے باہر ملکوں سے کسی یونیورسٹی سے اٹھا کر وائس چانسلر اور Competent لوگ لاتے تھے، یہ Competence کے اوپر یہ چیزیں ہوتی ہیں، وہ جس لیول کے ہوتے ہیں، وہاں پر لگے ہوتے ہیں اپنی جگہوں پر، Withdrawn کی ریکویسٹ کریں۔

وزیر بلدیات و قانون: سر! میں نے بہن کہہ کر ریکویسٹ کی ہے، اس لئے اپنی بڑی بہن سے یہ ریکویسٹ کی ہے کہ اس کو Withdraw کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ مائیک کھولیں، جناب سپیکر صاحب! ایک وعدے پر Withdraw کر رہی ہوں کہ وہ وعدہ یہ ہے کہ کیبنٹ میں بیٹھیں گے، چلڈرن کا جو بل ہے اور جو چائلڈ پروٹیکشن کا بل ہے اور چلڈرن کے لئے جو کچھ بھی ہم نے Suggest کیا تھا وہ بل آپ چائلڈ میرج لیکر آئیں گے، آپ نے کامران صاحب کو تین چار پانچ مہینے پہلے یہ بات بتائی تھی لیکن ابھی تک وہ اس ہاؤس میں نہیں آیا جس کی وجہ سے کرائمز ریٹ بڑھ رہا ہے، اگر آپ یہ وعدہ کرتے ہیں تو میں پھر Withdraw کرتی ہوں۔

وزیر بلدیات و قانون: جناب سپیکر! نگہت بی بی سے وہ بات پہلی بھی میری ہوئی تھی، یہ ہم سب کا فرض ہے، اس چیز کو جلد از جلد Expedite کرائیں گے، میں Personal interest لیکر ان شاء اللہ اس کو Push کروں گا۔ میں نگہت بی بی کو Abreast رکھونگا ان ساری چیزوں سے کہ کیا ہو رہا ہے؟ ان شاء اللہ جلد از جلد ہم ان کے اوپر یہ کیبنٹ میں لاکر Approve کرا کے اسمبلی میں بھیجیں گے۔ تھینک یو، نگہت بی بی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): سر! انہوں نے بڑی بہن کہا ہے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Clause 3 amendment. Third amendment in clause 2: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba!

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Janab Speaker Sahib! I, Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to move that in clause 2, in clause (a), the proposed sub-section (2) may be deleted.

سر! اس میں He ہمیشہ لکھا ہوتا ہے، He لکھا ہوتا ہے، جب کہ ہمارا آرٹیکل (a) 263 یہ کہتا ہے کہ He اور She دونوں ایک پوسٹ کے لئے کیا جا سکتے ہیں، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگی کہ آئندہ کے لئے میں اس کو واپس لے لوں گی لیکن میں منسٹر صاحب سے یہ وعدہ لینا چاہتی ہوں کہ آئندہ جو بھی بل آئے گا، اس میں She لکھا جائے گا کیونکہ She اور He جو ہے وہ آرٹیکل (a) 263 کے تحت وہ کہتے ہیں کہ اگر He ہوگا تو She ہوگی، She ہوگی تو He ہوگا، پلیز آئندہ اگر یہ کرینگے تو میں پھر واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر بلدیات و قانون: تھینک یو نگہت بی بی۔ یہ جو آپ نے سوال اٹھایا ہے، ان شاء اللہ ہمارے یہاں سینیئر موسٹ لائیرز خوشدل خان بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے مشورہ بھی کرونگا کہ قانون اس کے بارے میں کیا کہتا ہے اور اگر قانون کہتا ہے تو ہم ان شاء اللہ آپ کی اس Proposal کو آئندہ لاز میں لیکر آئیں گے، ان شاء اللہ وتعالیٰ۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Clause 3 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 3 of the Bill,

therefore, the question before the House is that clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in clause 4: Ji, Nighat Babi!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! تھینک یو-----

جناب سپیکر: آپ کو تو کوئی سپریم کورٹ کا وکیل ہونا چاہیئے تھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں ویسے بھی وکیل ہوں۔

جناب سپیکر: یہ آپ صوبے کی نمائندگی کرتے تھے۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Ji, Janab Speaker Sahib, thank you very much. I, Nighat Yasmeen Orakzai, to move that clause 4 may be deleted.

اب اس میں تھوڑی سی عرض کرلوں تاکہ پھر مجھے جواب دے دیں۔ سر، اس میں انہوں نے جو ڈائریکٹر جنرل لینا ہوگا یا جو لیں گے، باہر مارکیٹ سے یہ Hire کرینگے، اس میں یہ کہتے ہیں کہ اس کے جو پچھلے ڈائریکٹر جنرل ہیں، ان کو بھی یہ Immunity دے رہے ہیں کہ بھئی ان کی کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی، ان کی کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی اور اس کو بھی لے رہے ہیں کہ اس کی کوالیفیکیشن پر کوئی Objection نہیں ہوگا، اس کے تجربے پر کوئی Objection نہیں ہوگا، ان کی جو تعلیم ہے اور جو ایجوکیشن ہے، اس پر بھی کوئی وہ نہیں ہوگا، اس طریقے سے یہ سارے ڈائریکٹر جنرلز جو پچھلے ہیں، ان کو اگر آج پی ٹی آئی کے جو عمران نیازی صاحب کے جو Followers ہیں، ان کے سپاہی ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہم کرپشن کے خلاف ہیں، ہم کرپشن کو ختم کرنا چاہتے ہیں، ہم کسی کو این آر او نہیں دینا چاہتے ہیں-----

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ نے اس امنڈمنٹ کو ڈیلیٹ کروانا ہے اور جو منسٹر صاحب کے ساتھ کھڑا ہوگا، میں سمجھوں گی کہ وہ کرپشن کے خلاف ہے، وہ ہمارے ساتھ کھڑا نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر بلدیات وقانون: میں جواب دیتا ہوں۔ جناب سپیکر! کسی کو کوئی Immunity نہیں دی جاری ہے، میں پڑھ کے بھی سنا دیتا ہوں۔

“52. Immunities to the actions of past Director General.--- Before the commencement of the Peshawar Development Authority (Amendment) Act, 2021, any action taken, decision made, proceedings conducted or any other official business of the Authority run by any of its past Director Generals, shall not be called in question, merely for want of any deficiency in his qualification or experience.”.

اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی جو ہم نئی Requirements کے لئے جو کوالیفکیشن وغیرہ لا رہے ہیں، اس کو کوئی پوائنٹ بنا کے کوئی پرانے کیس کو اٹھا کے کسی آرڈر کو Null and Void کرانے کی عدالت میں کوشش نہ کرے، اس کو ان ڈسکشنز کو ہم یہاں پر پروٹیکشن دے رہے ہیں اور میری ریکویسٹ ہے کہ وہ چھوڑیں نا، زرداری اور بھٹو کو ہم نے دیکھے ہوئے ہیں، نگہت بی بی، بس چھوڑیں۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! Withdraw کرتی ہیں یا اس کے اوپر سٹینڈ لیتی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اس میں ووٹنگ کراؤں گی کہ کون کرپشن کے خلاف ہے اور کون کرپشن کے حق میں ہے؟

جناب سپیکر: یہ ووٹنگ ہو رہی ہے اس کلاز کے اوپر،

The motion before the House is that the amendment moved by the

ووٹنگ کروائیں، ریکویسٹ کریں کہ Withdraw کرا دیں۔

وزیر بلدیات و قانون: ریکویسٹ تو کر رہا ہوں، ریکویسٹ کر رہا ہوں، نگہت بی بی! مہربانی کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ آپ کے لیڈر کے ویژن کے خلاف ہے، جناب سپیکر صاحب! یہ آپ کے لیڈر کے ویژن کے خلاف ہے، انہوں نے کہا ہے۔۔۔۔

وزیر بلدیات و قانون: جناب سپیکر! ووٹنگ کروا دوں، ووٹنگ کرا دوں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: انہوں نے کہا ہے کہ میں کسی کو Immunity نہیں دونگا، میں کسی کو کرپشن کے خلاف این آر او نہیں دونگا، یہاں پر آپ کے ایک ڈائریکٹر جنرل۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ: سر! میں آپ کا مشکور ہوں کیونکہ میری امنڈمنٹس نہیں تھیں، تب بھی آپ نے مجھے اجازت دی، میں اس پر امنڈمنٹ لانا چاہ رہا تھا، چونکہ میں گاؤں میں تھا، میں بروقت Submit نہیں کر سکا، اس کا جو پورا امنڈمنٹ بل ہے، اس کے اندر میری نظر سے بھی یہ کلاز گزری تھی، میرا خیال تھا

کہ یہ کلاز ٹھیک نہیں، آئین اور قانون کی روشنی سے بھی درست نہیں ہے، اس میں آپ نے جو Past DGs کے جتنے بھی ایکٹس تھے، اس کو پروٹیکشن دی ہوئی ہے، اس نے چاہے تو غلط کام کیا ہو، لاء کے Against گئے ہوں لیکن اس کو آپ نے پروٹیکشن دی ہوئی ہے، اس میں بڑی Clarity ہے، اس پروویژن کے اندر بڑی Clarity ہے:

"**Immunities to the actions of past Director General.**--- Before the commencement of the Peshawar Development Authority (Amendment) Act, 2021, any action taken, decision made, proceedings conducted or any other official business of the Authority run by any of its past Director Generals, shall not be called in question, merely for want of any deficiency in his qualification or experience."

اس میں دیکھیں، یہ بالکل Clear cut immunity آپ دے رہے ہیں اور آپ ظاہر ہے کہ ڈائریکٹر جنرل وہ انسان تھے، انہوں نے غلط Decisions کئے ہونگے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ جو پرانے DGs تھے وہ بھی کسی لاء کے تحت آپ نے اپوائنٹ کئے تھے، اس طرح نہیں تھا کہ They were appointed in a vacuum، کسی Void میں کسی Vacuum کے اندر ان کو اپوائنٹ نہیں کیا گیا تھا، اس وقت ایک لاء بھی موجود تھا، اس وقت آپ نے اس لاء کے تحت باہر سے DGs کے لئے راستہ کھولا ہے، اب آپ پی ایم ایس کے لوگ بھی لا سکتے ہیں، سیکرٹریٹ گروپ کے لوگ بھی لا سکتے ہیں، آپ پولیس سروس سے بھی لوگ لا سکتے ہیں، آپ نے یہ امنڈمنٹس کی ہیں، جو Past DGs تھے وہ بھی قانون کے مطابق وہ اپوائنٹ ہوئے تھے لیکن انہوں نے اگر کوئی غلط کام کیا ہے، Inexperienced ہونے کی وجہ سے تو آپ ان کو پروٹیکشن دے رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کو کوئی Strike down بھی کر سکتا ہے، دیکھیئے، یہ جو بی آر ٹی کے دوران جتنے Decisions ہوئے ہیں، Advance payments ہوئی ہیں، باقی چیزیں ہوئی ہیں، کیا آپ اس کے نتیجے میں ان DGs کو پروٹیکشن دے رہے ہیں؟ کیوں نہیں آتا، اس چیز پر آپ کے یہ الفاظ ہیں۔

<u>وزیر بلدیات و قانون</u>: جناب سپیکر! یہ Immunity صرف کوالیفکیشن کے حوالے سے ہے، It`s very clear cut، اس کے اندر لکھا ہوا ہے، اس میں نہ کوئی بی آر ٹی ہے نہ کچھ اور ہے، یہ اس حوالے سے ہے کہ ابھی جو کوالیفکیشن ہے پیچھے والوں کے لئے، اس کو کوئی بہانا بنا کے کوئی چیلنج کریں، یہ اس کو

پروٹیکشن دینے کے لئے یہ ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے، یہ لاء ڈیپارٹمنٹ نے Vet کیا ہے، تب ادھر اسمبلی میں آیا ہے۔ جناب سپیکر! میں ریکویسٹ کرونگا کہ اس کے اوپر پلیز ووٹنگ کرادیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اس کو کورٹ میں چیلنج کرادیں گے-----

<u>وزیر بلدیات وقانون</u>: چلیں، کورٹ کو فیصلہ کرنے دیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! میں عمران نیازی کو مخاطب کر کے کہتی ہوں کہ آئیں دیکھیں، آپ کی اس اسمبلی میں کیا ہو رہا ہے؟ آئیں دیکھیں، کرپشن کی اور لوگوں کو Immunity دینے کی کیا پوزیشن ہے؟

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Noes' have it. The amendment (is dropped.)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اس پر ووٹنگ-----

<u>جناب سپیکر</u>: ووٹنگ تو ہو گئی نا، مجھے سامنے پانچ لوگ نظر آ گئے، اب اس میں اور کیا ضرورت ہے؟ سات ہو گئے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! اس پر ووٹنگ ہونی چاہیئے------

<u>جناب سپیکر</u>: تو ہو گئی ووٹنگ، This is called voting، 'Noes' والے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں، پہلے 'Yes' والے کھڑے ہو جائیں، کاؤنٹ کریں جی۔ آپ کی طرف سے ایک ووٹ لائق خان کا اور آ گیا، 'Noes' والے اپنی سیٹوں پر پلیز کھڑے ہو جائیں، 'Yes' والے تشریف رکھیں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

اس کے حق میں 29 ووٹ اور مخالفت میں 13 ووٹ۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The question before the House is that the original clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 4 may stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage stage': Minster for Local Government, to please move that the Peshawar Development Authority (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Minister for Local Government and Law: Mr. Speaker! I wish to move that the Peshawar Development Authority (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Peshawar Development Authority (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10. Minister for Transport, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Ji Akbar Ayub!

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Local Government and Law): I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Amendment in clause 6: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے آج ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! کیا کروں؟

جناب سپیکر: کریں جی۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause-6, in the proposed sub-section (3), after the words "liable to a fine", the words "keeping in view of the severity of offence" may be inserted.

سر، اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ایک رکشے والا ہے، اس کو 10 ہزار روپے fine کر دیتے ہیں تو وہ اس بیچارے کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ وہ 10 ہزار روپے کسی بھی طریقے سے جمع کرے، مطلب یہ Fine جو ہے، جتنا جرم اتنی سزا، یہ تو میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب اگر اس کے ساتھ Agree ہیں، یہ تو غریب لوگوں کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر بلدیات وقانون: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ساتھ ہی مجھے پھر موقع نہیں ملے گا تو میں ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں، پلیز سر، اس بل میں تو وہ چیز نہیں آئی ہے جو میں نے امنڈمنٹ کی ہوئی ہے، اس میں جو ان کا ٹیکنیکل سٹاف ہے وہ پانچ سال سے آپ کے لیڈر کے وژن کے مطابق باہر سے آئے ہیں، پانچ سال سے وہ خدمات انجام دے رہے ہیں اور پانچ سال سے وہ لوگ اپنی تمام سروسز اس خیبر پختونخوا کو دے رہے ہیں، کوئی فرانس سے آیا ہے، کوئی انگلینڈ سے آیا ہے اور وہ Competent لوگ ہیں لیکن اس جون میں سیکرٹری صاحب نے پتہ نہیں کیا، ان سے بنتی نہیں ہے، سیکرٹری ٹرانسپورٹ ان کو فارغ کرنے کے چکر میں ہے، کیا بات ہے؟ نئی آسامیاں لانا چاہتا ہے جو کہ ظاہر ہے کہ پیسے کے Through ہوں گی، میں صاف ستھری بات کرتی ہوں کیونکہ Straight forward ہوں اور آکر وہ مجھے چیلنج بھی کر دیں سر، ان کو میں چاہتی ہوں کہ ان کو دوسرے پروجیکٹس میں بھی نہیں جانے دیتا اور یہ 24 لوگ جون میں بیروزگار ہو جائیں گے تو پھر آپ پر کوئی بھی اعتبار نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر بلدیات وقانون: جناب سپیکر! جہاں تک نگہت بی بی کی امنڈمنٹ میں چینج کی بات ہے، مجھے اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے، I agree with that اور جہاں تک ان کا دوسرا اعتراض ہے تو کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ میرا نہیں ہے، ٹرانسپورٹ کا ہے، میں مشورہ دوں گا کہ ایک پراپر کوسچن موؤ کریں تاکہ ڈیٹیل میں ان کو بھی پتہ چل جائے اور ہمیں بھی معاملات کا پتہ چل جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ہم وزیر صاحب سے کیا بات کریں، وہ کہتے ہیں کہ میں سیکرٹری سے مجبور ہوں، اگر وہ منسٹر سیکرٹری سے مجبور ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو اس پر آپ کوسچن بھیجیں نا، تاکہ ہم جواب لیں، اس میں وہ لکھیں کہ میں مجبور ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کال اٹینشن میں کل ہی جمع کروا دیتی ہوں سر، کل آپ وہ لے لیں۔۔۔۔

وزیر بلدیات وقانون: جمع کرادیں تو پراپر جواب آجائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے، تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: Amendment withdrawn.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، وہ میرے ساتھ Agree کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: جناب سپیکر! مجھے بھی ایبٹ آباد میں جو واقعہ ہوا تھا، اس پر بات کرنی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر کال اٹینشن آئے گا تو پھر اس پر آپ بات کر لیں۔

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: جناب سپیکر! وہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: یہ ختم ہونے دیں، ابھی بس آخری لیجسلیشن ہے۔

Now, the question before the House is that the amendment in clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No.’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amended clause 6 stands part of the Bill. Clauses 7 to 8 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 7 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 7 to 8 may

stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 7 to 8 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11. 'Passage Stage': Minister Akbar Ayub Sahib, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Local Government and Law): Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جی، ملیحہ صاحبہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: جناب سپیکر صاحب! آج میرا بولنا اس لئے بہت ضروری تھا، میں اس کو کوئسچن میں بھی لے کے آ سکتی تھی لیکن بات دراصل یہ ہے کہ آج 12 اپریل ہے، آج 12 اپریل یوم شہداء ہزارہ ہے، اس میں ہمارے سات بچے شہید ہوئے تھے، زاہد جدون، نثار اعوان، یاسر عرفات، وقاص، غلام حسین شاہ، سلطان شاہ اور سانم فاروق، یہ سات لوگ ہمارے شہید ہوئے تھے، اس تحریک صوبہ ہزارہ کے لئے ان لوگوں نے قربانی دی تھی، اس کی ہم نے ایف آئی آر درج کرائی تھی اور پولیس نے آج تک کوئی کارروائی نہیں کی۔ 2017 میں ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ آپ اس Agreement کا حصہ تھے اور ہمارے اسد قیصر صاحب جو کہ اس وقت قومی اسمبلی کے سپیکر ہیں، آپ دونوں نے اس Agreement پر Sign کیا تھا جس میں آپ لوگوں نے وعدہ کیا تھا کہ 50 لاکھ روپے آپ ان شہداء کو دیں گے اور ایک لاکھ روپے زخمیوں کو دیں گے، آج تک وہ Delay ہے اور اس میں کیا کہتے ہیں کہ ان کو نہیں دیا گیا بلکہ اب میں نے سنا ہے کہ 10 لاکھ روپے ان کو دیا گیا ہے جو کہ ناکافی ہے، یہ 15 سال گزر چکے

ہیں، ان 15 سالوں میں اب تک نہ اس کی ایف آئی آر درج ہوئی ہے نہ ان ملزموں کو پکڑا گیا ہے، پولیس اس میں Involve تھی، آج ہمارے آئی جی صاحب اور یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں، یہ اس وقت ہمارے ہزارہ کے آئی جی تھے جس وقت یہ مسئلے اور مسائل ہوئے تھے، آج تک پولیس اس میں Involve تھی، آج تک پولیس نے کوئی اس پر، ہزارہ کے لوگ آج پوچھ رہے ہیں کہ اتنے سالوں سے ہمارے جو شہداء ہیں، ان کو کب انصاف ملے گا؟ پیسوں کے لحاظ سے بھی، دوسرا پی ٹی آئی کا یہ ایک Manifesto ہے، یہ ہمارے Constitution میں ہے کہ ہم چھوٹے صوبوں کے Favour میں ہیں کیونکہ چھوٹے صوبے جو ہوتے ہیں وہ ہمیشہ آپ کو دیکھتے ہیں، چاہیئے کہ اس میں Responsiveness ہو، Transparency ہو یا Accountability ہو، کوئی بھی چیز ہو، چھوٹے صوبے ہمیشہ سے فائدہ مند رہتے ہیں، یہ تو ہمارے پی ٹی آئی کے منشور کا حصہ بھی ہے کہ صوبہ ہزارہ اور جیسے ساؤتھ پنجاب کا انہوں نے کہا ہے کہ ساؤتھ پنجاب میں انہوں نے سیکر ٹریٹ بنانے کا کہا ہے کہ اگر صوبہ نہیں بن سکتا، تب تک انتظامی امور کے لئے ایک سیکر ٹریٹ کا قیام کیا جائے، میں آپ سے یہ نہیں کہتی کہ کوئی ایسی چیز کریں یا ضرور ہم صوبے کی آپ سے ڈیمانڈ کریں لیکن جب تک Financially feasible نہیں ہے، ٹائم کے لحاظ سے At least صوبہ ہزارہ میں ایک سیکر ٹریٹ کا قیام ضروری ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گی کہ ہر ایک ریجن کے لئے ایک سیکر ٹریٹ کا نظام ہونا ضروری ہے کیونکہ میں یہ کہتی ہوں، آپ یہ دیکھیں کہ ہمارا کوہستان میں ایک بندہ بیٹھا ہے اور اس کو جب کام کروانا پڑتا ہے تو وہ پشاور آتا ہے، یہاں پر رکتا ہے، رہتا ہے اور ایک چھوٹے سے کام کے لئے اس کو کتنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیا یہ Possible نہیں ہے کہ جیسے ساؤتھ پنجاب کے لئے سیکر ٹریٹ کے قیام کا کہا گیا ہے، اس طرح صوبہ ہزارہ کے لئے اس سیکر ٹریٹ کا قیام عمل میں لایا جائے اور دوسری سب سے بڑی بات یہ ہے، کیا کہتے ہیں کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ چاہے وزیرستان سے لے کر کوہستان تک ایک ہی نظام ہو، یہ نہیں ہو کہ پشاور کے لوگ یا ایبٹ آباد کے لوگ یا جو قریب ہیں وہ تو اپنا کام کرا لیں لیکن وزیرستان سے لے کر کوہستان تک، جس طریقے سے وہ Deprived ہیں جوان کو Facilities نہیں، سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ ہماری جو تحریک صوبہ ہزارہ ہے، کیوں اس نے زور پکڑا؟ کیوں اس طرح کی باتیں ہوئیں؟ ہمارا ہزارہ ہر چیز میں Deprived سمجھا گیا، میں اب منسٹری کی بات نہیں کروں گی کیونکہ یہ چیزیں بھی اس طریقے سے ہوتی ہیں، چاہے وہ سیٹوں کا مسئلہ ہو، چاہے آپ کو Jobs کا مسئلہ ہو، چاہے آپ کی جو بھی Positions ہوں،

صوبہ ہزارہ ہمیشہ ہی Deprived رہا ہے، جہاں پر Deprivation ہوتی ہے وہیں سے ایسی تحریکیں جنم لیتی ہیں لیکن جب سے یہ فاٹا کا مرجر ہوا ہے، تب سے کے پی ویسے ہی بہت بڑا ہو چکا ہے، Administratively یہ Possible ہے بھی نہیں-----

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: میں آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گی کہ ساؤتھ پنجاب کے ڈیزائن پر Already سارا کام ہو چکا ہے، اسی ڈیزائن پر صوبہ ہزارہ کے لئے ایک سیکرٹریٹ کا قیام کیا جائے اور ہمارے جو سات شہداء ہیں جن کے میں نے ابھی آپ کو نام گنے، ان کے لئے بھی آپ لوگوں نے 50 لاکھ کی رقم مختص کی تھی وہ بھی کی جائے اور اس وقت یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آئی جی صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ جوان پر ایف آئی آر درج ہوئی تھی، اس کا آج تک آپ مجھے جواب دیں کہ اس کا کیا ہوا؟ یہ سارے ہزارہ کے اس وقت جو میرے لوگ ہیں وہ انتظار کر رہے ہیں کہ ان کو ابھی تک انصاف کیوں نہیں ملا؟ بہت بہت شکریہ۔ آج میرا بولنا اس لئے ضروری تھا کہ آج 12 اپریل ہے اور 12 اپریل کو ہم کبھی بھی نہیں بھلا سکتے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اورنگزیب نلوٹھا صاحب! آپ بھی اس موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں؟ کر لیں، اس کے بعد اشتیاق ارمڑ صاحب! آپ کر لیں، اورنگزیب نلوٹھا صاحب کے بعد تاکہ یہ بات ختم ہو جائے۔

سردار اورنگزیب: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، معزز رکن اسمبلی ملیحہ لودھی صاحبہ نے جو ہزارہ ڈویژن کے شہداء کے حوالے سے اور صوبہ ہزارہ کے حوالے سے جو Point raise کیا ہے، میں ان کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! آج 12 اپریل ہے، آج سے 11 سال پہلے اسی دن ہزارہ میں ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تھا جس میں جس طرح انہوں نے ذکر کیا، نام لے کر ہمارے بہت سارے لوگ وہاں پر شہید ہوئے تھے، کچھ زخمی ہوئے تھے، اس دور میں حکومت نے ایک انکوائری کمیشن مقرر کیا تھا جو حیدر خان ہوتی کی حکومت تھی، آج تک 11 سال گزرنے کے بعد بھی اس انکوائری کمیشن نے کوئی اپنی رپورٹ پیش نہیں کی ہے اور نہ ہی ذمہ داران کا تعین کیا، نہ ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی، آج ہم سب ہزارے کے ممبران اسمبلی اس حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جو ذمہ داران تھے، ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے اور ان لوگوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ دوسری بات جو انہوں نے کی ہے کہ واقعی آپ کی حکومت میں بھی اور آپ نے خود اس میں بہت زیادہ

دلچسپی لی ہے، آپ نے ان لوگوں کے حقوق کی آواز خود بھی بلند کی ہے، ابھی تک جوان کو امداد دینے کے اعلانات ہوتے رہے وہ محض اعلانات تک محدود رہے، میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس وقت 50 لاکھ روپے کا شہداء کے لئے پیکج کا اعلان کیا گیا تھا جو کم ہے، کم از کم ایک کروڑ روپے شہداء کے لئے پیکج دیا جائے اور زخمیوں کے لئے بھی ایک لاکھ کے بجائے 10 لاکھ روپے کا جو پیکج ہے، اس کو منظور کیا جائے۔ اس کے علاوہ ہزارہ کے عوام کی ایک بہت بڑی جستجو تھی جس میں پورا ہزارہ تمام سیاسی جماعتیں، سیاسی جماعتوں کے لوگ سیاسی وفاداریوں سے بالاتر ہو کر ان کا یہ مطالبہ تھا کہ ہزارہ کو علیٰحدہ صوبہ بنایا جائے، اس کے قائد اس وقت بابا حیدر زمان صاحب تھے جو اس دنیا فانی سے چلے گئے، اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، ان کی بڑی جدوجہد تھی، ہزارے کے عوام کا یہ بڑا مطالبہ تھا تو مہربانی کر کے اس اسمبلی نے ایک قرارداد یہاں پر پاس کروائی تھی، اب چونکہ مرکز میں بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے، ہزارے کے عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ اس کو پورا کیا جائے، ہزارہ کے لوگوں کو ایک علیٰحدہ صوبہ دیا جائے جو وہ اس کی ڈیمانڈ کرتے ہیں، اس کے لئے انہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے، دن رات اس کے لئے ایک کیا، آج بھی وہ مطالبہ دن بدن زور پکڑ رہا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے جس طرح جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کا وعدہ کیا تھا وہ بھی تقریباً اپنی تکمیل کے مراحل میں پہنچنے والا ہے، اسی طریقے سے ہزارے کو بھی مہربانی فرما کر صوبے کا درجہ دیا جائے، صوبہ دیا جائے، ہزارہ کے عوام کو اور جو ہزارہ کے عوام کی جستجو ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، نلوٹھا صاحب۔ میں صرف آپ کی بات کو Clarify کر دوں، چونکہ آئی جی صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں، میں ذرا آئی جی صاحب کی توجہ چاہوں گا، جو کمیٹی کمیشن بنا تھا، کمیشن نے رپورٹ دی تھی کہ وہ بالکل Biased commission تھا جس کو ہم نے Reject کیا تھا، اس وقت جو بھی لوگ تھے، چونکہ جو اتنا ظلم ہوا تھا، ایبٹ آباد کی سڑکوں پر جس طرح پولیس نے اندھا دھند فائرنگ اور شیلنگ کی تھی اور بے گناہ سات لوگ شہید ہوئے، دو سو زخمی ہوئے، ان کی ایف آئی آر آج تک درج ہی نہیں ہو سکی، اس کے باوجود بہت زیادہ مطالبہ ہوا، اصولی بات یہ ہے کہ یہ اس وقت کے ڈی آئی جی اور ڈی پی او کے خلاف ایف آئی آر درج ہونی چاہیئے تھی، یہ آج بھی ایبٹ آباد ہزارہ کے عوام کا مطالبہ ہے، اس کے لئے وہ ہائی کورٹ میں بھی گئے ہوئے ہیں، ایف آئی آر کے اندراج کے لئے اس Biased commission نے الٹا ہمارے خلاف ایف آئی آر درج کروائی، اس میں میرا نام بھی شامل ہے، امان اللہ

جدون صاحب کا نام شامل ہے، شاید چودھری شجاعت حسین کا نام شامل ہے، وہ اس وقت کوئی دس بارہ لوگ ہیں جن کے نام غلط طور پر ایف آئی آر کاٹی گئی تھی، میں آئی جی صاحب سے یہ گزارش کرونگا کہ اس ایف آئی آر کو آپ دیکھ لیں اور اس کو ختم کروائیں، وہ Sealed ہے تاکہ کسی اچھے وقت میں کوئی حکومت ہمارے خلاف اس ایف آئی آر کو استعمال کر سکے لیکن یہ جو ایف آئی آر ہے، یہ درج ہونی چاہیئے، ان کے خلاف اور یہ جوڈی آئی جی ہیں، جی اشتیاق ارمڑ صاحب!

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات، جنگلی حیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ نلوٹھا صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی بات کو ہونے دیں پھر بات کرلیں، پھر بابک صاحب بھی ہیں۔

وزیر ماحولیات، جنگلات، جنگلی حیات: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا، تھینک یو۔ کچھ دن پہلے یہاں پر ایک ایکسیڈنٹ ہوا تھا، اسمبلی کے اندر ہمارے ایک ایس پی صاحب تھے، خان اکبر صاحب، وہ یہاں پر تشریف لائے تھے لیکن کسی نے آپ کو Dis-information کے Through یا کوئی غلط فہمی کی وجہ سے آپ کو یہ اطلاع ملی کہ وہ نہیں آئے تھے، وہ یہاں پر موجود تھے اور ان کو سسپنڈ کیا گیا، ان کو میرے خیال میں ان کے عہدے سے بھی تھوڑا سا ادھر ہٹایا گیا، میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہم سزا اور جزا کی باتیں کرتے ہیں تو اس کٹہرے میں جب ہم پولیس کو صرف سزا کے لئے لاتے ہیں تو ان کو تھوڑا سا Appreciate بھی کیا جائے، سزا اور جزاء کا صرف یہ قانون نہیں ہے کہ صرف آپ سزا کے لئے لائیں اور اس کے لئے اگر کوئی صحیح کام کرے تو اس کو Appreciate نہ کیا جائے، میں زیادہ وقت نہیں لونگا، صرف اتنا کہتا ہوں، ان کو میں ریکویسٹ کرتا ہوں، آپ سے اور آئی جی صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو عزت کے ساتھ اس جگہ پر جہاں وہ کیمپس میں تھا، اس کو دوبارہ وہاں بھیجا جائے اور یہ یہاں پر جو بیٹھتے ہیں، ہمارے اپوزیشن کے لیڈر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ چیزیں ہوں، ڈیبیٹ ہو، اگر کسی کے لئے آپ بول نہیں سکتے، کسی کی Favour میں آپ کہہ نہیں سکتے ہو، اکثر ہم یہاں پر ان لوگوں کو لاکر ان کے خلاف پریولج موشن لاتے ہیں، جو غلطی کریں، بیشک ان کو آپ سزا دیں اور اس سے پہلے جو واقعہ آپ نے سنایا، اس میں جو آئی جی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں دیکھیں گے لیکن میں جس Particular چیز کے پیچھے بات کر رہا ہوں تو Kindly اس کو عزت کے ساتھ اس جگہ پر بھیجا جائے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، بابک صاحب کا ٹائم ہے، بابک صاحب! اس کے بعد بول لیں، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں تو بالکل جس طرح نلوٹھا صاحب نے بات کی کہ ایبٹ آباد میں جو شہداء ہیں، ان کو ہم خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور پھر یہاں پر مطالبہ بھی ہوا کہ ہزارہ صوبہ بننا چاہیئے، بالکل یہ جمہوری حق ہے، ہر فرد کا ہر جماعت کا اور ہم کسی کو اپنے جمہوری حق سے محروم نہیں رکھ سکتے لیکن میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں وقتاً فوقتاً اس طرح کے مطالبات کو اٹھنا چاہیئے، ہم سارے پارلیمنٹری لوگ ہیں، سیاسی جماعتوں سے ہمارا تعلق ہے، یہ ہمارا صوبہ ہے، ہم اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں، جناب سپیکر! حکومت جب ایک جگہ پر نئی تحصیل کا اعلان کرتی ہے تو اس کی پاپولیشن کو دیکھتے ہیں، اس کے ذرائع آمدن کو دیکھتے ہیں، اب یہاں پر میں نے دیکھا کہ حکومت، اپوزیشن اور کسٹوڈین آف دی ہاؤس کا موقف مجھے Same لگا، یہ صرف اس وجہ سے کہ ان کا ایک ریجن سے تعلق ہے، جناب سپیکر! میرے خیال میں پھر کل جنوبی اضلاع کے ممبران اٹھ کھڑے ہونگے، وہ مطالبہ کرنا شروع کردینگے کہ بھئی ہمارے ساتھ تو بہت زیادتی ہو رہی ہے، وہ یہی جواز پیش کرینگے کہ جانی خیل میں آٹھ لاشیں پڑی ہوئی ہیں، آٹھ دن سے لوگ احتجاج کرتے ہیں، آٹھ دن کے بعد جب یہ لوگ احتجاج اسلام آباد لے جانا چاہتے ہیں تو حکومت سرکاری وسائل سے ان کا راستہ روک لیتی ہے، وہ یہی جواز پیش کریں گے کہ ہمارے ساتھ تو بڑی زیادتی ہو رہی ہے، ادھر بھی ایک صوبہ بننا چاہیئے، ملاکنڈ ڈویژن میں وہاں کے ممبران پولیٹیکل سکورنگ کے لئے اپنے جذباتی ووٹرز کو Oblige کرنے کے لئے اپنے ووٹ میں اضافے کے لئے وہ مطالبہ کرلیں گے، میرے خیال میں Recently یہ جو مرج ایریاز ہیں، ابھی مرج ہوگئے ہیں، میرے خیال میں وہ اگر اپنا جواز پیش کرنا شروع کردیں تو ساری دنیا ان کا ساتھ دے دیگی، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں دہشتگردی کی جو لہر ہے، مذہبی منافرت ہے، زبان کے حوالے سے جو تعصب پھیلانے کی کوششیں ہو رہی ہیں، جناب سپیکر! یہ کسی امیدوار یا کسی سیاسی جماعت کی پولیٹیکل سکورنگ کے لئے شاید ہی فائدہ مند ہو لیکن سوچنا چاہیئے، جذبات میں لانے والی باتیں میرے خیال میں یہ ہمارے صوبے کے بہتر مفاد میں نہیں ہیں، لہذا یہ ڈیبیٹ دوبارہ شروع نہیں ہونی چاہیئے، خدا نخواستہ اب اگر میں یہ کہوں کہ کوہاٹ میں پوائنٹ آف آرڈر پر میں نے ریکویسٹ آپ سے اس لئے کی ہے کہ 2011 میں 16 لوگ غائب ہو جاتے ہیں، ہم ساری عمر رونا رو رہے ہیں کہ کون ہمیں غائب کرتے

ہیں؟ کون ہمیں گولیوں سے مارتے ہیں؟ 10 سال کے بعد ان کی لاشیں نہیں، ان کی ہڈیاں ملیں، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس واقعے کے بعد آج پہلا اجلاس تھا، Early in the morning سارے بزنس کو سائیڈ پر رکھ لیتے، اس کی بات ہونی چاہیئے کہ یہ کون ہیں؟ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ صرف پشتو بولنے والوں کو گولیاں مار دے دی جاتی ہیں، یہ کون اس سے انکار کر سکتا ہے، یہ جو میرے محترم دو ساتھی اٹھے ہیں، بالکل ہم اس صوبے کے تمام شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں، کیا وہ شہید نہیں تھے، یہ 16 پختون شہید نہیں تھے، یہ جانی خیل کا جو معاملہ ہے وہ شہید نہیں تھے، میرے اس باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک روزانہ کی بنیاد پر جو ہمارے پختونوں کو شہید کیا جاتا ہے، وہ مسلمان نہیں ہیں، وہ انسان نہیں ہیں، وہ شہید نہیں ہیں؟ ہمیں یہ پیغام دینا چاہیئے کہ ہم سارے اس ملک کے باشندے ہیں، ہم سارے اس ملک کے شہری ہیں، ہم نے اپنے ملک کی سلامتی کے لئے کام کرنا ہے، ہمیں زبان کی بنیاد پر یا نسل کی بنیاد پر یا علاقوں کی بنیاد پر تعصب پھیلانے سے گریز کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! زه حیران په دې خبره یم چې شپاړس هغلته شهیدان رااوتل، آیا حکومت هغوی ته د شهداء د پیکیج اعلان اوکړو، زه دا نه وایم چې زمونږ په حکومت کښې پښتانه نه وژلې کیدل، زه دا نه وایم بلکه زمونږ په حکومت کښې خو د دهماکو تعداد د دې وخت نه ډیر زیات سیوا وو او د هغې وجوهات وو، په هغه وجوهاتو کښې نه ځم، د هغې نه ټوله دنیا خبر ده، دا چې کوم ظلم روان دے، کوم ظلم تاسو ګورئ چې زما نیشنل میډیا هغه شپاړس ماشومانو بچو له چې ته د هغه ماشومانو تصویرونه په ژوند اوګوره، انسان وائی چې د انګریز بچی دی، سپین سپین، سره سره بچی دی، هغه د کوئلې په درنګونو کښې چې هغوی کار کولو، د هغوی شکلونو ته اوګوره، هغه عمل ته اوګوره، بیا د ریاست رویه اوګوره او بیا د ریاست د حکومت طریقه اوګوره، نفرت پیدا شی د انسان، د دې ریاست نه هم نفرت پیدا شی د انسان، د دې حکومت نه هم، دا انسانان نه دی؟ یو طرف ته لګی زمونږ پښتانه په ګولو وژنی، مونږه وژنی، که زما مولانا حسن جان دے خو چې عالم دے نو نه ئے پریږدی، زما داوړ ډی پی او خو پښتون دے، بیجونه ورته د سرکار لګیدلی دی، د سرکار تنخوادار دے، خپل سر ئے په تلی کښې ایښودے وی خو چې پښتون دے نو د اسلام آباد نه ئے اغواء کړی، وروک ئے کړی، ما له ئے لاش راکړی، بیا زما په حکومتونو کښې دومره جرات نه وی چې دې اولس ته او

دې قوم ته اووائی چې دا چا اغواء کړو، دا چا اووژلو، دا چا مړ کړو او دا ئے ولې مړ کړو؟ زه په هغه خبره پوهه شوم، زه دا منم چې د عوامی نیشنل پارټئ په دور کښې دهشتګردی وه، زه دا منم چې د عوامی نیشنل پارټئ په دور کښې سحر، ماښام، غرمه د شپې دهماکې وې خو دا به راسره دا ټول منی چې اوګه په اوګه د هغه مظلومانو سره او د هغه شهیدانو سره ولاړ وو، د هغه قاتلانو نامه جناب سپیکر! ماله به لګه موقع راکوئ، په پوائنټ آف آرډر چې زه پاڅیدلے یم خو دا به راسره ټول قوم منی چې نن که زما بشیر بلور دلته موجود نه دے، ذاتی جګړه ئے نه وه، نن که د عوامی نیشنل پارټئ ایک هزار مشران، ممبران، کارکنان دهجرو او د جرګو سپین ګیری هغه دهشتګردو وژلی دی، ذاتی جنګ نه وو، د بدامنئ خلاف جنګ وو، د امن د راوستو د پاره تاوان او قربانی وه، په جهار ولاړ وو۔ جناب سپیکر! ماله دې حکومت د دې خبرې جواب په دې شکل نه راکوی او دې ډیبیټ له وخت راکړه چې زما په دور کښې د دهماکو تعداد سیوا ولې وو چې یو په یو ئے دلته په هاؤس کښې ورته بیان کړو چې دا څه وو او دا څه دی او دا نن څه دی؟ جناب سپیکر! پښتنو سره چې په دې وطن کښې کوم ظلم روان دے، زه خو دا خبره نه کوم چې کله مونږ دا خبره کوؤ چې د پښتنو په دې ټول بیلټ کښې دا که پاکستان دے او که دا افغانستان دے چې دا پښتانه نه پرېږدی، دا بین الاقوامی سازش دے، مونږ نن تپوس کوؤ که د افغانستان غوندې کمزورے ملک د هغه بین الاقوامی سازش خلاف په جهار ولاړ دے، باید د ریاست باید د اولس سوال دلته دا را پیدا کیږی چې که نن په ټوله دنیا کښې زما په ریاستنیو کې کیږی که نن په ټوله دنیا کښې زما په ریاست الزام لګی چې دوئ دهشتګرد پالی نو بیا چې په بنوں کښې ټول قوم رااووتلو، د هغوی مطالبه دا وه چې په دغه جانی خیل کښې دا دوانړه، د وزیرستان ممبران زما ناست دی، د دې نه به څوک انکار اوکړی چې نن هم هغلته طالبان چې ورته تاسو وایئ په کهلاؤ توګه ګرځی، دا پټ نه ګرځی، دا پنا نه ګرځی، لاړ شه د وزیرستان د ټهیکیدار نه تپوس اوکړه چې د هغه نه 25 پرسنټ اخلی، لاړ شه په وزیرستان کښې او په دې مرج ایریاز کښې د تحصیلدار نه تپوس اوکړه چې د هغه نه پرسنټیج څوک اخلی، لاړ شه او په دې مرج ایریاز کښې تپوس اوکړئ چې په کوم

کوم ځائے کښې قیمتی معدنیات دی، هغلته زما د پولیس او د لیویز سپاهیان څوک وژنی، د هغه ځائے نه باړ څوک تاوهی؟ دا دومره اهم مسئله ده، دومره اهم چې دا آواز اوس نه په اسمبلئ کښې خاموش کیږی، دا آواز اوس د پښتنو په یو کوڅه کښې نه خاموش کیږی، دا آواز به د هر ځائے نه مونږ پورته کوؤ، ماله به حکومت دا جواب راکوی چې دا شپاړس کسان زما په حکومت کښې غائب شوی دی او دا زه منم خو هغه تاریخ ته نه ځو، که زما حکومت وی نو هغه اختیار کله زما وی او که د دوئ حکومت دے نو هغه اختیار کله د دوئ دے، زه په هغه اختیار دوئ نه گرموم، هغه الزام په دوئ نه لگوم خو چې الزام پرې لگوم، الزام په دا لگوم-----

جناب سپیکر: بابک صاحب۔ تھینک یو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! دا خو هاؤس دے، زه به خپل قوم چې نن ته ماله ډوډئ هم نه راکوې، اوږو ته هم خلق په قطار کښې ولاړ دی، غوړو ته هم خلق په قطار کښې ولاړ دی، روزگار هم نه ملاویږی، گرانی هم ده او لوډ شیډنگ هم دے، بدآمنی هم ده، جناب سپیکر! بیا به مونږ ته سینه لویه ساتی، زه د حکومت نه دا غوښتنه کوم، دلته خو نلوټهاصاحب وائی، دا به منم چې هغه شهیدان زما په دور کښې د شهداء پیکیج کښې شامل وو، نن زه دا تپوس کوم چې دا شپاړس شهیدان یا د جانی خیلو هغه څلور ماشومان یا چې روزانه بنیاد باندې کوم دلته د پښتنو قتل عام کیږی، ماته دې اووائی دا حکومت چې دوئ کوم شهداء پیکیج دغه خلقو له ورکړے وو؟

جناب سپیکر: بابک صاحب! تھینک یو، جواب لیتے ہیں، تھینک یو ویری مچ۔ بس اس ڈیبیٹ کو اب ختم کرتے ہیں، اب ذرا آگے، بابک صاحب! میں صرف وضاحت کرتا ہوں، میں نے جو بات کی تھی، میں نے نلوٹھا صاحب کی بات کی وضاحت کی تھی، انہوں نے کہا تھا کہ ایف آئی آر درج ہو گئی ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ جدھر بھی کوئی واقعہ ہو، جیسے یہ جانی خیل کا ہے یا کوہاٹ کا ہے، جدھر بھی کسی کے ساتھ زیادتی ہو، وہاں ایف آئی آر درج ہونی چاہیئے، جہاں ملزموں کا پتہ نہ ہو تو وہ کیا کہتے ہیں کہ گمنام لوگوں کے خلاف ایف آئی آر ہونی چاہیئے تاکہ جب پتہ چلے تو پھر فوراً اس کے اندر وہ ہونا چاہیئے لیکن جو ایبٹ آباد کا ایشو ہے، وہاں گمنام نہیں ہے، وہاں اس وقت کے ڈی آئی جی اور ڈی پی او نے سڑکوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کے سامنے

آرڈر کیئے تھے کہ انہیں مارا جائے، وہاں جو مطالبہ ہو رہا ہے کہ ان کے خلاف ایف آئی آر ہونی چاہیئے، وہاں وہ نامعلوم نہیں وہ معلوم ہے۔ جی نلوٹھا صاحب!

سردار اونگزیب: سر، اس طرح ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ دو قرار دادیں رہتی ہیں۔

جناب سپیکر: میں کرتا ہوں۔

سردار اورنگزیب: سر، اس طرح ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سر!۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: بابک صاحب! میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا، نہیں، آج 12 اپریل ہے، ہزارہ میں جو لوگ مرے ہیں، ہمارا حق تھا کہ ہزارے کے ممبران کو ان کو خراج تحسین پیش کرنا تھا، ہم صوبہ خیبر پختونخوا کا ایک بچہ بھی جو دہشت گردی میں یا کسی وجہ سے شہید ہوا ہے، ہم سب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن آج چونکہ 12 اپریل ہے، بابک صاحب کو بھی چاہیئے تھا کہ وہ ہزارے کے شہداء کو خراج تحسین پیش کریں، انہیں تنقید نہیں کرنی چاہیئے تھی، اس کو یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو ہزارہ میں یہ بندے شہید ہوئے ہیں، یہ گورنمنٹ کی طرف سے شہید ہوئے ہیں، گورنمنٹ نے ان کو مارا ہے، چاہے اس میں پولیس ملوث ہے یا گورنمنٹ کے دوسرے ادارے ملوث ہیں، یہ کس طرح ہو سکتا ہے، انکوائری کمیشن مقرر ہوا، اے این پی کی حکومت تھی، حیدر خان ہوتی صاحب وزیر اعلیٰ تھے، 11 سال ہو گئے ہیں، آج تک انکوائری کمیشن کی رپورٹ سامنے نہیں آئی، ذمہ داروں کا تعین نہیں ہو سکا، ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ نیا انکوائری کمیشن مقرر کیا جائے اور ان ذمہ داروں کا تعین کیا جائے جنہوں نے ان لوگوں کو شہید کیا ہے، ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں، ہم قطعاً یہ نہیں کہتے کہ بابک صاحب نے یا ان کی حکومت نے مارے ہیں لیکن جو لوگ اس میں ملوث ہیں، ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ دو قرار دادیں طے کر لیتے ہیں۔

سردار اورنگزیب: پوائنٹ سکورنگ کوئی بھی نہیں ہے، ہزارہ کی تمام سیاسی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر ہیں۔

جناب سپیکر: دو ریزولیوشن لے لیں، کہتے ہیں، جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! ایک تو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رولز ریلکس کرائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جو میرے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کھڑے ہیں، شوکت یوسفزئی! جواب دیدیں، پھر بات کریں، شوکت یوسفزئی صاحب! جواب دیدیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میری ایک قرارداد لے لیں پھر اس کے بعد جواب دیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ لے لیں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ان کا جواب بہت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر ہوگا۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر! یہ Important ہے، ایبٹ آباد کا ایشو ہے۔

جناب سپیکر: مختصر ہوگا۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ہاں جی، جناب سپیکر! ایک تو پہلی بات یہ ہے کہ جو کچھ ہوا وہ ہزارے کی تحریک میں ایبٹ آباد میں لوگ شہید ہوئے، بالکل ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کیونکہ ہر کسی کو حق ہے کہ اپنی بات کرے لیکن اس کا ایک طریقہ کار موجود ہے، جیسے ہمارا پارلیمانی سسٹم ہے، اس پارلیمانی نظام کے اندر کوئی بھی بات کر سکتا ہے، اس وقت اللہ کے فضل سے میں جب دیکھتا ہوں تو ہمارے اکبر خان صاحب وہ منسٹر ہیں جو ہزارہ سے ہیں، ہمارے قلندر لودھی صاحب بڑے Important منسٹر ہیں، آپ سپیکر ہیں، یہ جب محرومیاں ہوتی ہیں تو وہاں سے آوازیں اٹھتی ہیں، آج اللہ کے فضل سے وہ محرومیاں ختم ہوگئی ہیں، وہ محرومیاں ایسی نہیں ہیں کیونکہ اس وقت سب سے بڑا جوانڈسٹریل اسٹیٹ ہے وہ حطار کا ہے، اس وقت ایبٹ آباد کا وہ سمال انڈسٹریل زون ہو چکا ہے، اگرچہ نلوٹھا صاحب نے اس کے خلاف کال اٹینشن نوٹس بھی جمع کیا تھا کہ یہ نہیں ہونا چاہیئے لیکن وہ ہوگیا ہے، یہ میرے خیال سے کہیں کراچی گئے تھے تو یہاں منظور ہوگیا تھا، ایک تو وہ ہے، دوسرا مانسہرہ میں انڈسٹریل زون کے لئے وہ تیاری ہو رہی ہے، اسی طرح دھمتوڑ جو بائی پاس ہے ایبٹ آباد کا، وہ بن رہا ہے، اسی طرح اسلام آباد کو گلیات کے ساتھ Connect کئے جانے کے لئے باقاعدہ سروے ہو چکا ہے، اسی طرح کاغان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بن

چکی ہے جو اس سے پہلے آپ دیکھیں کہ گلیات میں جو تین مہینے بڑے مشکل سے ہوتے تھے، ٹورسٹس نہیں آسکتے تھے، اب جو ای آر کے پی ہے، اس سے باقاعدہ مشنریاں آگئیں، اس سال سب سے زیادہ ٹورسٹس ہزارہ کے اندر آئے ہیں اور جب یہ ٹورازم کے لئے اربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں، روڈز بننے کے لئے تاکہ وہ علاقے ترقی کریں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ محرومیاں پہلے ختم کر دی جاتیں تو کسی جگہ سے یہ آواز نہ اٹھتی کہ جی ہمیں الگ صوبہ بنا کر دیدیں، یہ میں عرض کر رہا ہوں کہ پوری کوشش ہو رہی ہے کہ ہزارہ کو زیادہ سے زیادہ فوکس کیا جائے، اس کو فوکس ویسے بھی ہونا ہے کیونکہ ٹورازم ہزارہ یا ملاکنڈ ڈویژن دو ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں پر ٹورازم جو ہے، ان کے لئے وہ فوکس ہو رہا ہے، اس سے وہاں جو بے روزگاری کا عنصر ہے وہ بھی ختم ہو گا، اللہ کے فضل سے آج کا جو ہزارہ ہے وہ بڑا مطمئن ہے، اللہ کے فضل سے وہ چیزیں اب نہیں رہیں، نہ وہ وہاں سے کوئی آوازیں اٹھ رہی ہیں، ہم Expect کرتے ہیں، ان کا حق بھی بنتا ہے، ان کو دینا چاہیئے تھا، آج جس طرح ان کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈنگ کی جارہی ہے جس طرح اہمیت دی جارہی ہے، یہ پہلے ہوتا تو شاید ہمیں یہ نوبت نہ آتی، جہاں تک ان کے Compensation کا تعلق ہے تو کیبنٹ نے ان کو دس دس لاکھ روپے کا اعلان کیا تھا اور جو یہاں انہوں نے مطالبہ کیا، دوبارہ کیبنٹ کے پاس جا سکتے ہیں، یہ بالکل ان سے ریکویسٹ کر سکتے ہیں جس طرح بابک صاحب نے کہا کہ جو وہاں کوئلہ کان کے مزدوروں کی 16 لاشیں ہماری آئی ہیں، ان کے لئے بھی دس دس لاکھ روپے ہم نے اعلان کیا ہے، اس کے بعد جب انہوں نے احتجاج کیا حالانکہ وہ احتجاج نہ بھی کرتے تب بھی ہم کرتے، چونکہ ایک ظلم یہ ہوا تھا کہ 2011 میں تو ٹھیک ہے کہ واقعہ ہوا لیکن 2011 میں ان کی ایف آئی آر بھی نہیں ہوئی، وہ بے چارے رلتے رہے، 2011 دیکھیں اور پھر اس کے بعد چونکہ فاٹا کا مسئلہ ہے، میں زیادہ کسی پر الزام نہیں لگانا چاہتا ہوں، وہ فاٹا میں تھے، ٹھیک ہے لیکن اس وقت فیڈرل گورنمنٹ کی Responsibility تھی، یہ جو آج ان کی لاشیں آئی ہیں تو یہ صرف ایک ہفتہ پہلے ان کے ورثاء آئے، میرے ساتھ ملے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے بندوں کی شناخت ہو گئی ہے لیکن کئی عرصے سے ان کی لاشیں وہاں پر پڑی تھیں اور کوہاٹ سے آگے وہاں پیدل دو گھنٹے کا سفر کرنا ہوتا ہے اور 16 لاشوں کو وہاں سے نکالنا ہے، ان کی سیکورٹی کا انتظام کرنا ہے۔ جناب سپیکر! آئی جی صاحب موجود ہیں، میں ان کا مشکور ہوں، ان سے میں نے ریکویسٹ کی کہ اس طرح لاشیں وہاں پر پڑی ہیں، ان کو لانا ہے، 50 سے زیادہ پولیس والے وہاں چلے گئے، فل سیکورٹی دی گئی، 1122 کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی ایمبولینسز دیں

اور ہمارے پارٹی کے ورکروں نے ان کے لئے وہ خریدیں۔ جناب سپیکر! میں تو مشکور ہوں اپنی حکومت کا کہ یہ جو 16 لاشیں وہاں پڑی تھیں، ان کے جو ورثاء ہیں، اگر آپ ان سے ملیں، ان کی بیویاں ان کی بہنیں ان کی مائیں، میں کہتا ہوں کہ وہ پاگل ہو رہی تھیں، چونکہ سب کو پتہ تھا کہ وہاں لاشیں پڑی ہیں لیکن ایک ہی قبر کے اندر ان کو ڈالا گیا تھا، اس حکومت نے ان کے لئے یہ کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں معاوضہ نہیں چاہیئے، ہمیں لاشیں چاہئیں تاکہ ہمیں سکون ملے، آج اللہ کے فضل سے وہ لاشیں ہم نے پہنچا دی ہیں، میں خود وہاں جنازے میں بھی گیا، محمود خان صاحب بھی تھے اور وہ لوگ بھی تھے، دیکھیں یہ اس کو پوائنٹ سکورنگ کے لئے نہیں اٹھانا چاہیئے، یہ ایسی چیزیں ہیں جو دل سے ہوتی ہیں، حکومت نے کہا کہ جی ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم کھڑے رہے، یہاں سے ہم نے لاشیں اٹھائیں، میں خود گیا ہوں ان کے ساتھ اور وہاں ہم نے ان کو سپرد خاک کیا، نماز جنازہ کے لئے پورا شانگلہ نکلا ہوا تھا، ان کے نماز جنازہ میں، اب کم از کم ان لوگوں کو اطمینان ہے، ان سے مذاکرات بھی ہوئے ہیں، انہوں نے جو ڈیمانڈ کی، ہم نے دے دی، اب اس کے بعد میرے خیال سے ان چیزوں کو اٹھانے کی بجائے ہمیں یہ ضرور سوچنا ہے کہ کوئلے کی کانوں کو کیسے محفوظ بنایا جائے، جو لوگ وہاں پر مزدوری کا کام کرتے ہیں، ان کو کیسے تحفظ دیا جائے؟ یہ سب سے بڑی ذمہ داری ہے جو ہم پوری کرنا چاہتے ہیں، اس کے لئے کچھ امنڈمنٹس بھی ہم لے آئے ہیں، یہاں پر ابھی میرا بھائی بیٹھا نہیں ہے، ان کے ساتھ بھی ہم نے ایک کمیٹی بنا دی ہے جو منرل ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ چیز اب نہیں چل سکتی، کوئی بھی آکر آپ آرام سے جاکر وہاں پر مائنز کھولے، دوسرے دن مائینز گرے، وہاں لوگ مریں، میں اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ زیادہ تر لوگ شانگلہ سے ہیں، یہ منرل کا کام کوئی اور نہیں کر سکتا، یہ صرف شانگلہ کے لوگ بڑے سخت جان ہوتے ہیں، یہ وہ کام کرتے ہیں، اس وقت ان کی جو زندگی ہے وہ رسک پر ہے، اس لئے چاہتے ہیں کہ ان کے تحفظ کے لئے کچھ ہو۔ میں اپنی جو ملیحہ بی بی نے بات کی، بالکل ہم ہزارے کے عوام کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم ایک ہی لوگ ہیں، ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جی آپ اپنی آوازیں بھی نہ اٹھائیں، اگر ان کی کوئی محرومیاں ہیں تو یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ محرومیاں ختم کرے، اگر محرومیاں ختم نہیں ہوں گی تو آوازیں اٹھتی رہیں گی۔ اس سے پہلے یہ اچھی بات ہے، میں سردار بابک کی اس بات پر بڑا خوش ہوا کہ انہوں نے کہا کہ تعصب نہ پھیلایا جائے اور یہ بھی نہ کیا جائے کہ زبان کی بنیاد پر، یہ اچھی بات ہے، یہاں اچھی باتوں کی تبدیلی بھی آگئی کیونکہ یہ چیزیں تو یہاں سے شروع ہوئی تھیں، پختون، پختون، پختون، ہم پختونوں کی باتیں صرف کرتے رہے، ہمیں صوبے کی بات کرنی

چاہیئے، ہمیں صوبے کے اندر جتنے لوگ رہتے ہیں، ہمیں سب کی بات کرنی چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی آوازیں نہیں اٹھیں گی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Ms Nighat Orakzai Sahiba!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! میں رولز 240 کے تحت 124 کو سسپنڈ کرواکر دو قرار دادیں پیش کرنا چاہتی ہوں، (مداخلت) یار، میری پہلی قرار داد ہے۔۔۔۔۔

جناب صلاح الدین: سر! یہ کیسے ہو سکتا ہے، سب سے پہلے میں آیا تھا، میں نے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے ریکویسٹ کی تھی، میرا پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کرتے ہیں، یہ سارے پوائنٹس آف آرڈر ہیں، میں کرتا ہوں۔

جناب صلاح الدین: سر! میں نے پہلے کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سارے کرتا ہوں، کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ تھوڑی دیر کے لئے بیٹھیں نا، آپ تھوڑی دیر کے لئے بیٹھیں نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا یہ ریزولیوشن ہونے دیں تو پھر کرتے ہیں۔ جی نگہت بی بی! صلاح الدین صاحب کو ٹائم دیتا ہوں نا، جی آپ کو بھی دیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ہر گاہ صوبہ بھر میں تقریباً سات سو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، رولز ریلکس کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں نے رولز ریلکس کروالیا ہے، 240 کے تحت میں 124 کو ریلکس کروانے کے لئے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 to allow the honourable Member to move resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

Ms Neghat Yasmeen Orakzai: ‘Yes’.

جناب سپیکر: کوئی اور بھی ‘Yes’ کردے نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! کوئی نہیں ہے، اس کا اجلاس۔۔۔۔۔

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Ji Nighat.

قراردادیں

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہرگاہ کہ صوبہ بھر میں تقریباً سات سو ایڈہاک ڈاکٹرز گزشتہ ایک سال سے Covid-19 pandemic کے دوران بڑی جانفشانی سے مریضوں کی تیمارداری کر رہے ہیں، اس دوران 52 ڈاکٹرز شہید بھی ہو چکے ہیں لیکن ان ڈاکٹروں نے اپنی گراں قدر خدمات جاری رکھی ہوئی ہیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ ان ایڈہاک ڈاکٹروں کو ریگولر کیا جائے، تھینک یو جناب سپیکر، بس یہی ایک قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس میں شوکت یوسفزئی صاحب کے بھی سائن ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر! چونکہ ڈاکٹروں کا ایشو ہے، ہم ویسے بھی ڈاکٹروں کو لینا چاہتے ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی میں نے ان سے وہ کیا ہے کہ میں ڈیپارٹمنٹ سے کہہ دوں گا کہ جو ہم لینا چاہتے ہیں، Already جو کام کر رہے ہیں، وہ پرانا Pattern تھا، جس طرح ہم نے پہلے لوگوں کو کیا اس Pattern پر ان شاء اللہ کوشش کریں گے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

نگہت بی بی کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! تعلیم کی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا اور ہماری حکومت کی ترجیح بھی معیار تعلیم کے حصول کی طرف بہت زیادہ ہے، اس حوالے سے ترقیافتہ ممالک میں ایجوکیشن سنٹر قائم ہیں جہاں پر سکولز کالجز یونیورسٹیز اور آئی ٹی پارک ایک مخصوص جگہ پر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم کے حصول تک رسائی آسانی سے ہو جاتی ہے اور تعلیمی معیار بھی بلند ہو جاتا ہے، اس لئے یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ہمارے صوبے میں بھی اعلیٰ معیار کی ایک تعلیمی سٹی یعنی ایجوکیشن سٹی قائم کی جائے۔ اس میں دستخط شوکت یوسفزئی صاحب کے ہیں، اس میں عائشہ بانو صاحبہ کے ہیں، عائشہ نعیم صاحبہ کے ہیں اور حمیرہ خاتون صاحبہ کے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(اس مرحلہ پر جناب محمود جان، ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب! آپ کی قرار داد ہے، میرے پاس جو قرار دادیں یہاں ٹیبل پر پڑی ہیں، ایک وقار احمد خان صاحب کی، عنایت اللہ خان صاحب! یہاں ٹیبل پر دو قرار دادیں پڑی ہیں جو سپیکر صاحب نے پہلے رکھی ہوئی تھیں، ایک وقار احمد خان صاحب کی، دوسری بھی وقار احمد صاحب کی ہے۔

جناب عنایت اللہ: میری یہ قرار داد اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر جمع ہے، ویسے میں بات کرتا ہوں، دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جمع ہے تو، نہیں نہیں، ایک منٹ جی، میں بات کرتا ہوں، آپ شوکت صاحب سے یا گورنمنٹ کے ساتھ چیک کرلیں کہ اگر آپ کی۔

جناب عنایت اللہ: یہ میں ان کو دیتا ہوں، یہ تو Already جمع ہے، یہ میری قرار داد ہے، یہ میں ان کے ساتھ ڈسکس کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ڈسکس کریں تو پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، ایک ایشو ہے کہ اس کو میں ہائی لائٹ کرتا ہوں، اس کے بعد اگر آپ ایگری کریں گے تو اس کو قرار داد کی صورت میں لے آتا ہوں، اس وقت دیکھیں، چائنا جو ہے، چائنا پاکستانی سٹوڈنٹس کے لئے اور Top study destination بنتا جارہا ہے، کوئی 48 ہزار سٹوڈنٹس جو ہیں، 28 ہزار سٹوڈنٹس چائنا کے اندر تعلیم حاصل کررہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! آپ سنیں ان کو۔

جناب عنایت اللہ: پچھلے سال جب کورونا کی وباء آئی تو ہم یہ آواز اٹھا رہے تھے کہ چائنا کے اندر جو سٹوڈنٹس ہیں ان کو پاکستان آنے دیا جائے لیکن اس وقت وہ سٹوڈنٹس یہ مطالبہ کررہے ہیں کہ ہمارے لئے یہ آواز اٹھائی جائے کہ ہم پاکستان کے اندر Stuck ہیں، ہزاروں کی تعداد میں Stuck ہیں اور ہمیں چائنا

جانے کی اجازت نہیں دی جارہی ہے، پاکستانی حکومت اور ہمارا جو فارن آفس ہے، چائنا کے اندر جو ہماری ایمبیسی ہے، ہمارا فارن آفس ہے وہ چائنیز گورنمنٹ کے ساتھ یہ بات ٹیک اپ کرے کہ وہ چائنا کے جو سٹوڈنٹس پاکستان کے اندر Stuck ہیں وہ پی ایچ ڈی کے، ایم فل کے، بی ایس کے ہیں، ان کو اجازت دیدیں۔ جناب سپیکر صاحب! چونکہ یہ ایشو مرکز کا ہے، اگر حکومت ایگری کرتی ہے تو میں اس پر قرارداد ڈرافٹ کرتا ہوں اور اس قرارداد کو چونکہ رول ویسے بھی سسپنڈ ہے، اس قرارداد کو اس اسمبلی سے منظور کرواتے ہیں، یعنی چائنا کے اندر رینکنگ ہوئی ہے، چائنا میں پاکستان تیسرے نمبر پر آیا ہے جہاں سے سٹوڈنٹس چائنا کی طرف اس وقت جارہے ہیں اور پاکستان کے سٹوڈنٹس مزید بھی بڑھ رہے ہیں، چائنا Top study destination ہے پاکستانی سٹوڈنٹس کے لئے، اس لئے میں حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اس پر Allow کرے۔ ہم یہاں سے قرارداد منظور کریں تاکہ وفاقی حکومت اور ہمارا فارن آفس چائنیز گورنمنٹ اور ایمبیسی کے ساتھ Coordinate کرے تاکہ ان سٹوڈنٹس کے لئے راستہ نکالے، چاہے وہ ایس او پیز کے ساتھ ہوں لیکن ان کو سٹڈیز کے لئے دوبارہ جانے دیا جائے، ان کی پی ایچ ڈیز وہ Stuck ہے، ان کے ایم فل پروگرام Stuck ہے، یہ ایسی بات ہے کہ جو میرے خیال میں اس پر کسی کو اختلاف بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ نے جس طرح کہا ہے، آپ شوکت یوسفزئی کے ساتھ بیٹھیں، قرارداد ڈرافٹ کریں تو پھر بات کریں گے، آپ کی بات ہوگئی۔ ابھی میں، یہ مجھے سپیکر صاحب جاتے جاتے کچھ پیپرز چھوڑ کر گئے ہیں، ایم پی اے حافظ عصام الدین صاحب، آپ نے ٹائم مانگا ہے، آپ بات کریں، آپ نے ٹائم مانگا ہے، دو منٹ کے لئے بات کریں۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ وزیرستان کے لوگ جو محسود قوم سے تعلق رکھتے ہیں، آج چھٹا دن ہے کہ صوبائی اسمبلی کے سامنے دھرنے پر بیٹھے ہیں، حکومت کی طرف سے کسی منسٹر کی طرف سے کوئی پیغام یا اس مسئلے کے حل کے حوالے سے کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی ہے، یہ آپ ہی کی رعایا ہیں، یہ آپ ہی کی حکومت کے تحت رہنے والے لوگ ہیں، اگر حکومت ان کی پکار نہیں سنے گی تو یہ لوگ آخر کس طرف جائیں گے؟ یہ لوگ پھر مزید اگلے اقدام پر مجبور ہوں گے، مزید لوگ بھی علاقے سے آرہے ہیں تو یہ آگے رمضان بھی ہے، لہذا اس حوالے یہ ایک Genuine مسئلہ ہے، وہاں ہمارے مدارس، ہماری مساجد، ہمارے گھر ویران ہو چکے ہیں،

اس حوالے آپ سے بھی درخواست ہے، منسٹر صاحب موجود ہیں، ابھی میں نے ان سے بات کی ہے، وزیر قانون صاحب سے بھی بات کی کہ اس کے حل کے لئے آپ کوئی پیش قدمی کریں، کوئی پیش رفت کریں، سی ایم صاحب سے ان دھرنا کے جو وہاں عمائدین ہیں، ہم ہیں، میں صوبائی اسمبلی کا باقاعدہ ایک منتخب نمائندہ ہوں، ان کے ساتھ میں بھی ان کے مطالبات کو جائز اور حق بجانب تسلیم کرتا ہوں، ان کے ساتھ میرا، میں بھی انہی کے ساتھ ہوتا ہوں، دن رات اس حوالے سے اور ابھی تک کوئی پیش رفت حکومت کی طرف سے نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر خان صاحب!

جناب نصیر اللہ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره زیاته مننه، دا اوس مولانا عصام الدین صاحب چې کومه خبره او کړه، زما هم دا خبره ده، زمونږ د محسود قبائلو ځوانان، مشران تقریباً دا درې، څلور ورځو نه دلته بهر په دهرنا باندې دی، دا درې څلور ورځو نه تقریباً دا یو نیم کال اوشو، دوئ د ټانک په میدان کښې چې کله دهرنا کوله د یو محسود په نوم باندې، دا دهرنا Actual د سروې د پاره ده، دغه سروې چې په 2016 کښې چې کوم ایس او پی جوړه شوې وه، 2019-20 Till په هغې کښې دغه وئیلی شوی وو، په هغې کښې کمیټې جوړه شوې وه چې په هغې کښې یو کپټن وو، یو تحصیلدار وو، یو پولیټیکل محرر وو، یو ملک صاحب وو او یو ټیچر وو، دا سروې چې کومه جوړه شوې وه، هغه سروې اوشوه، تقریباً 2016 نه 2019-20 پورې هغه ایس او پی بدله شوه، نو اوس دغه خلق دلته ناست دی چې زمونږ کومه سروې شوې وه، په هغه ټائم کښې خلق د سیکیورټې د وجې نه هغه علاقو ته نه شو تللې نو د یو دیوال سره به یو فیملی تصویران اوویستل، اوس چې کله 2019-20ء راغلو، په 2019-20ء کښې دوئ ایس او پی جوړه کړه، دا Same wall, Same Picture به نه Consider کیږی نو اوس هغه غریبانان دا سوال کوی، دا تپوس کوی لګیا دی د حکومت نه چې آیا هغه کومه سروې چې په کومو د حکومت کمیټیانې جوړې شوې دی، هغه د حکومت کمیټیانې صحیح نه وې یا زمونږ چې کومه سروې شوې ده، هغه صحیح نه وه؟ په هغه ټائم کښې خو هم دغه سیکیورټې فورسز اجازت نه ورکولو علاقو ته د تګ راتګ چې تاسو هلته کښې خپل کورونو ته لاړ شئ، نو دا خلق چې

کوم ناست دی، د دغه جائز مطالبات مونږ دا وایو، هاں صرف دغه نه، زه دا هم ډیمانډ کوم چې انکوائری د اوشی، هغه ټول افسران، هغه ټول خلق چې پکښې Involved دی، دغه انکوائری د اوشی چې اربونه روپئ خرابې شوې، دا د څه وجې نه؟ نن هم زمونږ محسود قوم مطمئن نه دے، نن هم هغه قبائل خلق مطمئن نه دی، لکه دا چې کوم حالات سره مونږ مخامخ یو سر، دا زه نن واضحه وئیل غواړم چې کوم حالات سره مونږ مخامخ یو، قبائله خاوره، زمونږ د زمکو اصلاحات، زمونږ د پولیس اصلاحات، زمونږ مختلف هغه ټول څیزونه نن مونږ ته داسې مشکل جوړ شوے دے، زه یریږم لګیا یم، داسې نه وی چې قبائله خاوره کښې بیا یو خانه جنګی سټارټ شی، په څه باندې به وی، دا به انټرنل خانه جنګی په خپل مینځ کښې د قومونو په مینځ جنګونه به وی، نو زه دا وایم چې دا بهر خلق دوئ ته پکار ده چې مونږ کمیټی جوړه کړو او د دوئ خبره واؤرو، دا خبره هائی لائټ کړو، که چرته کښې په آر اینډ آر، آر آئی یو کښې هغه وی نو آر آئی یو والا ته وئیل پکار دی که چرته کښې لوکل ایډمنسټریشن دا ګیپ د حکومت او د عوام په مینځ کښې جوړ شوے دے، دا ګیپ فل کول دی نو زما دا ریکویسټ دے چې انکوائری تاسو په دې باندې کنډکټ کړئ، په دغه باندې چې دا سروې څنګه غلطه شوې ده او 39000 چیکس کلیئر شوی دی، More than sixty thousand cheques د دوئ بقایا دی نو زما خپل حکومت نه دا ریکویسټ دے۔ تهینک یو، مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ریزولیوشن وقار خان کی ہے، وقار خان صاحب!تاسو ریزولیوشن د پاره دغه اوکړئ۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! رول 240 تحت 124 ریلکس کول غواړم جی، ما دوه جمع کړی دی، اوس پته نه لګی جی-----

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکښې به یو نن کوؤ چې کوم کول غواړئ، یو به کوؤ نن جی۔
Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honrouble Member to move his resolution? Those

who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it.

جی کونسی؟

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب! دا دواړه واړه واړه ریزیولیوشنز دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دواړه دا سپي مه کوئ جی، صرف یو او کړئ جی۔

قرارداد

جناب وقار احمد خان: محترم جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے، چونکہ پشاور سے کرنل شیر خان صوابی تک تین رویہ موٹروے 76 کلومیٹر تقریباً ٹول ٹیکس سو روپے ہے جب کہ کرنل شیر خان صوابی سے چکدرہ تک دو رویہ ایکسپریس وے تقریباً 74 کلومیٹر کا ٹول ٹیکس 160 روپے ہے جو ایک طرف ہمارے عوام کے ساتھ ناانصافی ہے، دوسری طرف حکومتی پالیسی میں کھلا تضاد ہے، لہذا صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے اس ظالمانہ تضاد پر بات کرے اور فی الفور ٹول ٹیکس کے ریٹ میں مزید کمی لانے کے لئے مناسب اقدامات کرے۔

اس پر میرے ساتھ جناب شوکت یوسفزئی صاحب منسٹر صاحب کے سائن بھی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب!

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! جو دوسری جگھوں پر ریٹ مقرر ہے، اس کے ساتھ یہ ملائیں تاکہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو، اگر زیادتی ہے تو میرا خیال ہے کہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ ایگری کرتے ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: بالکل میں ایگری کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

ایک رکن: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جی آپ رولز سسپنڈ کریں، نہیں ہر دفعہ جو میں نے جتنا پڑھا ہے، رولز سسپنڈ کرنے کے لئے آپ ریکویسٹ کریں گے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے، سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں، دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، 16 ممبران اس وقت اسمبلی میں موجود ہیں، اس لئے:

The sitting is adjourned till 2.00 pm, Tuesday, 13th April, 2021.

(اس مرحلہ پر اجلاس مورخہ 13 اپریل 2021ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)